عمران سیریز
بگ چیلنج
مظہر کلیم ایم۔اے

ناشران ------ اشرف قریشی
-------- یوسف قریشی
تزئین -------- محمد بلال قریشی
طابع -------- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/60 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول " بگ چیلنج" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ویسے تو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ہر مشن ہی بگ چیلنج ہوتا ہے کیونکہ ان کے مقابلے پر آنے والی تنظیمیں ان کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہیں۔ اس لئے وہ ہر طرح کے مقابلے کے لئے تیار رہتی ہیں لیکن موجودہ ناول میں درپیش مشن واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو بگ چیلنج کے طور پر قبول کرنا پڑا۔ اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے جس انداز میں جدوجہد کی اور پھر ان کے مقابل آنے والی قوتوں نے جس انداز میں انہیں شکست سے ہمکنار کرنے اور موت کے گھاٹ اتارنے کی کوششیں کیں۔ یہ سب کچھ واقعی انتہائی دلچسپ ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ آپ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کریں گے البتہ ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

کلور کوٹ ضلع بھکر سے رانا عبداللہ تبسم لکھتے ہیں۔ " ہم گذشتہ دس سالوں سے آپ کے ناول پڑھ رہے ہیں لیکن آپ کے موجودہ ناولوں میں وہ لطف نہیں ملتا جو پرانے ناولوں میں ملتا تھا۔ وجہ بھی

صاف ظاہر ہے کہ آپ نے عمران کو بے حد سنجیدہ بنا دیا ہے اور اب پورے ناول میں جسمانی فائٹ پڑھنے کو بھی نہیں ملتی۔ امید ہے آپ اس پر ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم رانا عبداللہ تبسم صاحب۔ خط لکھنے اور طویل عرصے سے ناول پڑھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے نئے ناولوں میں لطف نہ آنے کی جو وجوہات لکھی ہیں یعنی عمران کی سنجیدگی اور ناول میں جسمانی فائٹس کی کمی۔ دوسرے لفظوں میں آپ کو لطف مزاح اور فائٹس میں آتا ہے۔ لیکن اب اس کا کیا جائے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پوری دنیا میں اس قدر مشہور ہو چکی ہے کہ جو تنظیمیں ایجنسیاں یا مجرم عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے پر اترتے ہیں وہ اس قدر تیز کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ عمران کو باوجود کوشش کے ہونٹوں پر تبسم لے آنے کا موقع بھی نہیں ملتا اور جس طرح آدمی ذہنی طور پر مجبور ہو جائے تو پھر وہ لڑائی بھڑائی سے دور ہو جاتا ہے اسی طرح عمران بھی اب جسمانی فائٹس کو محض تماشہ سمجھنے لگ گیا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ کی فرمائش پوری کرنے کے لئے اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ عمران کو واپس پیچھے کی طرف لے جایا جائے۔ اب یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے اس پر البتہ غور کرنا پڑے گا۔ ویسے آپ کے ذہن میں گردش ایام کو پیچھے کی طرف دوڑانے کا کوئی طریقہ ہو تو ضرور لکھ کر بھیجیں۔ مجھے آپ کے آئندہ خط کا انتظار رہے گا۔

چیچہ وطنی سے ذوالقرنین حیدر لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے دو سو سے زائد ناول پڑھ چکا ہوں۔ اب تو آپ کے ناولوں کا نشہ سا ہو گیا ہے جس روز ناول پڑھنے کو نہ ملے تو عجیب سی حالت دیوانگی طاری ہو جاتی ہے۔ عمران کے بارے میں تو اب ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ وہ شادی نہیں کرے گا لیکن کم از کم سلیمان کو تو سزا نہ دیں۔ اس کی شادی کرا دیں۔ امید ہے آپ ضرور غور کریں گے"۔

محترم ذوالقرنین حیدر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کا یہ فقرہ واقعی دلچسپ ہے کہ ناول پڑھنے کو نہ ملے تو حالت دیوانگی طاری ہو جاتی ہے۔ ویسے بھی آپ نے خاصے کم ناول پڑھے ہیں کیونکہ میرے ناولوں کی تعداد تو سات سو سے زائد ہو چکی ہے اور جب تک آپ انہیں پڑھیں گے یہ تعداد انشاء اللہ اور آگے بڑھ چکی ہو گی۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں آپ کو ناول پڑھنے کے لئے ملتے رہیں گے اور آپ پر حالت دیوانگی طاری نہ ہونے دی جائے گی۔ جہاں تک سلیمان کی شادی کا تعلق ہے تو ظاہر ہے عمران کی اماں بی عمران کی شادی سے پہلے سلیمان کو شادی کی اجازت کیسے دیں گی۔ اس لئے مجبوری ہے اسے بہرحال انتظار تو کرنا پڑے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

سرگودھا سے محمد نعمان اکرم لکھتے ہیں۔ "طویل عرصہ سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں۔ آپ کا ناول "کاٹن سیڈ" واقعی شاہکار ناول تھا۔ آپ کی بے پناہ ذہانت، معلومات اور اچھوتی سوچ پر واقعی انسانی

ذہن عش عش کر اٹھتا ہے۔اس قدر اچھوتے اور قطعی منفرد موضوع پر اس قدر شاندار ناول لکھنا واقعی آپ کے قلم کا اعجاز ہے۔امید ہے آپ آئندہ بھی ایسے ہی اچھوتے موضوعات پر لکھا کریں گے"۔

محترم محمد نعمان اکرم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ویسے تو میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ میرے ہر ناول میں آپ کو اچھوتا پن، انفرادیت اور تازگی کا احساس، کردار نگاری، واقعات، سچوئیشنز کسی نہ کسی میں بہرحال کوئی نئی بات سامنے آ جائے۔ لیکن بعض موضوعات واقعی اس قدر اچھوتے انداز میں سامنے آتے ہیں کہ ان کی واقعی جاسوسی ادب میں مثال نہیں ملتی۔کاٹن سیڈ بھی ایسا ہی ناول ہے اور مجھے بے حد خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے قارئین نے اس اچھوتے موضوع کو بے حد پسند کیا ہے اور ان کے تعریفی خطوط مسلسل مجھے مل رہے ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ آئندہ بھی آپ کو منفرد اور اچھوتے موضوعات پر ناول پڑھنے کو ملیں۔امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

چھتا خیل ضلع کرک سے رحیم خان قدردان لکھتے ہیں۔" لوگ آپ کے ناولوں کی بے حد تعریف کرتے ہیں حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ جھوٹ لکھتے ہیں۔نجانے لوگ جھوٹ لکھنے والے کی تعریف کیوں کرتے ہیں۔امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم رحیم خان قدردان صاحب۔خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔آپ اکیلے ہی ناولوں کو جھوٹ نہیں سمجھتے بلکہ اور بھی ایسے خطوط مجھے ملتے رہتے ہیں جن میں یہ درج ہوتا ہے کہ ناول جھوٹ ہوتا ہے اس لئے آپ جھوٹ لکھتے ہیں۔ دراصل تخلیق کو جھوٹ سمجھنا کم علمی کی دلیل ہے۔ جھوٹ وہ ہوتا ہے کہ ایک چیز موجود ہو اور اسے موجود نہ کہا جائے لیکن تخلیق تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خصوصی عطیہ ہے۔ تخلیق کار اپنے ذہن سے جو کچھ دیکھتا ہے وہ پہلے سے موجود نہیں ہوتا۔ اس لئے اسے جھوٹ کہا ہی نہیں جا سکتا۔یہی وجہ ہے کہ ناول، افسانے، ڈرامے، شاعری اور مصوری تخلیق کہلاتے ہیں۔امید ہے آپ بھی اب جھوٹ اور تخلیق میں فرق سمجھ گئے ہوں گے اور آپ صرف نام کے ہی قدردان نہیں رہیں گے بلکہ حقیقی معنوں میں تخلیق کی قدردانی کریں گے۔آپ کے آئندہ خط کا انتظار رہے گا۔

جہانیاں سے محمد سعید خان لکھتے ہیں۔"آپ کے ناول بے حد پسند ہیں لیکن اب آپ نے ایکشن کو اپنے ناولوں میں بالکل ختم کر دیا ہے حالانکہ ایکشن ہی جاسوسی ناولوں کا حسن ہوتا ہے۔اس لئے عمران کو کوئی ایسی وارننگ دیں کہ وہ دوبارہ ایکشن میں آجائے اور ساتھ ہی جولیا کے جذبات کی بھی قدر کرے کیونکہ جولیا کی دل شکنی وہ جس انداز میں کرتا ہے وہ اس کے اعلیٰ کردار میں بہت بڑی خامی ہے۔ اسرائیل اور بلیک تھنڈر کے خلاف زیادہ سے زیادہ ناول لکھیں لیکن ان میں ایکشن بھی اپنے عروج پر ہو۔ہم نان اسٹاپ ایکشن چاہتے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور میری اس تجویز پر عمل کریں گے"۔

محترم محمد سعید خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی بات درست ہے کہ ایکشن واقعی جاسوسی ناولوں کا حسن ہوتا ہے اور عمران کو اس کا ضرور خیال رکھنا چاہئے لیکن اب کیا کیا جائے۔ عمران ہی جب ایکشن کو بچوں کا تماشہ سمجھنے لگ جائے تو پھر واقعی اسے وارننگ دینے کی ضرورت پڑتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ جیسے مخلص قارئین کی وارننگ پر وہ ضرور کان دھرے گا۔ جہاں تک جولیا کے جذبات کی قدر کرنے کی بات ہے تو اس کا جواب غالب کے ایک شعر سے دیا جا سکتا ہے۔

چھیڑ خوباں سے چلی جائے اسد
گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

آپ یقیناً اس شعر سے سمجھ چکے ہوں گے کہ عمران بھی خوباں سے چھیڑ جاری رکھنے کا قائل ہے۔ تاکہ وصل نہ سہی وصل کی حسرت تو قائم رہ جائے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار کا رخ ہوٹل شالیمار کے کمپاؤنڈ کی طرف موڑا اور پھر وہ اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ ہوٹل کے بیرونی احاطے میں اس وقت خاصی چہل پہل تھی۔ رنگین آنچلوں اور رنگ برنگے سوٹوں کی بہار سی آئی ہوئی تھی۔ آنے جانے والوں کے چہروں پر اس طرح مسرت کے تاثرات نمایاں تھے جیسے ہوٹل شالیمار میں آنا ان کے لئے انتہائی مسرت کا باعث بن گیا ہو۔ عمران اس کی وجہ جانتا تھا کیونکہ آج ہوٹل شالیمار کا سالانہ فنکشن تھا۔ وسیع و عریض پارکنگ نئے ماڈلوں اور رنگ برنگی کاروں کا شوروم دکھائی دے رہی تھی۔ عمران کے جسم پر سلیٹی رنگ کا سوٹ تھا اور وہ اپنے لباس کی وجہ سے خاصا وجیہہ دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے کار ایک خالی جگہ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی۔ آج پارکنگ میں بیک

وقت چار پارکنگ بوائز کام کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک تیزی سے عمران کے قریب آیا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر ایک خوبصورت ٹوکن اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ ٹوکن پر اس کی کار کا نمبر درج تھا۔ عمران نے ایک نظر ٹوکن کو دیکھا اور پھر ٹوکن جیب میں ڈال کر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہوٹل شالیمار کے سالانہ فنکشن کے کارڈ دو ماہ پہلے ہی تقسیم کر دیئے گئے تھے اور کارڈز کے سلسلے میں وہاں انتہائی سختی کی جاتی تھی اور ملک کی بڑی سے بڑی شخصیت کی بھی اس معاملے میں پرواہ نہ کی جاتی تھی اس لئے دو ماہ سے بھی پہلے ان کارڈز کے حصول کے لئے کوششیں شروع ہو جایا کرتی تھیں اور جسے سالانہ فنکشن کا کارڈ مل جاتا تھا وہ اپنے آپ کو واقعی خوش قسمت تصور کرتا تھا۔ اس لحاظ سے ہوٹل شالیمار کے سالانہ فنکشن میں شمولیت کو سٹیٹس سمبل سمجھا جاتا تھا اور وہ شخص آئندہ سوسائٹی میں اس لئے سر اٹھا کر چلا کرتا تھا کہ اس نے ہوٹل شالیمار کے سالانہ فنکشن میں شرکت کی تھی۔ اس بار سالانہ فنکشن میں پاکیشیا کے ساتھ ساتھ دنیا کے بڑے بڑے ممالک کی فوک گلوکاروں کو بھی دعوت دی گئی تھی اور ایسے ایسے نام اشتہارات میں شائع کئے گئے تھے جنہیں براہ راست سننا لوگوں کی دلی خواہش تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس بار سالانہ فنکشن کے کارڈز کے حصول کی جدوجہد پہلے سے کہیں زیادہ سخت رہی تھی۔ عمران اگر چاہتا تو وہ انتہائی آسانی سے کارڈ

حاصل کر سکتا تھا لیکن چونکہ اس کے ذہن میں اس فنکشن میں شرکت کا کوئی پختہ ارادہ نہ تھا اس لئے اس نے پرواہ نہ کی تھی۔ البتہ آج صبح اخبار پڑھتے ہوئے اچانک اس کا موڈ بن گیا کہ وہ بھی اس فنکشن میں شرکت کرے گا۔ اس نے جولیا کو کال کر کے باقاعدہ دعوت دی کہ وہ بھی اس کے ساتھ سالانہ فنکشن میں شرکت کرے لیکن جولیا نے اسے بتایا کہ انہوں نے چیف سے کہہ کر پوری سیکرٹ سروس کے لئے کارڈز منگوا لئے ہیں جن میں عمران کا کارڈ بھی شامل ہے اس لئے وہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو کر فنکشن اٹنڈ کرے لیکن عمران اپنی بات پر بضد رہا کہ اگر وہ فنکشن اٹنڈ کرے گا تو اکیلے کرے گا یا زیادہ سے زیادہ جولیا اس کو کمپنی کر سکتی ہے لیکن جولیا نے سیکرٹ سروس کے باقی ساتھیوں کو چھوڑنے سے صاف انکار کر دیا تھا اس لئے عمران اس وقت اکیلا آیا تھا۔ گو اس کے پاس کوئی کارڈ موجود نہ تھا لیکن اسے یقین تھا کہ چونکہ ہوٹل شالیمار کا تمام عملہ اس سے بخوبی واقف ہے اس لئے اس پر کارڈ کی پابندی کے لئے کوئی سختی نہ کی جائے گی اس لئے وہ پارکنگ سے نکل کر اطمینان سے چلتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ فنکشن کا انعقاد ہوٹل کے عقبی وسیع و عریض لان میں کیا گیا تھا جبکہ عام ہال میں داخلے پر کوئی پابندی نہ تھی۔ البتہ اس ہال میں چاروں طرف وسیع سکرینوں پر مینی ٹی وی نصب کر دیئے گئے تھے اور جو لوگ کارڈ حاصل نہ کر سکے تھے وہ اس ہال میں بیٹھ کر ان سکرینوں پر فنکشن کی کارروائی دیکھ

سکتے تھے ۔یہی وجہ تھی کہ اس روز کے لئے ہال کی بکنگ بھی وقت سے پہلے ہو جایا کرتی تھی اور عین موقع پر یہاں بھی کسی سیٹ کا مل جانا تقریباً ناممکنات میں ہی سمجھا جاتا تھا۔ عمران ہال میں داخل ہوا تو ہال تقریباً بھر چکا تھا۔ایک کونے میں چند میزیں خالی پڑی ہوئی تھیں لیکن ان پر بھی ریزرویشن کے کارڈ موجود تھے ۔ عمران اطمینان سے چلتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں دو لڑکیاں اور دو مرد موجود تھے ۔

" فنکشن کے کارڈز کون جاری کر رہا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے ایک نوجوان سے کہا تو نوجوان نے چونک کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں عمران کی طرف دیکھا۔ وہ شاید یہاں نیا آیا تھا اس لئے اس کی آنکھوں میں عمران کے لئے شناسائی کے کوئی تاثرات موجود نہ تھے ۔

" جناب ۔ کارڈز تو دو ماہ پہلے جاری ہو چکے ہیں "...... نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ فنکشن دو ماہ پہلے ہو چکا ہے"...... عمران نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" فنکشن تو آج ہے جناب۔ کارڈز دو ماہ پہلے جاری ہو چکے ہیں "...... نوجوان نے عمران کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

" فنکشن میں کتنے افراد شرکت کر رہے ہیں "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جناب پچیس ہزار افراد کا انتظام کیا گیا ہے"...... نوجوان نے

جواب دیا۔

" اوہ ۔ پھر تو یہ قتل عام ہو گا "...... عمران نے چونک کر کہا تو نوجوان بے اختیار اچھل پڑا۔

" قتل عام ۔ کیا مطلب جناب "...... نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جب تقریب کے دوران خوفناک اور طاقتور بم پھٹیں گے اور پچیس ہزار افراد چند لمحوں میں ہلاک ہو جائیں گے تو بتاؤ اسے قتل عام نہیں کہا جائے گا "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو نوجوان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اب اسے عمران کے ذہنی توازن میں گڑبڑ پر مکمل یقین آگیا ہو۔

" ایسا ممکن ہی نہیں جناب ۔یہاں ہر قسم کی حفاظت کا مکمل بندوبست کیا جاتا ہے"...... نوجوان نے اس بار قدرے درشت لہجے میں کہا۔

" کیوں ممکن نہیں ہے ۔اس وقت بھی اس لان میں بم نصب ہیں ۔اگر تم چاہو تو میں ان کی باقاعدہ نشاندہی کر سکتا ہوں اور اگر چاہو تو میں یہیں کھڑے کھڑے انہیں بلاسٹ بھی کر سکتا ہوں "۔ عمران نے جواب دیا تو نوجوان نے بے اختیار چیخ کر قریب کھڑے ایک سپروائزر کو بلایا۔

" یس سر "...... سپروائزر نے قریب آتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے

کاؤنٹر پر موجود دوسرا آدمی جو رجسٹر پر جھکا کام میں مصروف تھا اپنے ساتھی کے اچانک چیخنے پر چونک کر ادھر دیکھنے لگا۔

" یہ ۔ یہ دہشت گرد ہے ۔ اس کے پاس بم ہے ۔ اسے پکڑ لو"۔ کاؤنٹر مین نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر خوف سے ہوائیاں اڑنے لگ گئی تھیں ۔ اس کی تیز آواز سن کر ہال میں بیٹھے ہوئے افراد بھی چونک کر کاؤنٹر کی طرف دیکھنے لگے ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ کیا کہہ رہے ہو ساجد ۔ یہ تو عمران صاحب ہیں ۔ سوپر فیاض کے دوست اور سر عبدالرحمن ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انٹیلی جنس کے صاحبزادے "...... دوسرے کاؤنٹر مین نے یکلخت اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو سپروائزر کا عمران کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ رک گیا۔

" مم ۔ مم ۔ مگر یہ کہہ رہے ہیں کہ لان میں بم نصب ہیں اور وہ اسے یہاں سے بلاسٹ کر سکتے ہیں "...... پہلے کاؤنٹر مین جس کا نام ساجد تھا، نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب ۔ آپ نے ساجد کو ڈرا دیا ہے ۔ یہ آج ہی ہمارے ساتھ شامل ہوا ہے ۔ آپ مجھے حکم دیں ۔ آپ کی کیا خدمت کی جائے "...... دوسرے کاؤنٹر مین نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم کہہ رہے ہو یہ آج تمہارے ساتھ شامل ہوا ہے ۔ مگر یہ کہہ رہا ہے کہ دو ماہ ہوئے کارڈز جاری ہو چکے ہیں ۔ جب اس کا تعلق ہی ہوٹل انتظامیہ سے نہ تھا تو اسے کیسے معلوم ہو گیا کہ دو ماہ پہلے

کارڈز جاری ہو چکے ہیں "...... عمران نے بڑے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ساجد درست کہہ رہا ہے جناب ۔ یہ بات تو سب جانتے ہیں "...... دوسرے کاؤنٹر مین نے کہا۔

" اچھا ۔ پھر تو واقعی قتل عام ہو جائے گا "...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" قتل عام ۔ کیا مطلب "...... اس بار دوسرے کاؤنٹر مین نے بھی وہی بات کی جو اس سے پہلے ساجد نے کی تھی۔

" پہلے میں نے اس کا مطلب ساجد صاحب کو سمجھایا تو یہ چیخ پڑا تھا اور ابھی تک اس کے چہرے کے اعصاب خوف سے پھڑک رہے ہیں ۔ اب تمہیں سمجھایا تو پھر تم بھی یہی کچھ کرو گے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم ایک کارڈ مجھے دے دو اور بس "...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ اس وقت میں تو کیا چیئرمین صاحب بھی کارڈ جاری نہیں کر سکتے "...... دوسرے کاؤنٹر مین نے کہا۔

" پھر میں کیا کہہ سکتا ہوں ۔ اگر فنکشن میں اچانک بم بلاسٹ ہونے شروع ہو گئے تو تم سوچو کہ جب ہوٹل کے ملبے سے پچیس ہزار نہیں تو بیس ہزار لاشیں اور پانچ ہزار زخمی برآمد ہوں گے تو کیا ہو گا "...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ ہم انتہائی چھوٹے ملازم ہیں اور میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں ۔ آپ ہم پر رحم کھائیں "...... دوسرے کاؤنٹر

مین نے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"ارے ۔ارے ۔ کیا کر رہے ہو ۔ چلو کارڈ نہ دو ۔ میں بغیر کارڈ کے فنکشن اٹنڈ کر لوں گا لیکن ایسا مت کرو ۔ ویسے کہاں ہے تمہارے ہوٹل کا چیئرمین ۔ سیٹھ عبدالقادر نام ہے اس کا شاید"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا کیونکہ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ کاؤنٹر پر کام کرنے والے بے چارے واقعی مفت میں نوکری سے نکال دیئے جائیں گے ۔

"جی ۔جی ہاں ۔وہ اپنے آفس میں ہیں ۔ تیسری منزل پر ان کا آفس ہے"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"اوکے ۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے سائیڈ میں موجود لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کن انکھیوں سے دیکھا کہ دوسرا کاؤنٹر مین پہلے کاؤنٹر مین اور سپروائزر دونوں کو عمران کے بارے میں ہی بتا رہا تھا۔ عمران لفٹ میں سوار ہوا اور پھر چند لمحوں بعد وہ تیسری منزل پر موجود تھا۔ چیئرمین کے آفس کے سامنے ایک مسلح دربان موجود تھا جبکہ آفس کا دروازہ بند تھا۔

"جناب ۔ چیئرمین صاحب آفس میں موجود نہیں ہیں"۔ عمران کے قریب پہنچنے پر ایک دربان نے بڑے مہذب لہجے میں کہا۔

"ارے ۔ میں نے چیئرمین کا اچار ڈالنا ہے ۔ میں تو تم سے ملنے آیا ہوں"...... عمران نے دربان سے کہا تو دربان بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

"مج ۔مج ۔جی ۔مجھ سے ملنے ۔ مگر"...... دربان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں ۔ تم سے ملنے کوئی نہیں آ سکتا۔ آخر تم چھ فٹ کے بھرپور جوان ہو ۔ اتنی بڑی بڑی مونچھوں کے واحد مالک ہو اور تمہارے جسم پر یونیفارم بھی اس طرح جچتی ہے کہ بڑے سے بڑے افسر کے جسم پر قیمتی سے قیمتی لباس بھی اس طرح نہ جچتا ہو گا۔ کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے کہا تو دربان کا چہرہ یکلخت مسرت سے کھل اٹھا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں باقاعدہ تھرتھرانے لگ گئی تھیں۔

"مج ۔ جی ۔ میرا نام یوسف ہے جناب ۔ یوسف"...... دربان نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ تم واقعی یوسف ثانی ہو ۔ ویری گڈ ۔ تمہارے ماں باپ واقعی صاحب ذوق واقع ہوئے ہیں ۔ اچھا یہ بتاؤ کہ جھوٹ بولنے کی کتنی تنخواہ ملتی ہے"...... عمران نے کہا تو یوسف بے اختیار اچھل پڑا۔

"جھوٹ بولنے کی تنخواہ ۔ کیا مطلب جناب"...... یوسف نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کاؤنٹر والے نے کہا ہے کہ چیئرمین صاحب آفس میں موجود ہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ موجود نہیں ہیں ۔ پیو وہ تو چھوٹا سا آدمی ہے کاؤنٹر مین ہے پھر اس کی مونچھیں بھی نہیں ہیں اور نہ ہی اس کا قد چھ فٹ ہے اور نہ ہی اس کا نام یوسف ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں

باقاعدہ جھوٹ بولنے کی تنخواہ دی جاتی ہے۔ میری مانو تو چھوڑو اس نوکری کو اور میرے ساتھ چلو۔ دونوں مل کر بینک لوٹا کریں گے اور مجھے یقین ہے کہ تمہاری مونچھیں دیکھ کر سب خود ہی ہاتھ اٹھا دیں گے جبکہ مجھے نوٹ گننے میں مہارت حاصل ہے اور میں چند لمحوں میں لاکھوں کے نوٹ اس طرح گن سکتا ہوں کہ کیلکولیٹر بھی اتنی جلدی گنتی نہیں کر سکتا"...... عمران نے کہا۔

"ج۔ جناب۔ وہ۔ وہ چیئرمین صاحب واقعی آفس میں موجود نہیں ہیں۔ وہ سپیشل آفس میں ہیں یہاں نہیں ہیں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا"...... یوسف نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے ایک بڑی مالیت کا نوٹ جیب سے نکالا اور یوسف کی جیب میں ڈال دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر جناب۔ مگر"...... یوسف نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کون ہے چیئرمین کے ساتھ۔ بیگم یا"...... عمران نے بڑے رازدارانہ انداز میں کہا تو یوسف بے اختیار اچھل پڑا۔

"بیگم نہیں جناب۔ وہ۔ وہ غیر ملکی گلوکارہ ہے مس اینڈی رابرٹ۔ ایکریمین گلوکارہ۔ مم۔ مگر جناب آپ وہاں نہیں جا سکتے ورنہ۔ ورنہ مجھے گولی مار دی جائے گی"...... یوسف نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ آخر سازندے بھی تو ساتھ ہوں گے۔ میں ان

کے ساتھ بیٹھ کر تالیاں بجانا شروع کر دوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سازندے۔ اوہ نہیں جناب۔ اب کیا بتاؤں۔ آپ خود سمجھ جائیں جناب"...... یوسف نے اوباشانہ انداز میں ہنستے ہوئے اور آنکھ دبا کر مخصوص اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت تکدر کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوکے۔ پھر تو وہاں جانا ہی بے کار ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔ دربان کی بات سن کر اس کا موڈ واقعی آف ہو گیا تھا اور اس نے فنکشن اٹنڈ کرنے کا ارادہ ہی ملتوی کر دیا تھا لیکن جیسے ہی وہ نیچے ہال میں پہنچا اچانک ہال کے مین گیٹ سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ایکریمین آدمی اندر داخل ہوا اور عمران اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس آدمی کو دیکھ کر اس کے ذہن میں چھناکا سا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ تو عمران کی یادداشت میں موجود تھا لیکن وہ اسے پہچان نہ پا رہا تھا۔ وہ آدمی عمران کو اچٹتی نگاہوں سے دیکھتا ہوا تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے نے اس کی آنکھوں میں شناسائی کی کوئی چمک نہ ابھری تھی اور پھر جب عمران کے کانوں میں اینڈی رابرٹ کا نام دوبارہ پڑا تو وہ تیزی سے مڑا۔ اسی لمحے اس نے اس غیر ملکی کو تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو عمران کاؤنٹر کی طرف مڑ گیا۔

"یہ آدمی کیا اینڈی رابرٹ کا سازندہ ہے"...... عمران نے اس دوسرے کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر کہا جو عمران کو جانتا تھا۔

"اوہ نہیں جناب۔ یہ بین الاقوامی شہرت یافتہ گلوکارہ اینڈی رابرٹ کا شوہر ہے جناب۔ اس کا نام رابرٹ ہے اور اینڈی رابرٹ آج کے فنکشن کی مہمان خصوصی ہیں"...... کاؤنٹر مین نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا مڑا اور واپس گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ گیٹ سے نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اچانک اس طرح اچھل پڑا جیسے اس کے پیر کے نیچے کوئی مینڈک آگیا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ رابرٹ۔ یہ تو کارس ہے۔ ایکریمیا کی ایجنسی بلیک ماسٹر کا معروف ایجنٹ"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے اچانک اس کے بارے میں یاد آگیا تھا۔ تقریباً چھ سات سال قبل کارمن میں ایک مشن کے دوران اس سے ٹکراؤ ہوا تھا اور عمران کو اس وقت معلوم ہوا تھا کہ اس کا تعلق بلیک ماسٹر سے ہے۔ بلیک ماسٹر ایکریمیا کی ایسی ایجنسی تھی جو سپر پاورز کے غیر ملکی ایجنٹوں کا خاتمہ کرتی تھی اور کارمن میں اس کے دوست اور کارمن کی ایک ایجنسی کے معروف ایجنٹ ریان نے اسے اس کے بارے میں بتایا تھا۔ عمران کا چونکہ اس سے کوئی براہ راست تعلق نہ تھا اس لئے عمران نے اس میں مزید دلچسپی نہ لی تھی لیکن اس کا چہرہ اور اس کے خدوخال کی مخصوص بناوٹ اس کے ذہن میں رہ گئی تھی اور اب

اسے معروف گلوکارہ اینڈی رابرٹ کے شوہر رابرٹ کے روپ میں دیکھ کر اس کے ذہن میں بے اختیار خطرے کی گھنٹیاں بج اٹھی تھیں اس لئے وہ کار لے کر سیدھا دانش منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔ بلیک زیرو دانش منزل میں موجود تھا۔

"ارے۔ تم یہاں موجود ہو۔ میں سمجھا تھا کہ تم بھی ہوٹل شالیمار کا فنکشن دیکھنے گئے ہو گے"...... سلام دعا کے بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایسے فنکشنز سے کوئی دلچسپی نہیں ہے عمران صاحب۔ وہاں سوائے امارت کی نمائش کے اور کیا ہوتا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ دنیا کی معروف لوک گلوکارائیں اس فنکشن میں حصہ لے رہی ہیں۔ خاص طور پر اینڈی رابرٹ اور تم کہہ رہے ہو کہ تمہیں دلچسپی ہی نہیں ہے۔ کیا مطلب"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اینڈی رابرٹ۔ کون ہے وہ"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"سنا تو یہی ہے کہ دنیا کی معروف لوک گلوکارہ ہے اور آج کے فنکشن میں مہمان خصوصی ہے"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور تیزی سے اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کہاں ہو تم اس وقت۔ اوور"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ہوٹل گرانڈ میں باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم ہوٹل شالیمار کے فنکشن میں نہیں گئے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"جانا تو ہے باس۔ لیکن ابھی فنکشن میں تو کافی دیر ہے۔ اوور"...... ٹائیگر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس فنکشن میں ایک گلوکارہ اینڈی رابرٹ حصہ لے رہی ہے۔ اس کا شوہر رابرٹ بھی ساتھ ہے۔ جب وہ فنکشن میں پہنچ جائیں تو تم نے ان کے کمروں کی تلاشی لینی ہے۔ یہ رابرٹ دراصل ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی بلیک ماسٹر کا بڑا معروف ایجنٹ ہے۔ اس کی اس فنکشن میں موجودگی نے مجھے چونکا دیا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے تمہیں یہ بات اس لئے بتائی ہے کہ تم اس بات کو ذہن میں رکھ کر تلاشی لو۔ لیکن خیال رکھنا کہ اسے کوئی شبہ نہیں

پڑنا چاہئے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں پورا خیال رکھوں گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آپ کو کیسے یہ سب کچھ معلوم ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے ہوٹل شالیمار جانے سے لے کر واپس دانش منزل آنے تک کی ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

"لیکن اگر وہ یہاں کسی مشن پر آتا تو لامحالہ میک اپ میں آتا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس کا خیال ہو کہ یہاں اسے کوئی نہیں پہچان سکتا کیونکہ پاکیشیا سپر پاورز میں تو شامل نہیں ہے اور بلیک ماسٹر صرف سپر پاورز کے ایجنٹوں کے خلاف کام کرتی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لگژری کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر احسان سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ماسٹر احسان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی

مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔حکم فرمائیے"...... ماسٹر احسان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہوٹل شالیمار کے چیئرمین سیٹھ عبدالقادر کے بارے میں تم نے کوئی فائل تیار کر رکھی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"سیٹھ عبدالقادر کے بارے میں۔آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں"...... ماسٹر احسان نے چونک کر کہا۔

"اس کا کردار کیسا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ عیاش طبع آدمی ہے جناب۔خاص طور پر غیر ملکی عورتیں اس کی کمزوری ہیں"...... ماسٹر احسان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا حدود اربعہ کیا ہے۔تفصیل سے بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"سیٹھ عبدالقادر کے والد پاکیشیا سے کارمن شفٹ ہو گئے تھے۔ سیٹھ عبدالقادر وہیں پیدا ہوا۔اس کے والد کا وہاں ہوٹل بزنس تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ کارمن کی سائنسی لیبارٹریوں کو مشینری بھی سپلائی کرنے کا ٹھیکہ لیتا رہتا تھا۔پھر آخری عمر میں وہ کارمن سے واپس پاکیشیا آگیا۔یہاں اس نے ہوٹل شالیمار بنوایا۔البتہ یہاں بھی وہ سائنسی لیبارٹریوں کو مشینری سپلائی کرنے کا ٹھیکہ لیتا رہا۔

اس کی وفات کے بعد عبدالقادر سیٹھ عبدالقادر کے نام سے ہوٹل کا چیئرمین بن گیا اور اس کا بھی وہی کام ہے جو اس کے والد کا تھا۔ مطلب ہے کہ سائنسی لیبارٹریوں کو مشینری کی سپلائی کا۔اس کے لئے انہوں نے علیحدہ فرم بنائی ہوئی ہے جس کا نام سیٹھ عبدالرشید اینڈ کمپنی ہے۔سیٹھ عبدالرشید سیٹھ عبدالقادر کے والد کا نام تھا۔ لکی بزنس پلازہ میں ان کا بہت بڑا آفس ہے۔سیٹھ عبدالقادر کبھی کبھار وہاں جاتا ہے۔البتہ زیادہ تر وہ ہوٹل میں ہی رہتا ہے"۔ماسٹر احسان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تمہیں تمہارا معاوضہ پہنچ جائے گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ ماسٹر احسان کہاں سے سامنے آگیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ یہاں دارالحکومت میں معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کرتا ہے۔خاصا بڑا نیٹ ورک بنا رکھا ہے اس نے۔ٹائیگر کا دوست ہے اور ٹائیگر کے بتانے پر اس سے تعارف ہوا تھا۔مجھے اچانک خیال آ گیا کہ یہ اینڈی رابرٹ اگر سیٹھ عبدالقادر کے پاس اس انداز میں ہے تو ہو سکتا ہے کہ کوئی اور مسئلہ ہو کیونکہ اس ٹائپ کی عورتوں کے سامنے ہوٹل شالیمار کا چیئرمین اتنی بڑی پارٹی نہیں ہو سکتا اور اب ماسٹر احسان نے یہ نئی بات بتائی ہے کہ سیٹھ عبدالقادر کا سائنسی لیبارٹریوں کو مشینری سپلائی کرنے کا بھی کاروبار ہے"۔

عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لکی بزنس پلازہ میں سیٹھ عبدالرشید اینڈ کمپنی کے جنرل مینجر کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبا دیا۔

"کیا اس وقت جنرل مینجر آفس میں ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو۔ شاید ہو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ جنرل مینجر آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سیکرٹری ٹو پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ پرنس جنرل مینجر سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جنرل مینجر صاحب تو میٹنگ میں مصروف ہیں جناب۔ دس منٹ بعد میٹنگ ختم ہو جائے گی۔ آپ نمبر دے دیں میں جنرل مینجر صاحب کی بات کرا دوں گی آپ سے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کہیں بھول نہ جائیں۔ پرنس نے ریاست ڈھمپ کی

سائنسی لیبارٹری کے لئے کوئی آرڈر دینا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ میں کیسے بھول سکتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اسے سپیشل فون کا نمبر بتا دیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"آپ کو شک ہے کہ یہ اینڈی رابرٹ یا رابرٹ سیٹھ عبدالقادر کے ذریعے یہاں کسی سائنسی لیبارٹری میں کوئی چکر چلانا چاہتے ہیں لیکن اگر ایسا ہے تو انہیں اتنا بڑا ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ فرم کس قسم کی مشینری سپلائی کرتی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر واقعی بارہ منٹ بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سیکرٹری ٹو پرنس آف ڈھمپ"...... عمران نے کہا۔

"سیکرٹری ٹو جنرل مینجر سیٹھ عبدالرشید اینڈ کمپنی بول رہی ہوں۔ جنرل مینجر صاحب سے پرنس کی بات کرائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ہولڈ کریں"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں وقار سے کہا۔

"یس سر۔ میں جنرل مینجر اعظم حسین بول رہا ہوں جناب۔ حکم

فرمائیں "...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ سی مردانہ آواز سنائی دی۔

" ریاست ڈھمپ ہمالیہ کی ترائی میں ایک آزاد ریاست ہے لیکن اس کا الحاق پاکیشیا سے ہے۔ ریاست ڈھمپ میں ایک وسیع سائنسی لیبارٹری قائم کرنے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے اور اس کا چارج میرے پاس ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ کا کام لیبارٹریوں کے لئے مشینری سپلائی کرنا ہے۔ کیا آپ بتائیں گے کہ آپ کس ٹائپ کی مشینری فراہم کرتے ہیں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ ہماری فرم گزشتہ بیس سالوں سے پاکیشیا میں یہ کام انتہائی ذمہ دارانہ انداز میں کر رہی ہے اور حکومت پاکیشیا کی طرف سے باقاعدہ رجسٹرڈ ہے۔ ہم ہر ٹائپ کی مشینری جو دنیا کے کسی بھی ملک سے حاصل ہو سکتی ہو سپلائی کر سکتے ہیں"...... جنرل مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہاں پاکیشیا میں آپ کتنی لیبارٹریوں کو سپلائی کرتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" جناب ۔ آٹھ سرکاری لیبارٹریوں کو اور بارہ پرائیویٹ لیبارٹریاں ہمارے ساتھ مستقل بزنس کرتی ہیں"...... جنرل مینجر نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ ہم نے صرف ابتدائی معلومات حاصل کرنی تھیں۔ اب آپ سے جلد ہی تفصیلی ملاقات ہو گی۔ گڈ بائی"۔

عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" یہ تو عام سی کاروباری فرم ہے ۔ بہرحال دیکھو ۔ شاید ٹائیگر کوئی بات سامنے لے آئے "...... عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے فون کی گھنٹی بجنے پر چونک کر سامنے موجود فائل سے سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ادھیڑ عمر آدمی نے سرد لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے راکسن کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"اوہ اچھا۔ کراؤ بات"...... ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر کہا۔

"باس۔ راکسن بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کہاں سے کال کر رہے ہو"...... باس نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ایئرپورٹ کے پبلک فون بوتھ سے باس"...... دوسری طرف

سے جواب دیا گیا۔

"گڈ۔ اب بتاؤ کیا رپورٹ ہے"...... باس نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"باس۔ اینڈی رابرٹ نے اپنا کام آسانی سے کر لیا ہے۔ سیٹھ عبدالقادر کو اس نے اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ وہ اسے ڈاکٹر آصف سے ملا دے اور سیٹھ عبدالقادر صاحب نے فنکشن کے دوسرے روز ہی یہ کام کر دیا۔ ڈاکٹر آصف اس کی کال پر خود ہی ہوٹل آ گیا تھا اور پھر رابرٹ نے فوری طور پر کارروائی کر دی۔ ڈاکٹر آصف کو بے ہوش کر کے ساحل سمندر پر پہنچا دیا گیا جہاں سے لانچ کے ذریعے اسے بین الاقوامی سمندر میں واسکا تک پہنچا دیا گیا۔ واسکا اسے لے کر کافرستان چلا گیا اور اینڈی رابرٹ اور رابرٹ دونوں بائی ایئر کارمن روانہ ہو گئے۔ ان کی فلائٹ جانے کے بعد ہی میں آپ کو رپورٹ دے رہا ہوں"...... راکسن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"سیٹھ عبدالقادر کا کیا بنا"...... باس نے پوچھا۔

"اسے اس کی رہائش گاہ میں گولی مار دی گئی ہے۔ ویسے اینڈی کے کہنے پر سیٹھ عبدالقادر نے خود لیبارٹری میں فون کر کے ڈاکٹر آصف کو ہوٹل کال کیا تھا۔ اس نے اس سے کوئی ضروری کام کی بات کی تھی۔ پھر ڈاکٹر آصف کے پہنچنے پر سیٹھ عبدالقادر، اینڈی رابرٹ، رابرٹ اور ڈاکٹر آصف سمیت اپنی رہائش گاہ پر چلا گیا جہاں

اینڈی رابرٹ نے ڈاکٹر آصف کو بے ہوش کیا جبکہ رابرٹ نے سیٹھ عبدالقادر کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی رہائش گاہ پر موجود تمام ملازمین کا بھی خاتمہ کر دیا۔ اس کے بعد رابرٹ نے ساحل سمندر پر موجود گروپ لیڈر راتھر کو کال کیا اور راتھر آکر ڈاکٹر آصف کو لے گیا۔ جب اس کی طرف سے ڈاکٹر آصف کے واسکا پہنچ جانے کی اطلاع ملی تو رابرٹ اور اینڈی رابرٹ نے مجھے کال کیا اور میں فوراً سیٹھ عبدالقادر کی رہائش گاہ پر پہنچا اور انہیں وہاں سے پک کر کے ایئر پورٹ لے آیا۔ یہاں میں ان کی روانگی کے انتظامات پہلے ہی کر چکا تھا اس لئے وہ نصف گھنٹہ پہلے فلائٹ پر روانہ ہو گئے ہیں"۔ راکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم بھی اپنے گروپ سمیت فوراً کارمن چلے جاؤ۔ تمہارا بھی وہاں زیادہ دیر تک رہنا ٹھیک نہیں ہے"...... باس نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے اوکے کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ ہٹایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کافرستان میں راڈنی سے بات کراؤ"...... باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ البتہ اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اسے

دراز میں رکھ دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... باس نے کہا۔

"راڈنی لائن پر ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... باس نے سرد لہجے میں کہا۔

"راڈنی بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی۔ کیوں"...... باس کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا تھا۔

"باس۔ جب تک ٹارگٹ ہٹ نہ ہو جائے میں کیسے رپورٹ دے سکتا ہوں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اب تک کی کیا رپورٹ ہے"...... باس نے کہا۔

"پاکیشیا سے "اے" بحفاظت میرے پاس پہنچ گیا تھا۔ میں نے پہلے ہی انتظامات کر رکھے تھے اس لئے "اے" کو فوری طور پر مخصوص انداز میں پیک کر کے ٹی ایس روانہ کر دیا گیا۔ ابھی وہاں سے اوکے رپورٹ نہیں آئی اس لئے میں نے بھی رپورٹ نہیں دی تھی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس وقت تک رپورٹ متوقع ہے"...... باس نے پوچھا۔

"تقریباً ایک گھنٹے بعد باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ جیسے ہی رپورٹ آئے تم نے مجھے فوری اطلاع دینی

ہے"...... باس نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور میں سے شراب کی ایک چھوٹی بوتل نکال کر اس کا ڈھکن کھولا اور اس نے شراب کے دو گھونٹ لئے اور پھر ڈھکن بند کر کے اس نے بوتل واپس دراز میں رکھ کر دراز بند کر دی۔ پھر وہ اسی حالت میں خاموش بیٹھا رہا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے سے بھی زیادہ وقت گزر گیا تو فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ادھیڑ عمر نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... باس نے اپنے مخصوص سرد لہجے میں کہا۔

"کافرستان سے راڈنی کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... باس نے کہا۔

"راڈنی بول رہا ہوں باس"...... چند لمحوں بعد راڈنی کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... باس نے کہا۔

"ٹارگٹ ہٹ ہو گیا ہے باس۔ فائنل رپورٹ مل گئی ہے"۔ راڈنی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اپنے گروپ سمیت فوری کارمن چلے جاؤ"۔ باس نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے رسیور

رکھ دیا۔ پھر اس نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا کارڈلیس فون پیس نکال کر اس نے اسے آن کیا اور پھر تیزی سے اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ خاصا کرخت تھا۔

"زیرو ون بول رہا ہوں"...... باس نے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا گیا۔

"ٹارگٹ ہٹ ہو گیا ہے"...... باس نے کہا۔

"کوئی پرابلم"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"نو پرابلم"...... باس نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باس نے کال آف کی اور ایک بار پھر فون آن کر کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ رائٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مارگن بول رہا ہوں"...... اس بار باس نے اپنا نام لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم۔ کیا ہوا مشن کا"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"مشن مکمل ہو گیا ہے اور میں نے ماریا کو رپورٹ بھی دے دی ہے"...... مارگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس کو بھیجا تھا تم نے مشن کے لئے"...... رائٹ نے چونک کر پوچھا۔

"رابرٹ اور اینڈی رابرٹ کو"...... مارگن نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ گڈ ۔ یہ دونوں پہلے کبھی پاکیشیا نہیں گئے اس لئے وہاں انہیں کوئی نہیں پہچانتا ۔ بہرحال ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کیا وہاں کوئی مسئلہ تھا"...... اس بار مارگن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے رائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم مسئلے کی بات کر رہے ہو ۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اسرائیل اور یہودیوں کے پاس ایسی کوئی تنظیم نہیں جو پاکیشیا سے ایک سائنس دان کو اغوا کر سکے"...... دوسری طرف سے رائٹ نے کہا۔

"سینکڑوں ہوں گی"...... مارگن نے جواب دیا۔

"اس کے باوجود یہ مشن تمہیں دیا گیا ۔ اس کی وجہ سمجھتے ہو"۔ رائٹ نے کہا۔

"ہماری کارکردگی اور پلاننگ ہمیشہ بے داغ رہی ہے اس لئے"۔ مارگن نے جواب دیا۔

"یہ بات بھی ہے لیکن اصل مسئلہ یہ بھی ہے کہ تمہارے بارے میں اور تمہارے ایجنٹوں کے بارے میں معلومات فروخت کرنے

والی پارٹیاں کچھ نہیں جانتیں کیونکہ تمہاری تنظیم ابھی چند سال پہلے وجود میں آئی ہے اور تم نے کبھی پاکیشیا میں مشن مکمل نہیں کیا اس لئے مکمل رازداری کی وجہ سے ایسا کیا گیا ہے ورنہ پاکیشیا میں موجود سیکرٹ سروس دنیا کی سب سے خطرناک سیکرٹ سروس سمجھی جاتی ہے اور اب بھی وہ اس سائنس دان کی اچانک گمشدگی کا کھوج ضرور لگائیں گے لیکن تم نے جو پلاننگ مجھے بتائی تھی اس کے مطابق مجھے مکمل یقین ہے کہ وہ تم تک نہیں پہنچ سکیں گے اور اس طرح انہیں کسی صورت بھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ وہ سائنس دان کہاں گیا اور یہی بات اسرائیل چاہتا تھا"...... رائٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ۔ بہرحال ہم تو کام ہی اس انداز میں کرتے ہیں ۔ اپنے پیچھے کوئی کلیو نہیں چھوڑتے اور اسی میں ہماری کامیابی کا اصل راز ہے"...... مارگن نے جواب دیا۔

"او کے ۔ ٹھیک ہے ۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارگن نے فون آف کر کے اسے میز کی سب سے نچلی دراز میں رکھا اور دراز بند کر کے وہ کرسی کھسکا کر اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" سلیمان "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں اور اونچی آواز میں کہا۔

" جی صاحب "...... دوسرے لمحے کچن سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

" یہ فون اٹھا کر لے جاؤ اور جو میرے بارے میں پوچھے اسے کہہ دو کہ میں اس وقت مطالعہ میں مصروف ہوں ۔ دو گھنٹے بعد فون کریں "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سلیمان نے تیزی سے آگے بڑھ کر فون پیس اٹھایا اور تار سمیٹتا ہوا سٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔ گھنٹی وقفے وقفے سے بج رہی تھی۔

" سلیمان بول رہا ہوں "...... عمران کے کانوں میں دور سے

سلیمان کی آواز سنائی دی۔

" جی موجود تو ہیں لیکن وہ کسی باتصویر رسالے کے مشاہدے میں مصروف ہیں ۔ ان کا کہنا ہے کہ دو گھنٹے بعد فون کریں "۔ سلیمان کی ہلکی سی آواز عمران کے کانوں تک پہنچ رہی تھی اور سلیمان نے جس طرح رسالے کے مطالعہ کی بجائے مشاہدے کا لفظ استعمال کیا تھا اس سے عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ ظاہر ہے سلیمان نے مخصوص شرارت بھرے انداز میں فون کرنے والے کو یہ بتانے کی کوشش کی تھی کہ عمران رسالہ پڑھ نہیں رہا بلکہ اس میں موجود تصاویر کے مشاہدے میں مصروف ہے۔

" جی بہتر ۔ میں کہہ دیتا ہوں جناب "...... چند لمحوں بعد سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور رکھے جانے کی آواز کے ساتھ ہی سلیمان کے تیز تیز قدموں کی آواز سٹنگ روم کی آتی ہوئی سنائی دی۔

" سرداور کا فون تھا۔ وہ اب ایک سائنس دان کے ہمراہ خود فلیٹ پر آ رہے ہیں "...... سلیمان نے فون پیس کو میز پر رکھتے ہوئے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" سرداور یہاں آ رہے ہیں ۔ تم نے میری بات کیوں نہیں کرائی اب بھگتو ۔ لنچ کا ٹائم ہے اور لنچ تو بہرحال دینا ہی پڑے گا "۔ عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آپ دیں انہیں لنچ ۔ آخر وہ معزز ترین مہمان ہیں ۔ میں نے تو لنچ کرنے ہوٹل شبستان جانا ہے۔ وہاں لنچ پر میری صدارت میں آل

پاکیشیا کلک ایسوسی ایشن کا اجلاس ہے"...... سلیمان نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

"ارے ۔ ارے ۔ ایک منٹ ۔ رک جاؤ ۔ پلیز"...... عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوری جناب ۔ میرے پاس بھی آپ کی طرح وقت نہیں ہے"...... سلیمان کی دور سے آواز سنائی دی تو عمران نے جلدی سے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کے اسسٹنٹ ڈاکٹر احسن کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں ۔ سرداور سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ عمران صاحب آپ ۔ وہ تو ڈاکٹر آصف کے ساتھ ابھی آپ کے ہاں جانے کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ تھوڑی دیر میں پہنچ جائیں گے"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر احسن نے کہا۔

"ڈاکٹر آصف ۔ یہ کون ہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"سائنس دان ہیں اور سرداور کے شاگرد ہیں ۔ انہیں اغوا کر کے لے جایا گیا تھا۔ اب ان کی واپسی ہوئی ہے۔ وہ سرداور سے ملنے آئے تھے"...... ڈاکٹر احسن نے کہا۔

"اغوا کے بعد واپسی ۔ کتنا تاوان دینا پڑا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا تو دوسری طرف سے ڈاکٹر احسن بے اختیار ہنس پڑے

"تاوان والی بات نہیں ہے ۔ ڈاکٹر آصف ایک پرائیویٹ لیبارٹری میں کام کرتے ہیں۔ ان کا خاص سبجیکٹ شمسی توانائی ہے۔ وہ شمسی توانائی سے ایسا ہتھیار بنانے پر کام کر رہے ہیں جس کی طاقت ہائیڈروجن بم سے بھی لاکھوں گنا زیادہ ہو لیکن وہ حجم میں ایک چھوٹے ریموٹ کنٹرولر سے بھی چھوٹا ہو کہ اچانک انہیں اغوا کر لیا گیا۔ جب انہیں ہوش آیا تو وہ کسی نامعلوم لیبارٹری میں تھے۔ وہاں بھی اسی ٹائپ کے ہتھیار پر کام ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر آصف سے کہا گیا کہ اگر وہ زندہ واپس جانا چاہتے ہیں تو انہیں اس ہتھیار کو مکمل کرنا ہو گا۔ ڈاکٹر آصف کام کرنے پر آمادہ ہو گئے ۔ پھر چند روز بعد اچانک انہیں وہاں سے فرار ہونے کا موقع مل گیا تو وہاں سے فرار ہو گئے اور چھپتے چھپاتے یہاں پاکیشیا پہنچ گئے ۔ وہ سرداور سے ملنے آئے تھے ۔ پھر سرداور نے آپ کو فون کیا۔ اس کے بعد سرداور انہیں ساتھ لے کر آپ سے ملنے روانہ ہو گئے"...... ڈاکٹر احسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان جا کر دروازہ کھولو ۔ سرداور جیسے خوش بخت مہمان تشریف لائے ہیں"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ اس نے جان بوجھ کر خوش بخت کے الفاظ کہے تھے تاکہ سلیمان کہیں سرداور کے سامنے بھی احمقانہ باتیں نہ شروع کر دے۔

"جی اچھا"...... سلیمان نے جواب دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"جی صاحب"...... سلیمان کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور پھر قدموں کی تیز آواز سٹنگ روم کی طرف آتی سنائی دی۔ چند لمحوں بعد سرداور کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا تو عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"زہے نصیب۔ وہ ہمارے ایک بہت بڑے شاعر نے کہا ہے کہ وہ آئے ہمارے گھر میں ایسے خوش بخت کہ کبھی ہم ان کو دیکھتے ہیں اور کبھی اپنے گھر کو اور شاعر کے تو چلو مہمان آئے ہوں گے اس لئے وہ تو کبھی کبھی انہیں دیکھتا ہو گا بلکہ میں تو مستقل گھر کو ہی دیکھ رہا ہوں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"ڈاکٹر آصف۔ یہ ہے علی عمران جس کا تفصیلی ذکر میں نے تم سے کیا تھا اور عمران یہ میرے شاگرد ہیں ڈاکٹر آصف"...... سرداور نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ویسے لوگ انتہائی بدذوق واقع ہوئے ہیں کہ استاد کے ہوتے ہوئے شاگرد کو اغوا کر کے لے جاتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سرداور اور ڈاکٹر آصف دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"تمہیں کیسے یہ سب کچھ معلوم ہوا ہے"...... سرداور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ ڈاکٹر آصف صاحب شمسی توانائی

کے ذریعے ہائیڈروجن بم سے لاکھ گنا زیادہ طاقتور ہتھیار تیار کرنے کے فارمولے پر ایک پرائیویٹ لیبارٹری میں کام کر رہے تھے کہ انہیں اغوا کر لیا گیا اور جب انہیں ہوش آیا تو یہ ایک اور لیبارٹری میں تھے جہاں اس فارمولے پر کام ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر آصف کو مجبوراً وہاں کام کرنا پڑا۔ پھر انہیں فرار ہونے کا موقع مل گیا اور یہ فرار ہو کر واپس پاکیشیا پہنچ گئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے ڈاکٹر احسن سے ملنے والی معلومات اسی انداز میں دوہرا دیں۔

"آپ۔ آپ جادوگر ہیں۔ نجومی ہیں۔ کیا ہیں آپ۔ پاکیشیا پہنچ کر میں سیدھا سرداور صاحب سے ملا ہوں اور وہاں سے یہاں آ گیا ہوں۔ سرداور کے علاوہ اور کسی کو بھی ان باتوں کا علم نہیں ہے۔ پھر آپ کو کیسے معلوم ہو گیا یہ سب کچھ"...... ڈاکٹر آصف کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے عمران کی بجائے انہیں کوئی جن بھوت نظر آ گیا ہو جبکہ سرداور کے چہرے پر ہلکی سی فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔

"یہ شیطان ہے ڈاکٹر آصف۔ اس شیطان کو یہ سب کچھ پہلے سے ہی معلوم ہو گا"...... سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر آصف کی طرح میں بھی آپ کو استاد مانتا ہوں"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سرداور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں شیطانوں کا استاد ہوں۔ بہرحال کیا

واقعی ڈاکٹر آصف کے اغوا کا علم تمہیں پہلے سے تھا۔ لیکن تم نے اس سلسلے میں مجھے تو نہیں بتایا"...... سرداور نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے معلوم تو نہیں تھا سرداور۔ ڈاکٹر آصف صاحب کا خیال غلط ہے کہ آپ اور ان کے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے۔ میں نے آپ کی لیبارٹری فون کیا تھا۔ آپ کے اسسٹنٹ ڈاکٹر احسن نے فون اٹنڈ کیا اور جب میں نے ان سے ڈاکٹر آصف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہ ساری تفصیل بتا دی"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر آصف اور سرداور دونوں نے بے اختیار طویل سانس لئے۔

"حیرت ہے۔ واقعی آپ کے بارے میں جو کچھ سرداور نے بتایا ہے وہ درست ہے۔ آپ دوسروں کو حیران کر دینے کے ماہر ہیں۔ ویسے میرے ذہن میں بھی نہ تھا کہ وہاں ڈاکٹر احسن بھی موجود تھے اور آپ کا ان سے رابطہ بھی ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر آصف نے کہا۔

اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا۔

"جناب لنچ تیار ہے۔ لگاؤں"...... سلیمان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ شکریہ۔ ہم دونوں لنچ کر کے ہی یہاں آئے ہیں۔ البتہ اپنے ہاتھوں کی بنی ہوئی چائے پلوا دو"...... سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی اچھا"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس چلا

گیا۔

"عمران بیٹے۔ ہم یہاں اس لئے آئے ہیں کہ ڈاکٹر آصف نے اس لیبارٹری میں ہونے والے جس فارمولے کا ذکر کیا ہے اگر وہ کامیاب ہو گیا تو اس کا پہلا نشانہ پاکیشیا ہی بنے گا اور یہ ہتھیار ڈاکٹر آصف کے فارمولے کے قریب ہے لیکن دراصل ویسا نہیں ہے اور یہ لیبارٹری یہودیوں کی ہے"...... سرداور نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"سرداور۔ دنیا میں خطرناک اور خوفناک بم تو تیار ہوتے ہی رہتے ہیں۔ سپر پاورز کی لاکھوں لیبارٹریاں دن رات اس کام میں مصروف رہتی ہیں۔ پھر ڈاکٹر آصف نے ایسی کیا بات بتائی ہے کہ آپ اس قدر پریشان ہو گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہوتی تو مجھے لیبارٹری کا انتہائی اہم کام چھوڑ کر یہاں نہ آنا پڑتا۔ ڈاکٹر آصف تم خود بتاؤ کہ وہاں کیا ہو رہا ہے"۔ سرداور نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"جناب۔ جس لیبارٹری میں مجھے لے جایا گیا تھا وہاں اس طرح کے انتظامات تھے کہ وہاں سے کسی کا زندہ نکل آنا ناممکنات میں تھا۔ اسی لئے انہوں نے وہاں مجھ سے کوئی چیز نہیں چھپائی بلکہ چونکہ انہوں نے مجھ سے کام لینا تھا اس لئے وہاں مجھے اس سارے سلسلے میں باقاعدہ بریف کیا گیا۔ اس لیبارٹری میں عمران صاحب ایک ایسا ہتھیار تیار ہو رہا ہے جسے انہوں نے مسلم ڈیتھ کا نام دیا ہے۔ اس کا

کوڈ نام ایم ڈی رکھا گیا ہے۔ یہ ہتھیار ایک چھوٹے سے ریموٹ کنٹرولر سے بھی حجم میں چھوٹا ہو گا۔ اس کو چارج کرنے کے لئے شمسی توانائی کی ضرورت ہو گی اس لئے اسے کسی بھی وقت کہیں بھی چارج کیا جا سکتا ہے۔ اس میں سے ایسی ریز نکلیں گی جو سورج کی توانائی کے ساتھ مل کر زمین کی گہرائیوں میں موجود ہر مائع کو بھاپ بنا کر غائب کر دیں گی۔ زمین کی تہوں میں موجود تیل اور پانی دونوں گیس میں تبدیل ہو کر ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائیں گے اور بظاہر زمین کے اوپر سے اس کا کسی کو علم تک نہ ہو سکے گا۔ اس طرح وہ مسلم دنیا کو مکمل طور پر تباہ و برباد کرنے کا منصوبہ بنائے ہوئے ہیں۔ یہ ہتھیار تیار ہونے کے بالکل قریب تھا کہ اس میں ایک سائنسی رکاوٹ سامنے آ گئی۔ اس میں سے نکلنے والی ریز جب سورج کی توانائی سے ملتی تھیں تو زمین کی تہہ میں جانے کی بجائے زمین پر ہی پھیل جاتی تھیں اور ہر طرف آگ لگ جاتی تھی۔ یہ الجھن وہ کسی صورت حل نہ کر پا رہے تھے کہ انہیں کہیں سے معلوم ہو گیا کہ میں نے اس پوائنٹ پر خصوصی ریسرچ کی ہے اور اپنے فارمولے میں اس کو بنیاد بنایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے اغوا کیا اور پھر پہلے انہوں نے میرے ذہن سے کسی مشین کے ذریعے تمام معلومات حاصل کر لیں اور جب انہوں نے مجھے ان معلومات کے بارے میں تفصیل بتائی تو میں حیران رہ گیا۔ بہرحال انہوں نے مجھے کہا کہ میں ان معلومات کو عملی شکل دوں تا کہ ہتھیار مکمل طور پر تیار ہو سکے۔ اگر

یہ ہتھیار تیار ہو گیا تو مسلم ممالک واقعی مکمل طور پر تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ تیل کی دولت تو جائے گی ہی جائے گی پانی غائب ہو جانے سے پورا مسلم بلاک مکمل صحرا میں تبدیل ہو جائے گا"۔ ڈاکٹر آصف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"آپ کو یہاں سے کیسے اغوا کیا گیا اور کب"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا تو ڈاکٹر آصف خاموش ہو گئے۔ چائے اور دیگر لوازمات میز پر رکھ کر سلیمان واپس چلا گیا۔

"یہاں ایک آدمی ہے سیٹھ عبدالقادر جو کہ ہوٹل شالیمار کا چیئرمین بھی ہے اور اس کی ایک فرم بھی ہے جو سائنس لیبارٹریوں کو مشینری سپلائی کرتی ہے"...... ڈاکٹر آصف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا لیکن اس نے کوئی مداخلت نہ کی۔

"سیٹھ عبدالقادر سے میرے گہرے تعلقات ہیں کیونکہ سیٹھ عبدالقادر برے بھلے وقتوں میں میرے کام آتا ہے۔ میں اپنی لیبارٹری میں تھا کہ سیٹھ عبدالقادر نے مجھے کال کیا۔ میں اس کی رہائش گاہ پر گیا تو وہاں ایک غیر ملکی خوبصورت عورت موجود تھی اور اس کے ساتھ ایک غیر ملکی مرد بھی تھا۔ وہاں مجھے چائے پلوائی گئی اور چائے پیتے ہی میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں اس لیبارٹری میں تھا"...... ڈاکٹر آصف نے تفصیل سے جواب دیا۔

"پھر آپ وہاں سے نکلے کیسے"...... عمران نے کہا۔

"لیبارٹری زیر زمین ہے وہاں ہفتے میں ایک روز باہر سے سپلائی دینے والی گاڑیاں آتی ہیں۔ میں جب وہاں گیا تو پانچ روز بعد گاڑیاں آئیں۔ ان کی تعداد چار تھی۔ یہ گاڑیاں خام مال کے علاوہ شراب، خوراک کے ڈبے اور مشروبات وغیرہ لے آتی ہیں اور وہاں سے خالی پیٹیاں اور اس طرح کا دوسرا سامان واپس لے جاتی ہیں۔ میں ایک گاڑی میں چڑھ گیا اور میں نے پیٹیوں کے پیچھے اپنے آپ کو چھپا لیا۔ وہاں چیکنگ بھی ہوتی ہے لیکن نجانے کیا ہوا کہ میں چیکنگ سے بھی بچ گیا۔ بہرحال یہ گاڑیاں وہاں سے نکل آئیں۔ طویل راستہ طے کیا جا رہا تھا اس کے بعد جب آبادی آئی تو یہ گاڑیاں وہاں ایک ہوٹل کے سامنے رک گئیں۔ شاید وہ لوگ وہاں کھاتے پیتے تھے۔ میں گاڑی سے اتر کر آگے بڑھ گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میں جنوبی ایکریمیا کے ایک بڑے شہر لاپاز میں ہوں۔ چونکہ ایک سائنسی کانفرنس کی وجہ سے میں پہلے بھی لاپاز جا چکا تھا اور مجھے معلوم تھا کہ لاپاز میں پاکیشیائی سفارتی کونسل خانہ کہاں موجود ہے۔ میری جیبیں خالی تھیں۔ میں پیدل ہی چلتا ہوا سیدھا پاکیشیائی سفارتی کونسل خانے پہنچ گیا۔ اب یہ میری خوش قسمتی تھی کہ کونسل خانے کا انچارج یوسف حسین میرا کلاس فیلو بھی رہا تھا اور میرا دور کا رشتہ دار بھی تھا۔ وہ مجھے وہاں دیکھ کر بے حد حیران ہوا تو میں نے اسے ساری تفصیل بتائی تو اس نے فوری طور پر مجھے لاپاز سے نکال کر ناراک

بھجوانے کا بندوبست کر دیا اور میں بحفاظت ناراک پہنچ گیا۔ ناراک سے میں نے سرداور کو فون کر کے تفصیل بتائی تو انہوں نے میری پاکیشیا واپسی کے فوری انتظامات کئے اور میں آج صبح سویرے پاکیشیا پہنچ گیا اور ایئرپورٹ سے سیدھا سرداور کے پاس پہنچ گیا جہاں سے آپ کے پاس آیا ہوں"...... ڈاکٹر آصف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو یہ لیبارٹری آپ کے مطابق لاپاز میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لاپاز کے شمال مشرق میں طویل میدانی علاقہ ہے جو بنجر اور ویران ہے۔ یہ لیبارٹری وہیں زیر زمین ہے"...... ڈاکٹر آصف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی انتہائی خوش قسمت ہیں ڈاکٹر آصف کہ آپ اس طرح آسانی سے اور زندہ سلامت واپس پہنچ گئے ہیں۔ اب وہ لوگ آپ کو ہلاک کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اس لئے آپ نے یہاں اس وقت تک اوپن نہیں ہونا جب تک کہ اس لیبارٹری کو تباہ نہیں کر دیا جاتا"...... عمران نے کہا۔

"میں ہوشیار بھی رہوں گا اور اپنی لیبارٹری تک ہی محدود رہوں گا۔ اس کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا"۔ ڈاکٹر آصف نے کہا۔

"سیٹھ عبدالقادر بھی نہیں جانتا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اسے بھی معلوم نہیں ہے"...... ڈاکٹر آصف نے کہا تو

عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ڈاکٹر صاحب ۔ اسرائیل اور ایکریمیا کو یہ معلوم ہے کہ آپ شمسی توانائی کے فارمولے پر کام کر رہے ہیں اور انہوں نے آپ کے اغوا کے لئے یہاں ایجنٹ بھجوائے جو انتہائی خاموشی سے آپ کو اغوا کر کے بھی لے گئے اور یہاں کسی کو بھی اس بارے میں معلوم نہیں ہو سکا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی اس لیبارٹری کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر آصف کے چہرے پر یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ واقعی ۔ مجھے تو اس بات کا خیال ہی نہیں آیا تھا۔ اب کیا ہو گا۔ وہ تو مجھے ہلاک کر دیں گے "...... ڈاکٹر آصف نے کہا۔

" عمران بیٹے ۔ کیا تم ڈاکٹر آصف کے چہرے پر میک اپ نہیں کر سکتے "...... خاموش بیٹھے ہوئے سرداور نے کہا۔

" وہ تو ہو سکتا ہے لیکن پھر انہیں ان کی اپنی لیبارٹری میں کسی نے گھسنے نہیں دینا اور اگر انہوں نے وہاں اپنی شناخت ظاہر کر دی تو پھر میک اپ کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر تم ہی اس کا کوئی حل بتاؤ ۔ ڈاکٹر آصف کو ضائع نہیں ہونا چاہئے "...... سرداور نے کہا۔

" میں ڈاکٹر آصف کا میک اپ کر دیتا ہوں لیکن آپ انہیں کسی

ایسی لیبارٹری میں بھیج دیں جہاں یہ کام بھی کرتے رہیں اور انہیں کوئی پہچان بھی نہ سکے ۔ اس طرح تو ان کی زندگی بچ جائے گی اور آپ اپنی لیبارٹری کے افراد کو بھی کہہ دیں کہ وہ ڈاکٹر آصف کی واپسی کے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتائیں"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ایسا ہی ہو گا"...... سرداور نے کہا تو عمران اٹھا اور سٹنگ روم سے نکل کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری سے خصوصی میک اپ باکس نکالا اور اسے اٹھا کر وہ دوبارہ سٹنگ روم میں آ گیا اور پھر اس نے ڈاکٹر آصف کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ سرداور خاموش بیٹھے دیکھ رہے تھے پھر ان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جب تھوڑی دیر بعد عمران نے ہاتھ روکے اور باکس میں موجود آئینہ ڈاکٹر آصف کو دکھایا تو ڈاکٹر آصف کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ تو واقعی جادوگری ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر آصف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے تمہیں کہا تھا کہ یہ عمران جادوگر ہے اور دیکھو اس نے تمہیں کیا سے کیا بنا دیا ہے"...... سرداور نے فخریہ لہجے میں کہا۔

" بس ۔ یہ خیال رکھیں کہ انہیں کسی ایسی لیبارٹری میں نہ بھجوائیں جہاں لیڈی سائنس دان ہوں ورنہ وہاں فساد پڑ جائے گا"...... عمران نے کہا تو سرداور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے ۔ ڈاکٹر آصف بھی ہنس رہے تھے ۔

"ڈاکٹر صاحب۔ اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ جس گاڑی میں آپ سوار ہو کر اس لیبارٹری سے نکلے تھے اس گاڑی کی کوئی ایسی نشانی جس سے اسے پہچانا جاسکے"...... عمران نے کہا۔

"اس گاڑی پر ریان کلینرز کا نام لکھا ہوا تھا۔ میں جب گاڑی سے اتر کر سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھا تو میں نے گاڑی کی سائیڈ پر یہ الفاظ لکھے ہوئے دیکھے تھے۔ بس اتنا مجھے یاد ہے اس سے زیادہ نہیں"۔ ڈاکٹر آصف نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب میں یہ سب معلومات چیف تک پہنچا دوں گا"...... عمران نے کہا تو سر داور اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر دونوں عمران سے مل کر تیزی سے باہر چلے گئے تو عمران بھی لباس تبدیل کر کے فلیٹ سے نکلا اور سیدھا دانش منزل پہنچ گیا۔

"عمران صاحب۔ آپ اور اس وقت"...... بلیک زیرو نے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں دانش منزل میں بیٹھے اونگھ رہے ہو جبکہ ملک کے سائنس دانوں کو اغوا کر کے لے جایا جا رہا ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"سائنس دانوں کو اغوا کر کے لے جایا جا رہا ہے۔ کیا مطلب"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے ڈاکٹر آصف سے ہونے والی ملاقات اور گفتگو دوہرا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہاں تو کسی نے ڈاکٹر آصف کے اغوا کی کوئی رپورٹ ہی نہیں کی۔ جب کسی کو معلوم ہی نہیں ہوا تو پھر کیا ہو سکتا ہے۔ ویسے حیرت ہے کہ ڈاکٹر آصف انتہائی آسانی سے وہاں سے نکل بھی آئے ہیں اور یہاں بخیریت پہنچ بھی گئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ بعض اوقات ایسے واقعات ہو جاتے ہیں جن پر یقین مشکل سے آتا ہے۔ بہرحال اب یہ بات تو سامنے آ گئی کہ ہوٹل شالیمار کے سالانہ فنکشن کے موقع پر جو ایکریمین ایجنٹ رابرٹ یہاں دیکھا گیا تھا اس کا مقصد ڈاکٹر آصف کو اغوا کرنا تھا اور چونکہ ڈاکٹر آصف پرائیویٹ لیبارٹری میں کام کرتے تھے اس لئے کسی کو ان کے اغوا کا علم تک نہ ہو سکا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا اب آپ اس لیبارٹری کے خلاف کام کریں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے کرنا پڑے گا کیونکہ جو کچھ بھی وہاں تیار ہو رہا ہے اگر وہ تیار ہو گیا تو پاکیشیا تو ایک طرف تمام مسلم ممالک واقعی تباہ و برباد ہو جائیں گے اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی کیونکہ زمین کے اوپر تو کوئی رد عمل ظاہر نہ ہو گا۔ ایک شخص خاموشی سے یہاں آئے گا اور اس آلے کو آپریٹ کر دے گا۔ نتیجہ یہ کہ زمین کے نیچے موجود پانی اور باقی تمام مائع جات غائب ہو جائیں گے۔ کسی کو کیا معلوم کہ کیا ہوا ہے۔ سب اسے کوئی آسمانی آفت ہی سمجھیں گے

لیکن نتیجہ کیا ہو گا۔ تیل غائب ہونے سے معاشی حالت خراب ہو گی لیکن پانی غائب ہونے سے کیا ہو گا۔ زمین پر موجود تمام درخت نباتات وغیرہ سب ختم ہو جائیں گی۔ آبادیاں بغیر پانی کے ختم۔ یہ تو انتہائی خوفناک ہتھیار ہے اور چونکہ اسے تیار اسرائیل کر رہا ہے اس لئے اس نے اسے مسلم ممالک کے خلاف استعمال کرنے سے کسی صورت بھی نہیں چوکنا اس لئے یہ تو قدرت نے مہربانی کی ہے کہ ڈاکٹر آصف اس طرح زندہ بچ کر واپس آ گئے ہیں اور ہمیں اس بارے میں علم ہو گیا ہے ورنہ تو ہم سب بے خبری میں ہی مارے جاتے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" جولیا بول رہی ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" اسرائیل اور ایکریمیا کی ایک لیبارٹری جنوبی ایکریمیا میں کام کر رہی ہے۔ وہاں مسلم ڈیتھ نامی ایک خوفناک ہتھیار تیار ہو رہا ہے اس لئے اس لیبارٹری کی تباہی فوری طور پر ضروری ہے۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو تیار رہنے کا کہہ دو۔ عمران انہیں لیڈ کرے گا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس۔ عمران کی کیا ضرورت ہے۔ ہم خود ہی یہ مشن مکمل کر لیں گے "...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران کے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں عمران کو صرف شو پیس کے لئے ساتھ بھیجتا ہوں "...... عمران نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" یہ بات نہیں سر۔ اصل میں عمران مشن کے دوران ہمیں بے حد تنگ کرتا ہے۔ وہ ہمیں زچ کر کے رکھ دیتا ہے اس لئے کہہ رہی تھی "...... جولیا نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں اسے وارننگ دے دوں گا کہ وہ سنجیدہ رہے "...... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" عمران صاحب۔ اب آپ کی ٹیم آہستہ آہستہ آپ سے باغی ہوتی جا رہی ہے "...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ مجھے بھی اب احساس ہو رہا ہے کہ ٹیم کو بدل دینا چاہئے اب فور سٹارز والی ٹیم کو فارن ٹیم کی صورت دینا پڑے گی "۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے بھاری لیکن ورزشی جسم کے مالک لمبے قد کے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" رائٹ بول رہا ہوں "...... اس آدمی نے سرد لہجے میں کہا۔

" ایس ون بول رہا ہوں جناب "...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو رائٹ نے بے اختیار چونک پڑا۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے "...... رائٹ نے کہا۔

" جناب ۔ پاکیشیائی ڈاکٹر آصف لاپاز میں پاکیشیائی سفارتی کونسل خانہ کے انچارج یوسف حسین کے پاس پہنچا تھا اور یوسف حسین نے اسے فوری طور پر انتظامات کر کے ناراک پہنچا دیا تھا جہاں سے اسے پاکیشیا روانہ کر دیا گیا اور میں نے پاکیشیا ایئرپورٹ سے بھی معلومات حاصل کی ہیں۔ ڈاکٹر آصف جسے ناراک کے

پاکیشیائی سفارت خانے نے خصوصی سفارتی پاسپورٹ دیا تھا پاکیشیا پہنچ گیا "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پھر اب یہ کہاں ہے ۔ اسے ٹریس کیا گیا ہے یا نہیں "۔ رائٹ نے کہا۔

" میں نے اسے ٹریس کرنے کے احکامات پاکیشیا میں خصوصی گروپ کو دے دیئے تھے ۔ وہاں سے حیرت انگیز رپورٹ ملی ہے "۔ ایس ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ کیا "...... رائٹ نے چونک کر پوچھا۔

" گروپ نے ایئرپورٹ ریکارڈ سے اس کی تصویر کی کاپی حاصل کی اور پھر وہاں ایئرپورٹ پر مستقل موجود رہنے والی ٹیکسیوں کے ڈرائیوروں سے معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ ڈاکٹر آصف ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر سیدھا وزارت سائنس کے سیکرٹریٹ پہنچا تھا۔ وہاں سے جو معلومات حاصل کی گئی ہیں ان کے مطابق ڈاکٹر آصف کو کسی خفیہ لیبارٹری میں کسی بڑے سائنس دان سرداور کے پاس بھجوا دیا گیا ہے ۔ اس کے بعد اس کا پتہ نہیں چل سکا "۔ ایس ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیسے پتہ نہیں چل سکا ۔ وہ وہاں لیبارٹری میں تو نہیں رہ گیا ہو گا ۔ وہ وہاں سے بہرحال اپنی پرائیویٹ لیبارٹری یا اپنی رہائش گاہ پر آیا ہو گا "...... رائٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

" وہاں چیکنگ کی گئی ہے سر ۔ وہاں ڈاکٹر آصف نہیں آیا البتہ

چیکنگ کے دوران ایک اور بات سامنے آئی ہے جس نے ہمیں چونکا دیا ہے"...... ایس ون نے کہا۔

"وہ کیا"...... رائٹ نے کہا۔

"باس ۔اس گروپ کو یہ اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر آصف جس روز پاکیشیا پہنچا ہے اسی روز وہ دوپہر کے وقت وہاں کنگ روڈ کے ایک فلیٹ جس کا نمبر دو سو ہے اور جس میں کوئی شخص علی عمران رہتا ہے ایک بوڑھے آدمی کے ساتھ وہاں جاتے دیکھا گیا ہے۔اس کے بعد اس کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا جبکہ سامنے موجود ہوٹل جس کے ویٹر نے ہمارے آدمی کو اس بارے میں بتایا تھا اس نے بتایا ہے کہ وہ اس بوڑھے کے ساتھ ایک کار میں آیا تھا۔ پھر جب کار واپس گئی تو اس میں اس بوڑھے کے ساتھ ڈاکٹر آصف کی بجائے کوئی نوجوان آدمی تھا جبکہ ڈاکٹر آصف واپس نہیں گیا۔میں نے گروپ کو کہا ہے کہ وہ اس فلیٹ میں رہنے والے علی عمران سے معلوم کریں لیکن گروپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ وہ اس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے"...... ایس ون نے کہا تو رائٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"انہوں نے اچھا کیا کہ اس پر ہاتھ نہیں ڈالا ورنہ وہ گروپ ہی ختم ہو جاتا اور تمہارے بارے میں بھی اسے معلوم ہو جاتا۔ تم اب فوری طور پر ساری تحقیقات ختم کر دو"...... رائٹ نے کہا۔

"وہ کیوں باس ۔دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا

گیا۔

"یہ عمران دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے اور ڈاکٹر آصف کی اس سے ملاقات کا مطلب ہے کہ اسے لیبارٹری کے بارے میں اور اس میں تیار ہونے والے ہتھیار کے بارے میں علم ہو گیا ہے اور وہ اب لازماً اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے لاپاز پہنچے گا"...... رائٹ نے کہا۔

"لیکن باس ۔اگر یہ اس قدر خطرناک آدمی ہے تو کیوں نہ اس کا خاتمہ وہاں پاکیشیا میں ہی کر دیا جائے"...... ایس ون نے کہا۔

"احمق آدمی ۔ تم خود تو کہہ رہے ہو کہ وہاں پاکیشیا میں تمہارے گروپ نے اس پر ہاتھ ڈالنے سے صاف انکار کر دیا ہے پھر اسے ہلاک کون کرے گا"...... رائٹ نے کہا۔

"وہاں ایجنٹ بھیجے جا سکتے ہیں باس"...... ایس ون نے کہا۔

"اگر اتنی آسانی سے یہ شخص ہلاک ہونے والا ہوتا تو اب تک سینکڑوں بار ہلاک ہو چکا ہوتا۔ تم صرف اتنا کرو کہ وہاں موجود گروپ کو ہدایت کر دو کہ یہ شخص عمران جب بھی وہاں سے کسی فلائٹ پر سوار ہو تو اس کی اطلاع فوری ہم تک پہنچنی چاہئے"۔ رائٹ نے کہا۔

"یس باس ۔یہ تو آسانی سے ہو جائے گا"...... ایس ون نے کہا۔

"اوکے"...... رائٹ نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر

دیئے۔

" ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" چیف آف بلیک سٹریپ رائٹ بول رہا ہوں ۔ صدر صاحب سے بات کراؤ۔اٹ از ایر جنسی "...... رائٹ نے کہا۔

" آپ کہاں سے بول رہے ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ناراک سے ۔ بلیک سٹریپ کا ہیڈ کوارٹر ناراک میں ہے "۔ رائٹ نے کہا۔

" اوکے ۔ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو "......چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

" چیف آف بلیک سٹریپ رائٹ بول رہا ہوں سر۔ ناراک سے "۔رائٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یس ۔ کیا بات ہے ۔ کیوں کال کی ہے "...... دوسری طرف سے اسرائیل کے صدر کی باوقار اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

" سر۔ایم ڈی لیبارٹری اور اس میں تیار ہونے والے ہتھیار ایم ڈی کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اطلاع مل چکی ہے اور وہ یقیناً اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لے لاپاز پہنچ جائیں گے "۔ رائٹ نے کہا۔

" کیا ۔کیا کہہ رہے ہیں آپ ۔یہ کیسے ممکن ہے "...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اسرائیل کے صدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

" جناب ۔ اسرائیل کے ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے ایک پرائیویٹ تنظیم کے ذریعے پاکیشیا سے ایک سائنس دان کو اغوا کرا کر اس لیبارٹری پہنچوایا کیونکہ ایم ڈی میں ایسی سائنسی رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی جسے وہ سائنس دان ہی حل کر سکتا تھا۔ مجھے جب اطلاع ملی تو وہ سائنس دان اغوا ہو کر لیبارٹری پہنچ بھی چکا تھا۔ میں نے اپنے طور پر جو تحقیقات کی ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ یہ سائنس دان چونکہ پرائیویٹ لیبارٹری میں کام کرتا تھا اس لئے اس کی گمشدگی کا کسی کو علم تک نہ ہو سکا۔اس پر میں خاموش ہو گیا لیکن پھر اچانک لیبارٹری کے سیکورٹی انچارج کرنل لارک نے مجھے اطلاع دی کہ پاکیشیائی سائنس دان لیبارٹری سے غائب ہو گیا ہے اور وہ اس وقت غائب ہوا ہے جب لیبارٹری کے لئے سپلائی لانے والی گاڑیاں آ کر واپس گئی ہیں۔اس پر میں نے تحقیقات شروع کرائی تو ابھی ابھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ پاکیشیائی سائنس دان جس کا نام ڈاکٹر آصف تھا لاپاز میں پاکیشیائی سفارتی کونسل خانہ پہنچ گیا۔ وہاں سے اسے خصوصی انتظامات کے ذریعے ناراک بھجوا دیا گیا اور ناراک سے سفارتی پاسپورٹ اور کاغذات پر پاکیشیا پہنچ گیا۔ پاکیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ اس کی ملاقات پاکیشیا کے خطرناک ایجنٹ علی عمران سے ہوئی اور اس کے بعد وہ غائب ہو گیا۔یہ اطلاع ملتے ہی میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ جس لیبارٹری کو انتہائی خفیہ رکھا گیا تھا

اس کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہ صرف اس کی اطلاع مل چکی ہے بلکہ اس میں تیار ہونے والے ہتھیار ایم ڈی کے بارے میں بھی انہیں تفصیل معلوم ہو گئی ہو گی کیونکہ ڈاکٹر آصف کو ساری تفصیل اس لئے بتائی گئی تھی کہ ڈاکٹر آصف اس سائنسی رکاوٹ کو دور کر سکے۔ ڈاکٹر آصف نے وہ رکاوٹ تو دور کر دی لیکن وہ خود فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا اس لئے اب لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کے خلاف کام کرے گی "...... رائٹ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" ویری بیڈ نیوز۔ ویری سیڈ۔ اس سائنس دان کو لانے کا فیصلہ کس نے کیا تھا"...... صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" لیبارٹری انچارج ڈاکٹر راسکن نے جناب "...... رائٹ نے جواب دیا۔

" اور وہاں سے وہ ڈاکٹر اس قدر آسانی سے فرار ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس اہم ترین لیبارٹری جس پر پوری دنیا کے یہودیوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں، کا سیکورٹی نظام انتہائی ناقص ہے۔ اب کیا کیا جائے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو اسے انتہائی آسانی سے تباہ کر دے گی"...... صدر نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

" جناب۔ میری ایک تجویز ہے "...... رائٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" وہ کیا۔ بتائیں "...... صدر نے کہا۔

" جناب۔ اس لیبارٹری کو فوری طور پر خالی کر کے اس کی تمام مشینری اور سائنس دانوں کو کسی اور دور دراز کی لیبارٹری میں منتقل کر دیا جائے۔ یہ کام زیادہ سے زیادہ چند روز میں کیا جا سکتا ہے ایسی لیبارٹری میں جس کے بارے میں سوائے ان سائنس دانوں اور آپ کے علاوہ کسی کو بھی علم نہ ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس بہرحال لاپاز آئے گی اور جب یہاں لیبارٹری نہیں ہو گی تو وہ کیا کرے گی"...... رائٹ نے کہا۔

" وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہیں۔ جب تک لیبارٹری شفٹ ہو گی تب تک وہ اسے تباہ بھی کر دیں گے۔ مجھے ڈاکٹر راسکن سے بات کرنا ہو گی۔ تمہارا نمبر کیا ہے تاکہ بعد میں اگر تمہاری ضرورت پڑے تو تم سے رابطہ کیا جا سکے "...... صدر نے کہا تو رائٹ نے اپنا نمبر بتا دیا۔

" اوکے "...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" یہ بہت برا ہوا "...... رائٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر خاموش بیٹھے رہنے کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" سٹار کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" رائٹ بول رہا ہوں۔ آرتھر سے بات کراؤ "...... رائٹ نے

کہا۔

"ہولڈ کریں "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آرتھر بول رہا ہوں "....... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" رائٹ بول رہا ہوں آرتھر"....... رائٹ نے کہا۔

" اوہ آپ ۔ حکم باس "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس لاپاز پہنچنے والی ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں ان کے مقابل آنا پڑے ۔ کیا تمہارا گروپ تیار ہے "۔ رائٹ نے کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس اور لاپاز میں ۔ وہ کیوں باس "۔ آرتھر نے حیران ہو کر کہا۔

" ایم ڈی لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے "....... رائٹ نے کہا۔

" اوہ باس ۔ لیکن انہیں کیسے معلوم ہو گیا ۔ یہ تو انتہائی خفیہ پراجیکٹ ہے "....... آرتھر کے لہجے میں حیرت تھی۔

" یہ لمبی کہانی ہے کہ انہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ بہرحال وہ کسی بھی وقت لاپاز پہنچ سکتے ہیں "....... رائٹ نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس ۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع دے دی ۔ اب لاپاز میں وہ میری نظروں سے بچ نہ سکیں گے ۔ میں ان کا خاتمہ کر دوں گا"....... آرتھر نے کہا۔

" اوکے ۔ بہرحال ہوشیار رہنا "....... رائٹ نے کہا اور رسیور رکھ

دیا۔ رائٹ بلیک سٹرائپ نامی تنظیم کا چیف تھا اور پورے ایکریمیا میں اس تنظیم کا جال پھیلا ہوا تھا۔ اس تنظیم کا کام ایکریمیا میں اسرائیلی مفادات کا تحفظ کرنا تھا۔ رائٹ کا تعلق پہلے ایکریمیا کی اس ایجنسی سے تھا جس کا تعلق غیر ملکی ایجنٹوں کی نگرانی سے تھا اس لئے رائٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصاً عمران کے بارے میں بہت اچھی طرح جانتا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ رائٹ بول رہا ہوں "....... رائٹ نے کہا۔

" ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں ۔ صدر صاحب سے بات کریں "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس سر ۔ میں رائٹ بول رہا ہوں سر "....... رائٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" مسٹر رائٹ ۔ آپ کی تجویز پر عمل کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر راسکن نے حفظ ماتقدم کے طور پر پہلے سے ہی ایسا بنیادی نظام قائم کر رکھا تھا۔ اس نظام کے تحت ایم ڈی لیبارٹری جس کی تمام مشینری ایک اور لیبارٹری میں نصب کرا لی گئی تھی اور اب صرف سائنس دانوں کی منتقلی کی ضرورت تھی جس کا حکم دے دیا گیا ہے "....... صدر نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

" یس سر ۔ یہ سب سے محفوظ طریقہ ہے سر "....... رائٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب پاکیشیا سیکرٹ سروس اگر لاپاز پہنچے گی تو آپ نے ازخود سامنے نہیں آنا کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ اسرائیلی ایجنٹ ان کا مقابلہ کریں کیونکہ اس لیبارٹری کو ایکریمیا اور دیگر سپرپاورز سے بھی چھپایا گیا ہے۔ صرف ان ایکریمین حکام کو اس کا علم ہے جو یہودی ہیں اور یہودیوں کے مفادات کو ایکریمین مفادات پر ترجیح دیتے ہیں"۔ صدر نے کہا۔

" آپ کا مقصد ہے جناب کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فری ہینڈ دے دیا جائے"...... رائٹ نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ بلکہ اسے اس انداز میں الجھا دیا جائے کہ وہ یہاں سے کسی اور طرف جا ہی نہ سکے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ یا آپ کی تنظیم کے ایجنٹ سامنے نہ آئیں ۔ دیگر کرائے کے گروپس کو سامنے لایا جائے لیکن ایسے گروپس جو ان لوگوں کا واقعی مقابلہ کر سکتے ہوں"...... صدر نے کہا۔

" جناب ۔ ایکریمیا میں ایک تنظیم ایسی ہے جو کارکردگی میں ان سے بھی بہت آگے ہے لیکن وہ معاوضہ بے حد چارج کرتے ہیں"۔ رائٹ نے کہا۔

" کیا نام ہے اس تنظیم کا ۔ اس کی تفصیل کیا ہے اور کتنا معاوضہ طلب کریں گے وہ"...... صدر نے کہا۔

" جناب۔ اس تنظیم کا نام بگ ڈاج ہے۔ یہ تنظیم پورے ایکریمیا میں پھیلی ہوئی ہے ۔ اس میں چند سیکشن ایسے ہیں جن میں

صرف دنیا کی انتہائی ٹاپ ایجنسیوں سے متعلق افراد کو رکھا جاتا ہے۔ خاص طور پر اس کا ایک سیکشن تو بے حد مشہور ہے اور اسے اے سیکشن کہا جاتا ہے۔ یہ کسی بھی لحاظ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کم نہیں ہے ۔ انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتے ہیں اور اپنے ٹارگٹ کو ہر قیمت پر ہٹ کرتے ہیں۔ اگر انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس علی عمران کے خاتمے کا ٹارگٹ دیا جائے تو وہ ہر صورت میں اسے ہٹ کر دیں گے لیکن معاوضہ وہ لاکھوں ڈالرز میں لیتے ہیں"...... رائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ لوگ عمران کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے"۔ صدر نے کہا۔

" سو فیصد سر کیونکہ عمران یہاں لاپاز آئے گا اور یہاں اسے یہ لوگ لازماً ہٹ کر دیں گے"...... رائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ تو آپ انہیں عمران کے خاتمے کا ٹارگٹ دے دیں ۔ جتنا معاوضہ وہ طلب کریں ہم دیں گے لیکن اس وقت جب وہ واقعی ٹارگٹ کو ہٹ کر لیں گے"...... صدر نے کہا۔

" جناب ۔ اصول کے مطابق نصف معاوضہ پہلے دیا جاتا ہے اور نصف بعد میں"...... رائٹ نے کہا۔

" آپ ان سے بات کر کے مجھے بتائیں اور اس بات کی کوشش کریں کہ وہ کم سے کم معاوضہ طلب کریں"...... صدر نے کہا۔

" اوکے سر"...... رائٹ نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ

ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی
مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب وہ
اسرائیل کے صدر سے بھاری رقم حاصل کر لینے میں کامیاب ہو جائے
گا۔ اس نے فون کے نیچے موجود بٹن پریس کیا اور اسے ڈائریکٹ کر
کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیو ریڈ کلر سٹوڈیو" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"مجھے بلیو اور ریڈ دونوں کلرز کی فلمیں چاہئیں۔ میرا نام رائٹ
ہے اور میں ناراک سے بول رہا ہوں" ...... رائٹ نے کہا۔

"آپ کا فون نمبر کیا ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رائٹ
نے فون نمبر بتا دیا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور رائٹ
نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رائٹ نے
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ رائٹ بول رہا ہوں" ...... رائٹ نے کہا۔

"فون نمبر نوٹ کریں اور آپ کا کوڈ گولڈن اسکائی ہو گا"۔
دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی
ایک فون نمبر بتا دیا گیا اور پھر رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے کریڈل
دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے وہی نمبر پریس کرنے
شروع کر دیئے جو اسے بتائے گئے تھے۔

"اے سیکشن" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی

دی۔

"چیف آف بلیک سٹرپ رائٹ بول رہا ہوں۔ مادام لوسیا سے
بات کراؤ" ...... رائٹ نے کہا۔

"آج کا کوڈ بتائیں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"گولڈن اسکائی" ...... رائٹ نے کہا۔

"او کے۔ ہولڈ کریں" ...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"ہیلو۔ لوسیا بول رہی ہوں" ...... چند لمحوں بعد ایک دلکش
مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجے سے ہی بولنے والی نوجوان لڑکی لگتی
تھی۔

"رائٹ بول رہا ہوں لوسیا" ...... رائٹ نے بڑے بے تکلفانہ
لہجے میں کہا۔

"اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات" ...... لوسیا نے
چونک کر کہا۔

"تمہارے لئے ایک کام بک کیا ہے میں نے" ...... رائٹ نے
کہا۔

"کام۔ اچھا۔ کیا کام ہے" ...... لوسیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس
کے لہجے میں لوچ اور نرمی ویسے ہی تھی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے آدمی علی عمران
کو جانتی ہو" ...... رائٹ نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے بارے میں سن رکھا ہے لیکن تمہیں تو معلوم

ہے کہ بگ ڈاج صرف ایکریمیا تک محدود ہے۔ پاکیشیا میں ہم کام نہیں کر سکتے"...... لوسیانے کہا۔

"یہ عمران جنوبی ایکریمیا آرہا ہے۔ لاپاز میں"...... رائٹ نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔ لیکن کیا یہ کسی مشن کے سلسلے میں آ رہا ہے یا تفریح کرنے"...... لوسیانے کہا۔

"اسرائیل کی ایک خفیہ لیبارٹری لاپاز میں ہے۔ اس کے خاتمے کا مشن لے کر آرہا ہے۔ اس کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی ہو گی لیکن تمہارے لئے صرف عمران ٹارگٹ ہو گا۔ سب کام تم نے کرنا ہے۔ ہم سامنے نہیں آئیں گے۔ ٹارگٹ ہر صورت میں ہٹ ہونا چاہئے۔ یقینی طور پر اور تم نے اسے کنفرم بھی کرنا ہے۔ صرف اطلاع دینے سے بات نہیں بنے گی"...... رائٹ نے کہا۔

"کب پہنچ رہا ہے وہ"...... لوسیانے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں پہنچ بھی گیا ہو یا چند روز بعد آئے"۔ رائٹ نے کہا۔

"ان کی شناخت کیسے ہو گی"...... لوسیانے پوچھا۔

"وہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ ظاہر ہے میک اپ میں ہوں گے البتہ یہ بتا دوں کہ یہ لیبارٹری لاپاز شہر کے شمال مشرق میں واقع طویل میدانی علاقے میں ہے۔ اصل محل وقوع کا تو مجھے بھی علم نہیں ہے اور نہ ہی معلوم ہو سکتا ہے"...... رائٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اتنا ہی کافی ہے۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے" لوسیانے کہا۔

"کتنی رقم میں بات ہو گی"...... رائٹ نے پوچھا۔

"پچاس لاکھ ڈالرز"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا معاوضہ کم نہیں ہو سکتا۔ ایک آدمی کے لئے تو یہ بہت بڑی رقم ہے"...... رائٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ تم بھی اس عمران کی اہمیت سمجھتے ہو اور میں بھی۔ اگر ہم ٹارگٹ ہٹ نہ کر سکے تو عمران ہمارے سیکشن کو ختم بھی کر سکتا ہے اس لئے پچاس لاکھ ڈالرز زیادہ نہیں ہیں"...... لوسیانے جواب دیا۔

"اوکے۔ اکاؤنٹ نمبر بتا دو تاکہ نقد رقم بھجوائی جا سکے"۔ رائٹ نے کہا تو دوسری طرف سے اکاؤنٹ نمبر کی تفصیل بتا دی گئی۔

"اوکے۔ پہنچ جائے گی رقم"...... رائٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے صدر اسرائیل کا نمبر پریس کر دیا۔ پھر ملٹری سیکرٹری کے ذریعے اس کی بات صدر اسرائیل سے ہو گئی تو رائٹ نے انہیں پوری تفصیل بتا دی۔ البتہ اس نے رقم اسی لاکھ ڈالرز بتائی۔

"عمران کے خاتمے کے لئے ہم پچاس کروڑ ڈالرز بھی ادا کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ لوگ ایسا کر بھی سکیں گے یا نہیں"...... صدر نے کہا۔

"جناب ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ سو فیصد ٹارگٹ کو ہٹ کرنے میں مشہور ہیں"...... رائٹ نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ آپ کے سپیشل بینک میں رقم ٹرانسفر کر دی جائے گی۔ آپ انہیں ادا کر دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے یقین تھا کہ اے سیکشن عمران کا خاتمہ کرنے میں بہرحال کامیاب ہو جائے گا اور اگر نہ بھی کر سکا تب بھی ایک ماہ تک وہ اسے بہرحال الجھائے رکھے گا اور اس دوران تحقیقاتی کام مکمل ہو جائے گا۔

عمران نے کار اس رہائشی پلازہ کی پارکنگ میں روکی جس میں جولیا کا فلیٹ تھا اور کار سے اتر کر جب اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ پارکنگ میں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں کی کاریں موجود تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ تینوں بھی جولیا کے فلیٹ میں موجود تھے۔ عمران نے اپنے فلیٹ سے جولیا کو فون کر کے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہہ دیا تھا کہ وہ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو کال کر لے تاکہ وہ انہیں نئے کیس کے بارے میں بریف کر سکے اور اس کے بعد وہ یہاں آنے کے لئے روانہ ہو گیا تھا لیکن وہ براہ راست یہاں آنے کی بجائے جان بوجھ کر ایک ہوٹل میں چلا گیا اور وہاں اس نے اطمینان سے ایک گھنٹہ کافی پینے میں گزار دیا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ سب فلیٹ میں بیٹھے اس کا کچھ دیر انتظار کریں اس کے بعد وہ وہاں جائے ۔ تھوڑی دیر بعد اس ۔ نے کال

بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

" کون ہے "...... ڈور فون سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

" منکہ مسمی علی عمران ولد سر عبدالرحمن ...... " عمران نے اپنا خصوصی تعارف کرانا شروع کیا ہی تھا کہ کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی فون کا رابطہ ختم ہو گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو صفدر دروازے پر موجود تھا۔

" ارے کمال ہے ۔ کیا تمہارے گلے کی گراریاں تبدیل ہو گئی ہیں "...... عمران نے صفدر کو دیکھتے ہی چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" گراریاں ۔ کیا مطلب "...... صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ڈور فون پر تو تمہاری آواز نسوانی تھی ۔ مجھے تو یوں لگا جیسے کوئی انتہائی خوبصورت خاتون بول رہی ہے لیکن اب دروازہ کھلا تو تمہاری خرانٹ شکل نظر آئی ہے "...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ خرانٹ شکل کیا ہوتی ہے عمران صاحب "...... صفدر نے دروازہ بند کر کے عمران کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔

" خرانٹ کا مطلب ہے ٹاپ تجربہ کار اور خرانٹ شکل اس آدمی کی ہوتی ہے جو چار پانچ بار رنڈوا ہو چکا ہو "...... عمران نے ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا جہاں کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے جبکہ

جولیا شاید کچن میں تھی۔

" تو پھر میں کیسے خرانٹ ہو گیا ۔ میری تو ابھی ایک بھی شادی نہیں ہوئی "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" طویل عرصے تک اگر کسی کی شادی نہ ہو تو اس کی شکل بھی خرانٹ ہو جاتی ہے ۔ جیسے تنویر ۔ تم نے دیکھا نہیں کہ یہ کس قدر خرانٹ میرا مطلب ہے تجربہ کار چہرہ ہے کہ دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ سینکڑوں سالوں کا تجربہ اس کے چہرے کی ایک ایک سلوٹ میں دفن ہے "...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" تم میرے بارے میں فضول باتیں مت کیا کرو ۔ تم نے کبھی اپنی شکل دیکھی ہے آئینے میں "...... تنویر نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" روز دیکھتا ہوں ۔ انتہائی بھولا بھالا سا چہرہ نظر آتا ہے " ۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو اس بار تنویر بھی ہنس پڑا۔ اسی لمحے جولیا ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی ۔ ٹرے میں کافی کی پیالیاں موجود تھیں ۔ اس نے ایک ایک پیالی سب کے سامنے رکھی اور خود وہ کرسی پر بیٹھ گئی ۔

" ہاں ۔ اب بتاؤ کیا مشن ہے "...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" پہلے کافی پی لوں "...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور کافی کی پیالی اٹھالی۔

"اس نے پہلے کبھی بتایا ہے جو اب بتائے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"نہیں ۔ اب میں واقعی سب کچھ بتا دوں گا کیونکہ یہ میرا تم لوگوں کے ساتھ آخری مشن ہے اس لئے میں تمہارے سابقہ گلے شکوے دور کر دینا چاہتا ہوں "...... عمران نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔
"کیا کہہ رہے ہو ۔ آخری مشن ۔ یہ کیا بکواس ہے ۔ ایسی منحوس باتیں کیوں منہ سے نکالتے ہو"...... جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔
"تم نے چیف کو کہا ہے کہ عمران کو ساتھ بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ تم لوگ خود ہی یہ مشن مکمل کر سکتے ہو ۔ چونکہ چیف اصول پسند ہے اور وہ پہلے ہی مجھے مشن کو لیڈ کرنے کا کہہ چکا تھا اس لئے اس نے تمہاری بات نہیں مانی اور مجھے اس نے فون کر کے کہہ دیا کہ اب ممبرز میری شمولیت کو برداشت نہیں کرتے اس لئے ایک تو میں اس مشن میں انتہائی سنجیدہ رہوں گا اور دوسری بات یہ کہ اب میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے آخری مشن پر جاؤں گا۔ اس کے بعد مجھے کوئی مشن نہیں دیا جائے گا"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"چھوڑو اسے ۔ ایسا نہیں ہو سکتا ۔ چیف ایسا نہیں کہہ سکتا ۔ تم

چونکہ ہمیں مشن کے دوران زچ کر دیتے ہو اس لئے میں نے یہ بات کی تھی ۔ اس سے میرا ہرگز یہ مقصد نہیں تھا کہ چیف تمہیں آئندہ ہائر نہ کرے "...... جولیا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"جو کچھ بھی ہوا ہے بہرحال ہو گیا ہے اور یہ میرا آپ لوگوں کے ساتھ آخری مشن ہے ۔ اس کے بعد میں نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے ۔ میں خود ہی اس بارے میں فیصلہ کر لوں گا"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔
"عمران صاحب ۔ اس سے پہلے تو آپ کبھی اس قدر سنجیدہ نہیں ہوئے ۔ اس بار کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... صفدر نے کہا۔
"ہاں ۔ اب جبکہ میرے اپنے ساتھیوں نے مجھے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے تو اب مجھے بہرحال سنجیدہ ہونا پڑے گا اور پھر تم جانتے ہو کہ چیف اصول پسند ہے اور اس نے اصول کے تحت مجھے وارننگ دی ہے اس لئے اب یہ باب تو ہمیشہ کے لئے بند سمجھو"۔ عمران نے کہا۔
"میں خود چیف سے بات کر لیتی ہوں"...... جولیا نے کہا۔
"نہیں مس جولیا ۔ آپ کو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ عمران صاحب اس وقت غصے میں ہیں ۔ آپ دیکھیں گی کہ جلد ہی یہ سب کچھ بھول کر دوبارہ نارمل ہو جائیں گے "...... صفدر نے کہا۔
"نہیں ۔ عمران جو بات کرتا ہے اس پر وہ عمل بھی کرتا ہے"۔ تنویر نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی بے

اختیار مسکرا دیئے۔

" تم خاموش رہو "...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" عمران صاحب۔ آپ مشن کے بارے میں تفصیل بتا رہے تھے "۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر آصف کے اغوا اور پھر اس کی واپسی تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

" ڈاکٹر آصف کے مطابق یہ لیبارٹری لاپاز کے شمال مشرقی میدانی علاقے میں زیر زمین خفیہ انداز میں موجود ہے اور اس میں ایسا ہتھیار تیار ہو رہا ہے جو پاکیشیا اور تمام مسلم ممالک کی زمین کی تہوں میں موجود تیل اور پانی سب کچھ غائب کر دے گا۔ اس کے بعد تم خود سمجھ سکتے ہو کہ مسلم ممالک کا کیا حشر ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" کیا ڈاکٹر آصف نے وہ سائنسی رکاوٹ دور کر دی ہے جس کی وجہ سے انہیں اغوا کر کے لے جایا گیا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ ان کے ذہن سے تمام معلومات مشین کے ذریعے پہلے ہی حاصل کر لی گئی تھیں۔ اس کے بعد وہ مجبور تھے کہ ان کی مرضی کے مطابق کام کریں۔ ویسے بھی انہیں واپسی کے بارے میں کوئی توقع نہ تھی لیکن قدرت نے چونکہ یہ اطلاع ہم تک پہنچانی تھی

اس لئے وہ وہاں سے اس طرح نکل کر پاکیشیا پہنچ گئے جیسے سیاح ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" اب ہم نے کیا کرنا ہے۔ کیا اس لیبارٹری کو ٹریس کر کے تباہ کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہی ہمارا مشن ہے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر آصف کے پاکیشیا پہنچنے کی اطلاع لامحالہ اسرائیلی اور ایکریمین حکام تک پہنچ چکی ہو گی اور وہ جانتے ہیں کہ اس لیبارٹری میں تیار ہونے والے ہتھیار کی تفصیل معلوم ہوتے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کی تباہی کے لئے فوراً لاپاز پہنچ گی۔ ایسی صورت میں وہاں ہمارے مقابلے پر کون ہو سکتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اسرائیلی ایجنٹ ہو سکتے ہیں اور ایکریمین بھی "...... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ کیا یہ حتمی طور پر معلوم ہو سکتا ہے کہ وہاں کیا پوزیشن ہے تاکہ ہم اس پوزیشن کو سامنے رکھ کر کام کریں"۔ صفدر نے کہا۔

" تم پوزیشن کو چھوڑو اور وہاں چلو۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اگر ہم یہاں بیٹھے پوزیشنیں چیک کرتے رہے تو لیبارٹری میں کام مکمل ہو جائے گا اور پھر پاکیشیا کے پندرہ کروڑ عوام پیاس سے ہی مر

جائیں گے "...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تنویر درست کہہ رہا ہے۔ یہ بلائنڈ مشن ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" نہیں ۔ اس طرح احمقانہ انداز میں وہاں جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ لاپاز میں آدھی سے زیادہ آبادی اسرائیلی اور ایکریمین ایجنٹوں سے بھر دی گئی ہو گی۔ ہمیں اس سلسلے میں پوری تیاری سے جانا ہو گا "...... جولیا نے کہا۔

" لیبارٹری کو ٹریس کرنا ہو گا اور پھر اسے تباہ کرنا ہو گا اور یہ کام ظاہر ہے وہاں لاپاز میں رہ کر ہی کرنا پڑے گا اور اس میں کافی وقت لگے گا "...... صفدر نے کہا۔

" اگر عمران صاحب چاہیں تو یہ کام یہاں بیٹھے بیٹھے بھی ہو سکتا ہے "...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

" تمہارا مطلب ہے کہ عمران یہاں بیٹھے بیٹھے لیبارٹری کو ٹریس کر کے تباہ بھی کر سکتا ہے "...... جولیا نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ میرا مطلب ہے کہ لیبارٹری کا محل وقوع بھی عمران صاحب یہاں بیٹھے بیٹھے ٹریس کر سکتے ہیں اور یہ بھی معلوم کر سکتے ہیں کہ وہاں ہمارے مقابل کون سی ایجنسی کو ہائر کیا گیا ہے "۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" وہ کیسے ۔ کیا اسے الہام ہوتا ہے "...... جولیا نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

" عمران صاحب کے تعلقات دنیا کے ہر حصے میں ہیں۔ یہ کہیں نہ کہیں سے فون پر ہی معلومات حاصل کر سکتے ہیں "...... کیپٹن شکیل اپنی بات پر مصر تھا۔

" کیا تم ایسا کر سکتے ہو "...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ کیوں نہیں "...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

" تو پھر کرو۔ خاموش کیوں بیٹھے ہو "...... جولیا نے کہا۔

" سوری ۔ میرا یہ تمہارے ساتھ آخری مشن ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ یہ جلد ختم ہو جائے ورنہ تو میں اس لیبارٹری کو یہاں بیٹھے بیٹھے تباہ کر سکتا ہوں "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ آپ چاہتے ہیں کہ یہ واقعی آخری مشن ثابت ہو آپ کا اور ہمارا "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب چونک پڑے ۔

" کیا مطلب ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو "...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" عمران صاحب اس مشن کے دوران ہی ہم سے ہمیشہ کے لئے پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں اس لئے یہ ہمیں وہاں لے جا کر بھڑکتی آگ میں جھونک دینا چاہتے ہیں "...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔ عمران ایسا نہیں کر سکتا ۔ کیوں عمران" ...... جولیا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"بالکل نہیں کر سکتا ۔ میں کیسے کر سکتا ہوں ۔ البتہ یہ بات فائنل ہے کہ یہ میرا تمہارے ساتھ آخری مشن ہے" ...... عمران نے کہا تو جولیا نے یکلخت ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن صفدر نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

"کیا مطلب ۔ ہاتھ ہٹاؤ" ...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا ۔ آپ خواہ مخواہ جذباتی ہو رہی ہیں۔ آپ نے اگر چیف کو فون کر دیا تو پھر ہو سکتا ہے کہ چیف ٹیم ہی بدل دے لیکن عمران صاحب کو وہ مشن سے نہیں ہٹا سکتے کیونکہ یہ مشن جس انداز کا ہے اسے عمران صاحب ہی ڈیل کر سکتے ہیں" ...... صفدر نے کہا۔

"لیکن اس کا تو دماغ ہی آسمان پر ہے ۔ میں واقعی چیف سے کہتی ہوں کہ یا تو وہ عمران کو روک دے یا پھر ٹیم بدل دے ۔ میں اس ماحول میں کام نہیں کر سکتی" ...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ البتہ اس نے رسیور واپس رکھ دیا تھا۔

"عمران صاحب ۔ اب اگر آپ کی انا کو تسکین مل گئی ہو تو پلیز آپ پاکیشیا اور مسلم ممالک کے کروڑوں اربوں مسلمانوں کے مستقبل کے بارے میں سوچیں" ...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم لوگ خواہ مخواہ ٹچی ہو رہے ہو ۔ یہاں بیٹھے کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہمیں فوری لاپاز پہنچنا ہو گا۔ پھر وہاں جا کر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ تم سب تیاری کرو کل ہم نے یہاں سے روانہ ہو جانا ہے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سب کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران نے یہ سب کچھ صرف انہیں تنگ کرنے کے لئے کہا ہے ورنہ وہ مشن پر کام کرنے کے لئے ذہنی طور پر پوری طرح آمادہ ہے۔

ہال نما کمرے میں ایک بڑی سی میز کے گرد چار افراد موجود تھے جن میں سے تین مرد تھے اور ایک نوجوان لڑکی تھی۔ وہ چاروں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ایک دوسرے سے قطعی اجنبی ہوں۔ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی جس نے شوخ رنگ کے کپڑے کا اور جدید تراش کا سکرٹ پہن رکھا تھا اندر داخل ہوئی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ایک سائیڈ پر موجود اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

"اے سیکشن کو ایک انتہائی اہم مشن ملا ہے اور یہ میٹنگ اس مشن کے سلسلے میں کال کی گئی ہے"...... سب سے آخر میں آنے والی لڑکی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"ہمارے لئے ہر مشن اہم ہوتا ہے مادام لوسیا۔ آپ فرمائیں کیا مشن ہے"...... ایک ادھیڑ عمر خشک چہرے والے آدمی نے خشک لہجے میں کہا۔

"آپ سب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ علی عمران کو تو جانتے ہوں گے"...... لوسیا نے کہا تو وہ چاروں خاموش بیٹھے افراد بے اختیار اچھل پڑے۔ ان سب کے چہروں پر زلزلے کے سے آثار نمودار ہو گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ہے۔ لیکن ہمارا دائرہ کار تو ایکریمیا تک محدود ہے"۔ دوسرے نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ لاپاز پہنچنے والا ہے یا پہنچ چکا ہے اور یہ مشن صرف عمران کے خلاف ہے۔ ہم نے اس عمران کا خاتمہ کرنا ہے اور یہ بھی سن لو کہ یہ مشن اسرائیلی حکومت کا ہے"۔ لوسیا نے کہا۔

"یہ واقعی انتہائی اہم مشن ہے۔ عمران دنیا کا سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے"...... اس بار اس ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"ہم نے ٹارگٹ ہٹ کرنا ہے۔ تم میں سے کس کا نیٹ ورک لاپاز میں موجود ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"میرا ہے میڈم"...... خاموش بیٹھی ہوئی لڑکی نے کہا۔

"تو پھر یہ مشن تم نے مکمل کرنا ہے۔ کیا تم اس کے لئے تیار ہو ڈیاگی"...... لوسیا نے کہا۔

"یس میڈم۔ یہ میرے لئے خوش خبری ہے میڈم"...... ڈیاگی

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او کے ۔ میٹنگ برخاست ۔ ڈیاگی تم میرے ساتھ آؤ" ۔ لوسیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میڈم ۔ کیا ڈیاگی کے ساتھ آپ بھی اس مشن میں شامل رہیں گی"...... ایک نوجوان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ کیوں"...... لوسیا نے چونک کر کہا۔

"پھر ٹھیک ہے ورنہ یہ عمران اکیلی ڈیاگی کے بس کا روگ نہیں ہے"...... اس نوجوان نے کہا۔

"یہ تمہاری بھول ہے سٹرنگ ۔ میں عمران کو ایسا ناچ نچاؤں گی کہ دنیا اس کا تماشہ دیکھے گی ۔ میں ایکریمین سرکاری ایجنسی میں رہتے ہوئے پہلے بھی ایک مشن میں اس سے ٹکرا چکی ہوں اور وہ مشن چونکہ ایسا تھا کہ میں کھل کر سامنے نہ آسکتی تھی اس لئے میں نے اس کے خلاف فائنل ایکشن نہیں لیا تھا ورنہ وہ اس وقت ہی میرے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہوتا"...... ڈیاگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے" ۔ سٹرنگ نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ باقی ساتھیوں سمیت دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ ڈیاگی اور لوسیا ایک دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گئیں ۔ چند لمحوں بعد وہ ایک آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں موجود تھیں

"ڈیاگی ۔ سٹرنگ ٹھیک کہہ رہا ہے ۔ عمران کے خلاف مشن کو ہم نے آسان نہیں لینا ۔ یہ شخص ہزار آنکھیں رکھنے والا عفریت ہے ۔

ہمارے لئے سب سے بہتر بات یہ ہے کہ اسے ہمارے بارے میں علم تک نہ ہو گا کہ ہم اس کے خلاف کام کر رہے ہیں اس لئے وہ مار کھا جائے گا لیکن اگر اسے معمولی سا بھی شک پڑ گیا تو پھر وہ ٹیڑھی کھیر ثابت ہو سکتی ہے"...... لوسیا نے ڈیاگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میڈم ۔ آپ اسے مجھ پر چھوڑ دیں ۔ لاپاز میں میرا نیٹ ورک اس قدر منظم اور مضبوط ہے کہ عمران کو ایک لمحے میں ہلاک کیا جا سکتا ہے ۔ صرف اس کی شناخت ہونے کی دیر ہے اور اگر آپ اجازت دیں تو یہ کام بھی آسانی سے ہو سکتا ہے"...... ڈیاگی نے کہا۔

"کیسی اجازت"...... لوسیا نے چونک کر پوچھا۔

"میں لاپاز پر ایکسن ریز سیٹلائٹ کے ذریعے پھیلا دیتی ہوں ۔ اس طرح پورے لاپاز میں اگر کوئی آدمی میک اپ میں ہو گا تو مارک ہو جائے گا اور اس کا اصل چہرہ بھی سکرین پر آ جائے گا ۔ اس طرح عمران کو آسانی سے شناخت کیا جا سکتا ہے ۔ اس کے بعد اس کی موت سیکنڈوں کی بات رہ جائے گی"...... ڈیاگی نے کہا۔

"لیکن تم کب تک یہ ریز پورے لاپاز پر پھیلائے رکھو گی ۔ نجانے یہ عمران کب آتا ہے ۔ ایک روز میں یا پھر ایک ہفتے بعد" ۔ لوسیا نے کہا۔

"اوہ ۔ واقعی ۔ پھر دوسری صورت میں صرف چیکنگ ہی کی جا سکتی ہے"...... ڈیاگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم لاپاز میں داخل ہونے والے تمام راستوں کی پکٹنگ کرا دو

اور پھر جس پر تمہیں شک ہو اسے اغوا کر کے اس کی چیکنگ کراؤ۔ ہو سکتا ہے کہ عمران اکیلا نہ آئے بلکہ اس کے ساتھ پورا گروپ ہو اس لئے تم نے اکیلے آدمی کو بھی چیک کرنا ہے اور گروپ کو بھی"...... لوسیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔اب ایسا ہی کیا جائے گا۔ویسے ہمیں اس طرح تو بڑی مشکل پیش آئے گی البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ساحل سمندر کی طرف سے اور ایئر پورٹ پر ہم فوری طور پر چیکنگ کیمرے نصب کرا دیں۔ اس طرح آسانی ہو جائے گی"...... ڈیاگی نے کہا۔

"لیکن اگر وہ لاپاز میں سڑک کے راستے داخل ہوئے تو"۔ لوسیا نے کہا۔

"تو وہاں بھی یہی انتظام ہو سکتا ہے"...... ڈیاگی نے کہا۔

"اوکے۔ یہ ٹھیک ہے لیکن اب میری بات سن لو کہ تم نے عمران کو ٹریس کرتے ہی اس پر حملہ نہیں کر دینا۔ تم نے مجھے فوری طور پر اطلاع دینی ہے۔ اس کے بعد اس عمران کو ہلاک کرنے کا منظم پلان بنایا جائے گا"...... لوسیا نے کہا۔

"کیا آپ ہیڈ کوارٹر میں رہیں گی"...... ڈیاگی نے کہا۔

"ہاں"...... لوسیا نے کہا۔

"اوکے میڈم۔آپ کو فوری اطلاع کر دی جائے گی"...... ڈیاگی نے کہا تو لوسیا اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے اٹھتے ہی ڈیاگی بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

لاپاز سے ملحق بڑے شہر لیما میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ سب اس وقت ایکریمین میک اپ میں تھے اور ان کے پاس جو کاغذات تھے ان کی رو سے وہ ایکریمیا کی ریاست الباما کے رہائشی تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت طویل ہوائی سفر کرنے کے بعد آج صبح لیما پہنچا تھا اور پھر وہ اس ہوٹل میں کمرے لے کر یہاں پہنچ گئے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں کو یہاں چھوڑ کر چلا گیا تھا اور پھر اس کی واپسی اب سے آدھا گھنٹہ پہلے ہوئی تھی۔ اس دوران اس کے سارے ساتھی اپنے کمروں میں طویل سفر سے ہونے والی تھکاوٹ دور کرتے رہے تھے۔ البتہ عمران کی آمد کے بعد انہوں نے ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں مل کر کھانا کھایا اور پھر وہ سب عمران کے کمرے میں اکٹھے ہو گئے تھے۔ عمران کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

"عمران صاحب ۔ آپ بے حد سنجیدہ نظر آ رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ کہیں منہ سے نکلے ہوئے الفاظ پورے نہ ہو جائیں"...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب ۔ کون سے الفاظ"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"وہی آخری مشن والے کیونکہ یہاں پہنچ کر جو حالات سامنے آئے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایسا ممکن ہو سکتا ہے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو اس کے سب ساتھیوں کے چہروں پر سنسنی سی پھیلتی چلی گئی کیونکہ عمران کو انہوں نے کٹھن سے کٹھن حالات میں بھی اس طرح سنجیدہ نہیں دیکھا تھا۔

"کیسے حالات ۔ ہمیں بتاؤ"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ اسرائیل نے صرف مجھے ہلاک کرنے کا ٹارگٹ کسی کو دیا ہے اور اب لاپاز میں میری ہلاکت کے لئے خاص انتظام کیا جا چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے عمران صاحب ۔ آپ یہیں رک جائیں ۔ ہم جا کر مشن مکمل کر لیتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں موت سے ڈر کر چھپ کر بیٹھ جاؤں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے تفصیل بتاؤ کہ کیا ہوا ہے اور کیسے حالات ہیں"۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"بگ ڈاج نام کی کوئی خفیہ تنظیم ہے جس کا اے سیکشن انتہائی ٹاپ سیکرٹ ایجنٹوں پر مشتمل ہے اور اس اے سیکشن کو میری موت کا باقاعدہ ٹارگٹ دیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیسے معلوم ہوئی ہے یہ بات"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ناراک میں اسرائیلی ایجنسی کی ایک خفیہ تنظیم کام کرتی ہے جس کا نام بلیک سٹریپ ہے ۔ اس کا انچارج رائٹ نامی آدمی ہے۔ چونکہ یہ لیبارٹری اسرائیلی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ رائٹ کو اس بارے میں تفصیلات کا علم ہو گا۔ چنانچہ میں نے یہاں پہنچ کر ناراک کی ایک ایسی ایجنسی کو کال کیا جو رائٹ کے بارے میں تفصیلات اور معلومات مہیا کر سکتی تھی۔ اس نے ابتدائی طور پر جو معلومات مہیا کی ہیں وہ میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دی ہیں۔ اب وہ فائنل معلومات اکٹھی کر رہے ہیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھا کر بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"رالف بول رہا ہوں ناراک سے "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔کیا رپورٹ ہے "...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل ۔لاپاز میں اے سیکشن کی ڈیاگی آپ کے خلاف کام کر رہی ہے اور پورے لاپاز میں آپ کی تلاش کی جا رہی ہے۔ داخلے کے ہر مقام پر ایس تھری کیمرے نصب کر دیئے گئے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیبارٹری کے بارے میں کیا رپورٹ ہے "...... عمران نے کہا۔

"لیبارٹری کے بارے میں نہ ہی رائٹ کو علم ہے اور ہی بگ ڈاج کے اے سیکشن کو ۔صرف اتنا ہی معلوم ہوا ہے کہ یہ لیبارٹری لاپاز کے شمال مشرقی علاقے میں ہے ۔ اس سے زیادہ باوجود کوشش کے معلوم نہیں ہو سکا"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"یہ ڈیاگی خود کہاں ہے "...... عمران نے کہا۔

"لاپاز کی سن شائن کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے بلاک میں اس کا ہیڈ کوارٹر ہے "...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔شکریہ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم یہیں رکو ۔ہم جا کر اس ڈیاگی کا دماغ ٹھکانے لگاتے ہیں۔ پھر تم آجانا"...... جولیا نے کہا۔

"ایس تھری کیمرے میک اپ چیک کرتے ہیں اور تم سب میک اپ میں ہو اور یہ لوگ تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ عام مجرم نہیں ہیں اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ انہیں بھی اس لیبارٹری کے بارے میں علم نہیں ہے جبکہ ہمارا ٹارگٹ لیبارٹری ہے اور ہمارے پاس وقت بھی بے حد کم ہے۔ اگر ہم ان لوگوں کے ساتھ الجھ گئے تو وہ مسلم ڈیتھ نامی ہتھیار تیار ہو جائے گا اور اس کے بعد جو ہو گا اس کا علم تمہیں بھی ہے اور مجھے بھی اس لئے ہم نے ساری توجہ اس لیبارٹری کی طرف رکھنی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن عمران صاحب ۔لیبارٹری بہرحال لاپاز میں ہے لیکن جب تک ان لوگوں کا خاتمہ نہیں کیا جائے گا اس وقت تک ہم لیبارٹری پر بھی اطمینان سے کام نہیں کر سکیں گے "...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ میں تنویر اور کیپٹن شکیل اس ڈیاگی کا خاتمہ کر دیں جبکہ عمران، صفدر کے ساتھ مل کر لیبارٹری کے خلاف کام کرے "...... جولیا نے کہا۔

"یس مس جولیا ۔یہ سب سے بہتر تجویز ہے "...... خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

"اس مشن کا انچارج تنویر کو بنانا چاہئے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔مس جولیا لیڈر رہیں گی ۔ان کی موجودگی میں، میں لیڈر

کیسے بن سکتا ہوں۔ہاں البتہ تم مجھے اکیلا اس مشن پر بھیج دو او
باقی تم سب اکٹھے دوسرے مشن پر کام کرو تو پھر دیکھو میں ان
ایجنٹوں کا کیا حشر کرتا ہوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ فضول باتیں بند کرو۔ہمارے پاس فضول باتوں کے لئے
وقت نہیں ہے ۔ عمران تم ایس تھری کیمروں سے بچنے کے لئے کیا
کروگے "...... جولیا نے کہا۔

" سپیر ملا میک اپ ایس تھری کیمرے چیک نہیں کر سکتے"۔
عمران نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ پھر ہمیں فوری روانہ ہو جانا چاہئے ۔ تم ہمارا بھی میک
اپ کر دو "...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلایا اور پھر
میز پر موجود کاغذ اٹھا کر اس نے اس پر لسٹ بنانا شروع کر دی۔

" صفدر ۔ یہ کاغذ لو اور کسی بھی بڑے ڈیپارٹمنٹل سٹور سے یہ
سامان لے آؤ اور کیپٹن شکیل تم تنویر کے ساتھ جا کر مارکیٹ سے
ضروری اسلحہ لے آؤ۔وہاں لاپاز میں شاید اسلحہ خریدنے کا وقت ہی نہ
ملے "...... عمران نے کہا تو سب سرہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے
تو عمران نے رسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

" یس ۔انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

" ایئرپورٹ کا نمبر دیں "...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے
نمبر بتا دیا گیا اور پھر عمران نے ایئرپورٹ کی انکوائری سے لاپاز جانے

والی فلائٹس کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ
لاپاز کے لئے چھوٹے جہاز ہر دو گھنٹے بعد جاتے رہتے ہیں اور انہیں
آسانی سے سیٹیں مل سکتی ہیں تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں
رسیور رکھ دیا۔

" تم نے وہاں پہنچ کر ڈیاگی کو اس انداز میں کور کرنا ہے کہ اس
کا سارا نیٹ ورک سامنے آجائے ورنہ صرف ایک عورت کے خاتمے
سے معاملہ ختم نہیں ہو گا"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر
کہا۔

" مجھے معلوم ہے ۔ تم بے فکر رہو "...... جولیا نے کہا تو عمران
نے اس انداز میں سرہلا دیا جیسے اسے جولیا کی بات سن کر بے حد
اطمینان ہو گیا ہو۔

ڈیاگی اپنے ہیڈ کوارٹر کے آفس میں موجود تھی کہ سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈیاگی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ڈیاگی بول رہی ہوں"...... ڈیاگی نے کہا۔

"لیما سے رابرٹ بول رہا ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو ڈیاگی بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ تم۔کیا بات ہے۔کیوں کال کی ہے"...... ڈیاگی نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کا مطلوبہ گروپ یہاں موجود ہے میڈم۔عمران اور اس کے ساتھی ایک عورت اور تین مرد"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیما میں۔کیسے معلوم ہوا"...... ڈیاگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈم لوسیا کا خیال تھا کہ عمران کبھی براہ راست لاپاز نہیں آئے گا کیونکہ اس کی فطرت ہے کہ وہ ٹارگٹ پر پہنچنے سے پہلے اس کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرتا ہے اس لئے میڈم لوسیا نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں یہاں پوری طرح ہوشیار رہوں اور میں نے یہاں تقریباً ہر ہوٹل میں نیٹ ورک قائم کر دیا تھا اور پھر یہاں کے ہوٹل سٹائلش سے اطلاع ملی کہ یہاں ایسا گروپ پہنچا ہے جس پر ان لوگوں کا شک کیا جا سکتا ہے۔میں نے ان کے کمروں میں خصوصی انتظامات کر دیئے۔ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کمرے میں ایک فون کال آئی اور اس کا ٹیپ بھی میرے پاس پہنچ گیا اور وہاں جو گفتگو ہوئی اس کی تفصیل بھی مجھے مل گئی ہے اور یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ یہ وہی گروپ ہے"۔رابرٹ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تفصیل ہے"...... ڈیاگی نے کہا۔

"میں پوائنٹس بتا دیتا ہوں۔اس فون کال میں جو ناراک سے کی گئی ہے انہیں بتایا گیا ہے کہ آپ ایس تھری کیمروں سمیت وہاں چیکنگ کئے ہوئے ہیں اور آپ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی گئی ہے اور عمران نے اپنے ساتھیوں کے دو گروپ بنائے ہیں۔ایک گروپ اس عمران اور اس کے ایک ساتھی کا ہے جس کا نام صفدر لیا گیا ہے۔یہ دونوں لاپاز پہنچ کر لیبارٹری کو ٹریس کریں گے جبکہ ایک عورت جس کا نام جولیا لیا گیا ہے اس کے دو

ساتھی جن کے نام تنویر اور کیپٹن شکیل ہیں، کے ساتھ آپ کے خلاف کام کریں گے اور کیمروں سے بچنے کے لئے وہ سپیشل میک اپ کرنے والے ہیں۔ اس طرح بقول عمران کے ایس تھری کیمرے میک اپ چیک نہیں کر سکیں گے"...... رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ڈیاگی بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ سپیشل میک اپ۔ اوہ۔ یہ لوگ تو واقعی بے حد خطرناک ہیں۔ لیکن انہیں یہ سب معلومات کس نے مہیا کی ہیں"۔ ڈیاگی نے کہا۔

"میں نے پہلے بتایا ہے میڈم کہ عمران کو ناراک سے کال آئی تھی۔ کوئی معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"تم نے اس کال کا مرکز معلوم کیا ہے"...... ڈیاگی نے کہا۔

"نہیں میڈم۔ شہر سے باہر کی کالوں کو اس انداز میں چیک کئے جانے کا ہمارے پاس کوئی انتظام نہیں ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"یہ لوگ اب کب اور کس میک اپ میں وہاں سے روانہ ہوں گے"...... ڈیاگی نے پوچھا۔

"ابھی وہ لوگ ہوٹل میں ہی ہیں۔ جب یہ باہر نکلیں گے تو ہم ان کے نئے میک اپ چیک کریں گے اور پھر ایئرپورٹ پر ہی بتایا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ کس فلائٹ سے لاپاز پہنچ رہے ہیں"...... رابرٹ

نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم مجھے اس بارے میں تفصیلی اطلاع دو گے تاکہ میں ان کا مناسب بندوبست کر سکوں"...... ڈیاگی نے کہا۔

"مادام۔ ایک درخواست ہے"...... دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا تو ڈیاگی چونک پڑی۔

"کیسی درخواست۔ کھل کر بات کرو"...... ڈیاگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ میں نے بلیک ایجنسی میں بطور تھرڈ ایجنٹ کام کیا ہے۔ میں پاکیشیائی ایجنٹوں کی کارکردگی کے بارے میں جانتا ہوں۔ یہ لوگ حد درجہ تیز، شاطر اور فعال ہیں اور آج تک ان کے بچ نکلنے کی اصل وجہ بھی یہی ہوتی ہے کہ انہیں بے ہوش کر کے باندھ کر ہوش میں لایا جاتا ہے اور یہ لوگ ناممکن سچوئیشن کو بھی ممکن بنا لیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سارا سین ہی تبدیل ہو جاتا ہے اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ انہیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہ دیں اور گولیوں سے اڑا دیں۔ تب تو ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے ورنہ نہیں"...... رابرٹ نے کہا۔

"یہ کام تو تم لیما میں خود بھی کر سکتے ہو"...... ڈیاگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے میڈم لوسیا سے درخواست کی تھی کہ وہ مجھے ان کے خاتمے کی اجازت دے دیں لیکن انہوں نے کہا کہ چونکہ مشن آپ کو

دیا جا چکا ہے اس لئے اب یہ اصول کے خلاف ہے کہ میں ایسا کروں"۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم بے فکر رہو۔ تمہاری درخواست پر پورا پورا عمل ہو گا"...... ڈیاگی نے کہا۔

"تھینک یو میڈم۔ پھر یقیناً کامیابی آپ کے قدم چومے گی"۔ رابرٹ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھے تفصیلی معلومات دینی ہیں۔ میں تمہاری طرف سے اطلاعات کی منتظر رہوں گی اور ایک بات میں بھی تمہیں بتا دوں کہ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے بھی ہوشیار رہنا ہے۔ اگر ان لوگوں کو معمولی سا شک بھی ہو گیا تو یہ پھر غائب ہو جائیں گے"۔ ڈیاگی نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں میڈم۔ اسی لئے اس تمام چیکنگ کے لئے راکسی میڈاس استعمال کی جا رہی ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بہرحال میں تمہاری کال کی منتظر رہوں گی"...... ڈیاگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انتھونی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیاگی بول رہی ہوں انتھونی"...... ڈیاگی نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ایئرپورٹ پر تمہارے کتنے آدمی موجود ہیں"۔ ڈیاگی نے کہا۔

"چار ہیں میڈم۔ جن میں سے دو ایس تھری کیمروں کو آپریٹ کر رہے ہیں جبکہ دو ان کی حفاظت کے لئے موجود ہیں"...... انتھونی نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی ایسے میک اپ میں لیما سے بائی ایئر لاپاز پہنچ رہے ہیں جنہیں ایس تھری کیمرے چیک ہی نہ کر سکیں گے"۔ ڈیاگی نے کہا۔

"اوہ میڈم۔ پھر"...... انتھونی نے چونک کر کہا۔

"لیما میں اے سیکشن کا ایجنٹ موجود ہے۔ اس نے انہیں مارک کر لیا ہے اور وہ ہمیں ان کے نئے میک اپ کی تفصیل بھی بتائے گا اور جس فلائٹ سے وہ آئیں گے اس کے بارے میں بھی تفصیل بتائے گا اور میں چاہتی ہوں کہ ان کا خاتمہ وہیں ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہی ہو جانا چاہئے کیونکہ وہ اس وقت پوری طرح مطمئن ہوں گے۔ تم اپنے پورے گروپ کو لے کر وہاں پہنچ جاؤ اور وہاں اس انداز میں پکٹنگ کر لو کہ ان میں سے کوئی بھی بچ کر نہ جا سکے اور اگر اس کے ساتھ چند دوسرے لوگ بھی فائرنگ کی زد میں آ جائیں تو پرواہ مت کرنا۔ ہمیں ہر صورت میں ان کا خاتمہ کرنا ہے"۔ ڈیاگی نے کہا۔

"یس میڈم۔ اگر ایسی اطلاعات مل جائیں تو پھر ان کی موت سو فیصد یقینی ہو جائے گی"۔ انتھونی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم زیرو تھری ٹرانسمیٹر ساتھ لے جانا۔ میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں پوری تفصیل بتا دوں گی"...... ڈیاگی نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیاگی نے رسیور رکھا اور ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے تین بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔

"ریمنڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ریمنڈ۔ گروپ ہاؤس پر پاکیشیائی ایجنٹوں کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ تم فوری طور پر ریڈ الرٹ ہو جاؤ۔ اول تو وہ لوگ ایئرپورٹ پر ہی ختم ہو جائیں گے اور اگر بفرض محال ایسا نہ ہو سکا تب ان کا خاتمہ یہاں ہر صورت میں ہونا چاہیئے"...... ڈیاگی نے کہا۔

"اوکے میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیاگی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ وہ چیف میڈم لوسیا کو یہ ساری رپورٹ دے دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل گیا۔ وہ چاہتی تھی کہ کام مکمل ہو جانے کے بعد ہی رپورٹ دے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت لیما کے ایئرپورٹ پر موجود تھا۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی یہاں پہنچے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے سپیہ ملا میک اپ کیا ہوا تھا اور چونکہ یہ اندرونی پرواز تھی اس لئے یہاں کاغذات چیک نہ کئے جاتے تھے اس لئے انہیں آسانی سے آئندہ فلائٹ میں سیٹیں مل گئی تھیں لیکن فلائٹ کی روانگی میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا اس لئے وہ سب ریستوران میں آکر بیٹھ گئے۔ انہوں نے یہاں سے اکٹھے ہی لاپاز جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ البتہ ایئرپورٹ پر وہ پہلے سے طے شدہ منصوبے کے تحت علیحدہ ہونے کا پروگرام بنائے ہوئے تھے۔ چونکہ انہوں نے سپیہ ملا ہوا میک اپ کر رکھا تھا اس لئے سب پوری طرح مطمئن تھے کہ لاپاز ایئرپورٹ پر موجود میک اپ چیک کرنے والے کیمرے انہیں چیک نہ کر سکیں گے اور وہ اطمینان سے لاپاز میں داخل ہو جائیں گے۔

ریستوران میں انہوں نے کافی منگوالی تھی اور وہ سب کافی پینے میں مصروف تھے کہ اچانک صفدر چونک پڑا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ عمران سمیت باقی ساتھی بھی چونک پڑے تھے۔

"کیا ہوا"...... عمران نے صفدر سے کہا۔ وہ سب ریستوران کی ایک بڑی سی شیشے کی کھڑکی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ صفدر جس کرسی پر موجود تھا اس کا رخ کھڑکی کی طرف تھا جبکہ باقی ساتھی سائیڈوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کھڑکی پر رنگین پردے لہرا رہے تھے۔

"میں واش روم ہو کر ابھی آتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور کرسی کھسکا کر اٹھا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ریستوران کے ایک کونے میں موجود واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی دوبارہ باتوں میں مصروف ہو گئے۔ صفدر تقریباً آدھے گھنٹے بعد واپس آیا اور اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی ایک کاغذ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے چونک کر کاغذ کو دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ پھر اس نے کاغذ تہہ کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"کیا ہوا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ آؤ کچھ دیر باہر ٹہلتے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ویٹر کو بلا کر بل کی پیمنٹ کی اور پھر وہ سب اطمینان بھرے انداز میں چلتے ہوئے ریستوران سے باہر آگئے۔

"باہر خاصا خوبصورت لان ہے عمران صاحب"...... صفدر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم دونوں کیوں اس قدر پراسرار بن رہے ہو۔ کیا بات ہے۔ ہمیں بھی تو بتاؤ"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ ہم نے گروپنگ کے سلسلے میں لاپاز جا کر علیحدہ ہونے کا فیصلہ کیا تھا جبکہ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہیں سے علیحدہ ہو جانا چاہئے۔ تم اپنے گروپ سمیت اس فلائٹ پر چلی جاؤ۔ ہم دونوں اگلی فلائٹ میں آ جائیں گے۔ آؤ صفدر"...... عمران نے جولیا کو جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"مس جولیا۔ آپ یہیں رہیں۔ میں آ رہا ہوں"...... صفدر نے کہا اور وہ بھی عمران کے پیچھے تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

"بڑا خوبصورت منظر ہے۔ ہم خواہ مخواہ وہاں بند جگہ پر بیٹھے رہے"...... عمران نے برآمدے سے باہر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ عمران صاحب۔ آئیے یہاں واقعی تازہ ہوا تو دستیاب ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ گے بڑھتا چلا گیا۔ عمران اس کے پیچھے تھا۔ وہ دونوں ٹہلنے کے سے نداز میں آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے دیکھا وہ سامنے کس قدر خوبصورت لمارت ہے۔ رنگین پلرز واقعی خوبصورت دکھائی دے رہے ہیں"۔

صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ واقعی جدید طرز تعمیر ہے" .... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ سامنے لان کے عقب میں ایک سفید رنگ کی خوبصورت چھوٹی سی عمارت تھی جس کے سامنے چار رنگین پلرز تھے جو واقعی بے حد خوبصورت نظر آ رہے تھے۔ عمران نے سر گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ یہ رنگین پلرز واقعی اس کھڑکی کے بالکل سامنے تھے جس کے ساتھ وہ ریستوران میں بیٹھے ہوئے تھے۔ صفدر چلتے چلتے یکلخت بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور دوسرے لمحے رنگین پلر کے پیچھے سے کسی آدمی کی ہلکی سی چیخ سنائی دی۔ عمران بھی بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور پلر کے پیچھے پہنچ گیا۔ وہاں ایک آدمی صفدر کے بازوؤں میں جکڑا ہوا پھڑک رہا تھا۔ اس کے گلے میں ایک چھوٹا سا کیمرہ تسموں کے ساتھ لٹک رہا تھا۔

"اسے ادھر گھسیٹ لاؤ۔ ادھر اوٹ میں" .... عمران نے ایک اوٹ دیکھی اور تیزی سے ادھر مڑ گیا۔ صفدر اسے گھسیٹتا ہوا اوٹ میں لے گیا اور پھر اس نے یکلخت اسے نیچے دھکیل دیا۔ وہ آدمی چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور نیچے گر کر اٹھتے ہوئے اس آدمی کا جسم ایک دھماکے سے واپس گرا اور پھر اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ انتہائی حد تک مسخ ہو گیا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا ۔ بولو" .... عمران نے پیر کو واپس موڑتے ہوئے کہا۔

"لوگ ۔ لوگر" .... اس آدمی کے منہ سے رک رک کر نکلا۔

"کس گروپ سے تعلق ہے ۔ جلدی بتاؤ ورنہ" .... عمران نے تھوڑا سا پیر کو موڑتے ہوئے کہا۔

"رابرٹ گروپ سے ۔ اے سیکشن ۔ بگ ڈاج" .... لوگر نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا اور پھر تھوڑی سی محنت سے وہ اس لوگر سے سب کچھ اگلوانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو پوری طرح موڑ دیا اور لوگر کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

"صفدر ۔ جا کر ساتھیوں کو بلا لاؤ۔ اگر تم چیک نہ کر لیتے تو ہم پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی گود میں جا گرتے ۔ جاؤ لے آؤ انہیں جلدی کرو" .... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ایئر پورٹ کی عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران نے اس آدمی کے گلے میں موجود کیمرہ نما مشین اتاری اور دوسرے لمحے اس نے تسموں سے پکڑ کر اسے پوری قوت سے فرش پر دے مارا تو مشین چھناکے سے ٹوٹ گئی اور اس کے پرزے ہر طرف بکھر گئے ۔ تھوڑی دیر بعد صفدر ساتھیوں سمیت واپس وہاں پہنچ گیا۔ اس نے شاید راستے میں انہیں سب کچھ بتا دیا تھا اس لئے ان سب کے چہرے ستے ہوئے نظر آ رہے تھے ۔

"اوہ ۔ تم اس لئے بات نہ کر رہے تھے ۔ ویسے صفدر نے کمال

کیا کہ اس چیکنگ کو مارک کر لیا"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے واش روم کی کھڑکی سے جا کر مکمل جائزہ لیا اور پھر مجھے معلوم ہو گیا کہ کہاں سے یہ چیکنگ کی جا رہی ہے اور کس ذریعے سے ۔ ہماری آوازیں بھی نہ صرف اس لوگر تک پہنچ رہی تھیں بلکہ ریکارڈ بھی ہو رہی تھیں"...... صفدر نے کہا۔

" راکسی میڈ اس کا استعمال بتا رہا ہے کہ اے سیکشن انتہائی جدید ترین آلات استعمال کرتا ہے اور اب ہمیں فوری طور پر میک اپ بھی تبدیل کرنا ہو گا اور پھر کسی اور راستے سے لاپاز میں داخل ہونا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" نہیں ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جب اس فلائٹ سے ہم وہاں نہیں پہنچیں گے تو وہ سمجھ جائیں گے کہ ہم کسی اور راستے سے آ رہے ہیں اور یہاں بھی لازماً یہ لوگر اکیلا نہیں ہو گا۔ ایئر پورٹ پر اس رابرٹ کے آدمی موجود ہوں گے اس لئے اب سب سے پہلے ہم نے اس رابرٹ کو گھیرنا ہے۔ لوگر نے مجھے بتایا ہے کہ رابرٹ یہاں سربریز کلب کا مالک اور جنرل مینجر ہے اس لئے ماسک میک اپ کرو اب ہم یہاں سے سیدھے سربریز کلب پہنچیں گے "...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

رابرٹ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے لوگر نے اسے رپورٹ دی تھی کہ ان سب نے ایک ہی فلائٹ سے ٹکٹیں بک کرائی ہیں اور اس نے ان سب کے حلیئے بھی اسے تفصیل سے بتا دیئے تھے اس لئے رابرٹ نے یہ ساری تفصیل ڈیاگی تک پہنچا دی تھی اور اب اسے لوگر کی واپسی کا انتظار تھا۔

" کاش ۔ مادام لوسیا مجھے اس آپریشن کی اجازت دے دیتیں تو لطف آ جاتا"...... رابرٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی اور وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد بوتل کو منہ سے لگا کر شراب کا گھونٹ لے لیتا تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... رابرٹ نے کہا۔

" لوسیا بول رہی ہوں ناراک سے "...... دوسری طرف سے اے

سیکشن کی انچارج مادام لوسیا کی آواز سنائی دی تو رابرٹ بے اختیا سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"یس میڈم ۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں "...... رابرٹ نے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں "۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ نے اسے تفصیل سے ساری بات بتادی۔

"ڈیاگی کو اطلاع دے دی ہے تم نے "...... لوسیا نے پوچھا۔

"یس مادام ۔ میں نے انہیں ان لوگوں کے حلیوں کی تفصیلات کے ساتھ ساتھ لباسوں کی تفصیل بھی بتادی ہے اور فلائٹ کا وقت بھی"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے اور تمہیں اس کا انعام ملے گا"۔ لوسیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام ۔آپ مجھے اجازت دے دیتیں تو میں لیما کو ان کا مدفن بنا دیتا۔ یہ سب بالکل غافل رہے ہیں یہاں"...... رابرٹ نے کہا۔

"نہیں ۔ اصول کے خلاف کام نہیں ہو سکتا ۔ لیکن اس مشن کی تکمیل میں تمہارا ہاتھ زیادہ ہے اس لئے تمہیں اس کا خصوصی انعام ملے گا"...... مادام لوسیا نے کہا۔

"تھینک یو مادام "...... رابرٹ نے کہا۔

"اوکے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رابرٹ نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ لوگ ابھی تک واپس نہیں آیا"...... رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی ادھ کھلی دراز میں موجود سپیشل ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور رابرٹ نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی ۔ دروازے سے ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی۔ اس نے جینز کی پینٹ اور سیاہ چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور اس کے سر کے بال سنہری تھے جو بوائے کٹ کے انداز میں تراشے گئے تھے ۔

"آؤ ۔ آؤ ریگی ۔ بڑے وقت پر آئی ہو"...... رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وقت پر ۔ کیا مطلب ۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ میز کی دوسری طرف کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گئی ۔

"ہاں ۔ ابھی میں ایک اہم مشن سے فارغ ہوا ہوں اور میڈم لوسیا کی کال آئی ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ مجھے خصوصی انعام دیا جائے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے کسی بڑے شہر میں تعینات کیا جائے گا اور میرے اختیارات بھی بڑھ جائیں گے "...... رابرٹ نے کہا۔

"لیما چھوٹا شہر تو نہیں ہے "...... ریگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میری صلاحیتوں کے مقابل چھوٹا ہے ۔ یہاں کوئی ایسی تنظیم

ہی نہیں ہے جس کے خلاف کام کرتے ہوئے لطف آتا ہو"۔ رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کون سا مشن تم نے مکمل کیا ہے کہ مادام لوسیا اس طرح تمہیں خصوصی انعام دینے کا وعدہ کر رہی ہیں"...... ریگی نے کہا تو رابرٹ نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کیا ہے۔ اس کے باوجود تم زندہ سلامت موجود ہو۔ ویری سٹرینج"۔ ریگی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ میرا کیا بگڑ جانا تھا"...... رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اس قدر غافل رہیں کہ انہیں تمہارے آدمیوں کی چیکنگ کا علم ہی نہ ہو سکے"...... ریگی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو رابرٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے ریگی کہ وہ دنیا کے خطرناک ترین لوگ ہیں۔ اسی لئے میں نے ان کی چیکنگ کے لئے راکسی میڈاس کا استعمال کیا ہے اور تم جانتی ہو کہ راکسی میڈاس کو چیک کرنا ناممکن ہے"۔ رابرٹ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا تو ریگی نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ اسی لئے انہیں اس کا علم نہیں ہو سکا۔ بہرحال یہ واقعی

تمہارا بہت بڑا کارنامہ ہے"...... ریگی نے کہا تو رابرٹ ایک بار پھر مسرت بھرے انداز میں ہنس پڑا۔

"میں نے تو مادام لوسیا سے درخواست کی تھی کہ مجھے ان لوگوں کے خاتمے کا مشن دیا جائے لیکن مادام نے انکار کر دیا ورنہ اس وقت ان کی لاشیں یہاں پڑی نظر آ رہی ہوتیں"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ بگ ڈاج کے خلاف کام کر رہے ہیں"...... ریگی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"نہیں۔ یہ لاپاز میں یہودیوں کی کسی اہم لیبارٹری کے خلاف کام کر رہے ہیں اور اسرائیلی حکومت نے بگ ڈاج کے اے سیکشن کو ان کے خاتمے کا مشن دیا ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"لاپاز میں لیبارٹری۔ وہاں کہاں ہے لیبارٹری۔ وہاں تو کوئی لیبارٹری نہیں ہے"...... ریگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لاپاز کے شمال مشرقی علاقے میں وسیع میدانی علاقہ ہے۔ وہاں ایک زیر زمین لیبارٹری ہے۔ میرا ایک کزن وہاں سیکورٹی میں ہے میں دو بار اس کے پاس وہاں جا چکا ہوں۔ لیبارٹری تو چھوٹی سی ہے لیکن انتہائی اہم ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"تو پھر انہیں کیا خطرہ تھا کہ انہوں نے اے سیکشن کو درمیان ڈال دیا"...... ریگی نے کہا۔

"تم خود ہی تو کہہ رہی تھیں کہ یہ دنیا کے خطرناک ترین لوگ

نہیں اور اب خود ہی کہہ رہی ہو کہ انہیں [illegible] تھا"...... را
نے ہنستے ہوئے کہا تو ریگی [illegible] سر ہلا دیا۔ پھر اس سے
کہ [illegible] سامنے موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو راب
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رابرٹ نے کہا۔

"ایئر پورٹ سے فارمر بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طر
سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"تم۔ تم نے کال کی ہے۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے"...... رابرٹ
چونک کر کہا کیونکہ فارمر ایئر پورٹ پر تھا اور اس کے گروپ
متعلق نہ تھا۔ البتہ وہ ضرورت کے وقت اس کی خدمات ہائر کر
کرتا تھا۔

"جناب۔ میں آپ کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ یہاں ایئر پور
کے لان کے عقب میں واقع انکوائری کی عمارت کے برآمدے
سائیڈ میں آپ کے آدمی لوگر کی لاش پڑی ہوئی ہے"...... دوسر
طرف سے کہا گیا تو رابرٹ اس طرح اچھلا جیسے کرسی کی سیٹ میں
موجود بند سپرنگ اچانک کھل گئے ہوں۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو"...... رابرٹ نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ریگی نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن
آن کر دیا۔

"کسی آدمی نے اسے چیک کر کے پولیس کو اطلاع دی تو پولیس
وہاں پہنچ گئی۔ پولیس کو دیکھ کر میں بھی وہاں گیا تو میں نے لوگر کو
پہچان لیا۔ لوگر کا چہرہ انتہائی حد تک مسخ نظر آ رہا ہے اور اس کی شہہ
رگ کچل کر اسے ہلاک کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی کیمرے کی مشین کے
پرزے بکھرے نظر آ رہے ہیں۔ چونکہ مجھے معلوم ہے کہ لوگر آپ کا
خاص آدمی ہے اس لئے میں نے آپ کو اطلاع دے دی"...... فارمر
نے کہا۔

"کیا پولیس کو تم نے اس کے بارے میں بتایا ہے"۔ رابرٹ
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ ورنہ مجھے پوری تفصیل بتانا پڑتی اور میں ایسا
نہیں چاہتا تھا"...... فارمر نے جواب دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"...... رابرٹ نے ایک طویل سانس لیتے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا ہو گیا۔ لوگر کو کس نے ہلاک کیا اور راکسی میڈ اس
مشین بھی توڑ دی گئی ہے۔ یہ سب کیا ہوا ہے"...... رابرٹ نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے رابرٹ کہ لوگر کو عمران اور اس کے
ساتھیوں نے چیک کر لیا اور پھر اس سے معلومات حاصل کر کے
اسے ہلاک کر دیا۔ لامحالہ اب وہ یہاں آئیں گے۔ اب تمہارے پاس
موقع ہے کہ تم انہیں یہاں داخل ہوتے ہی گولیوں سے اڑا دو اور
خود بھی کہیں چھپ جاؤ"...... ریگی نے کہا۔

"اوہ ہاں ۔اب تو یہ میرے گروپ سے براہ راست لڑائی شروع ہو گئی ہے ان کی ۔اب تو میں ان کا خاتمہ کر سکتا ہوں"...... رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے میز کی دراز کھول کر اس میں موجود ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر کے اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ۔ہیلو ۔رابرٹ کالنگ ۔اوور"...... رابرٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔روتھر اٹنڈنگ یو ۔اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"روتھر۔ فوراً کلب میں سب کو بتا دو کہ پاکیشیائی ایجنٹ جن میں ایک عورت اور چار مرد ہیں اور یہ سب ایکریمین میک اپ میں ہیں یہاں مجھے ہلاک کرنے آنے ہی والے ہیں ۔انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے ۔میں اب پوائنٹ ٹو پر شفٹ ہو رہا ہوں ۔اوور"۔ رابرٹ نے کہا۔

"ان کے حلیئے کیا ہیں باس ۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رابرٹ نے وہی حلیئے بتا دیئے جو لوگر نے اسے بتائے تھے۔

"اوکے باس ۔اوور"...... روتھر نے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے ہر لحاظ سے محتاط رہنا اور جیسے ہی یہ ہلاک ہوں تم نے مجھے پوائنٹ ٹو پر اطلاع دینی ہے ۔اوور"...... رابرٹ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ۔آپ جانتے تو ہیں کہ یہاں ہمارے [illegible] انتظامات ہیں ۔یہ کیڑے مکوڑوں کی طرف مارے جائیں گے اور پھر میں آپ کو رپورٹ دے دوں گا ۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابرٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ ریگی ۔اب پوائنٹ ٹو پر چلیں ۔اب روتھر سب کچھ سنبھال لے گا"...... رابرٹ نے اٹھتے ہوئے کہا تو ریگی بھی سرہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے عقبی دروازہ کھول کر دوسری طرف جاتی ہوئی راہداری میں داخل ہو گئے۔

"عمران صاحب۔ اس رابرٹ سے آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں"۔
اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو باقی ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔
وہ سب اس وقت ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔ ایئرپورٹ
سے وہ ٹیکسیوں کے ذریعے واپس مین مارکیٹ پہنچ گئے تھے اور عمران
نے انہیں بتایا تھا کہ انہوں نے سیہ ملا میک اپ کا سامان بھی
خریدنا ہے اور ساتھ ہی دوسرے لباس بھی اور پھر کسی ہوٹل میں کمرہ
لے کر وہ اپنا میک اپ تبدیل کریں گے اور لباس بھی۔ چنانچہ
میک اپ کا سامان اور لباس لے کر وہ اس ہوٹل کے کمرے میں
موجود تھے۔ چونکہ یہاں کمرے گھنٹوں کے لئے بھی بک کئے جاتے
تھے کیونکہ اکثر سیاح وغیرہ تھوڑی دیر آرام کرنے کے لئے کمرے لے
لیتے تھے اس لئے کسی نے پانچ افراد کو ایک کمرہ بک کرانے پر کوئی
اعتراض نہ کیا تھا۔ عمران نے پہلا میک اپ صاف کر کے دوبارہ

ملا ہوا میک اپ تیار کیا اور پھر اس نے خود ہی باری باری
کا میک اپ کر دیا۔ آخر میں اس نے اپنا میک اپ کیا جبکہ اس
ن باقی ساتھیوں نے لباس بھی تبدیل کر لئے تھے۔ یہ ساری
وائی مکمل کر کے وہ سب اب بیٹھے آئندہ کے بارے میں سوچ
تھے کہ کیپٹن شکیل نے سوال کر دیا۔
"رابرٹ سے کیا پوچھنا ہے۔ اسے تو صرف سزا دینی ہے"۔ تنویر
کہا۔
"میں سوچ رہا ہوں کہ شاید رابرٹ کو لیبارٹری کے بارے میں
لت ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔
"اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ تو یہاں لیما میں رہتا ہے"۔
نے کہا۔
"اس لوگر نے بتایا تھا کہ رابرٹ لاپاز کا رہنے والا ہے اور ایسے
وں سے یہ چیزیں چھپی نہیں رہ سکتیں"...... عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ اگر اسے معلوم ہو گا تو بتا دے گا نہیں معلوم ہو گا
ب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ موت تو اس کی آ ہی چکی ہے"۔ تنویر
کہا۔
"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہم رابرٹ کا خیال چھوڑ کر
جانے کے بارے میں سوچیں ورنہ ہم یہاں الجھ بھی سکتے ہیں"۔
شکیل نے کہا۔
"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں"۔

عمران نے کہا۔

"تم یہیں کمرے میں ٹھہرو میں جا کر اس سے معلوم بھی کر آتا ہوں اور اس کا خاتمہ بھی کر آتا ہوں کیونکہ ایسے چھپے ہوئے دشمن کو چھوڑنا خطرناک ہو سکتا ہے۔ لوگر جیسے نجانے اس کے کتنے اور آدمی ہمارے پیچھے لگے ہوئے ہوں گے"...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سربریز کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے وہی نمبر پریس کر دیا جو انکوائری آپریٹر نے بتایا تھا۔

"سربریز کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ سے بات کراؤ۔ میں ناراک سے رالف بول رہا ہوں"۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس تو اپنے آفس میں موجود نہیں ہیں۔ آپ اسسٹنٹ روتھر سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ روتھر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ناراک سے رالف بول رہا ہوں"...... رابرٹ سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"کون رالف"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"سٹارم کلب کا مالک رالف"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ لیکن مسٹر رالف۔ باس تو آفس میں موجود نہیں ہیں۔ کوئی پیغام ہو تو بتا دیں آپ کا پیغام ان تک پہنچا دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا گیا۔

"رابرٹ کب تک واپس آجائے گا۔ یا جس نمبر پر اس سے رابطہ ہو سکتا ہے وہ نمبر بتا دو۔ اس نے ناراک میں جو کام میرے ذمے لگایا تھا اس کے بارے میں اس سے تفصیلی بات کرنی ہے اور بات نہ ہونے کی صورت میں اسے بے حد نقصان پہنچ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نمبر بتا دیتا ہوں آپ اس نمبر پر ان سے بات کر لیں"...... روتھر نے کہا اور ساتھ ہی نمبر بتا دیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"ناراک سے رالف بول رہا ہوں۔ کیا مسٹر رابرٹ سے میری بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں رابرٹ بول رہا ہوں۔ کون رالف اور یہاں کا نمبر کس نے دیا ہے تمہیں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ کے اسسٹنٹ روتھر نے اور میں رالف بول رہا ہوں سٹارم کلب سے۔ مجھے بگ جونز نے کہا تھا کہ سربریز کلب لیما کے مسٹر رابرٹ تک پیغام پہنچا دوں کہ ان کا کام کر دیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کون بگ جونز۔ میں تو نہ بگ جونز کو جانتا ہوں اور نہ ہی سٹارم کلب کو"...... رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ بہرحال میں نے پیغام دے دیا ہے۔ اب یہ بات میں بگ جونز کو بتا دوں گا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"چیف پولیس کمشنر آفس سے پولیس سارجنٹ الفرڈ بول رہا ہوں"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ فون نمبر کہاں

ب ہے۔ اٹ از اسٹیٹ سیکرٹ"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں

"یس سر۔ فرمایئے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران
وہ نمبر بتا دیا جس نمبر پر رابرٹ سے اس کی بات ہوئی تھی۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر
واز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"یہ نمبر راسکن ہاؤس فارٹی ون اے اینڈر لائن میں رابرٹ کے
نصب ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

کیا آپ نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے"...... عمران نے سرد
ں کہا۔

یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

اوکے۔ اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ یہ اسٹیٹ میٹر ہے۔
یک نہیں ہونا چاہئے ورنہ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں

س سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو
نے رسیور رکھ دیا۔

اٹھو۔ اب ہمیں کلب کی بجائے راسکن ہاؤس پہنچنا ہے"۔

بعد وہ سب دو ٹیکسیوں میں سوار ہو کر راسکن ہاؤس سے کچھ فاصلے پر ایک ہوٹل کے سامنے ٹیکسیوں سے اترے۔ عمران نے کرایہ ادا کیا تو دونوں ٹیکسیاں آگے بڑھ گئیں۔ ضروری اسلحہ ان کی جیبوں میں موجود تھا۔ راسکن ہاؤس بھورے رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی ایک منزلہ عمارت تھی جس کے باہر کافی بڑا پھاٹک تھا اور یہ سرخ رنگ کی لکڑی کا پھاٹک بند تھا۔ عمران نے ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ ستون پر راسکن ہاؤس کی نیم پلیٹ موجود تھی۔

" کون ہے "...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" پولیس سارجنٹ الفرڈ ہوں مس۔ ہمیں اطلاع دی گئی ہے کہ راسکن ہاؤس میں کوئی خطرناک آدمی دیکھا گیا ہے "...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

" ہیلو سارجنٹ الفرڈ۔ میں رابرٹ ہوں۔ راسکن ہاؤس میری رہائش گاہ ہے۔ کسی نے پولیس کو غلط اطلاع دی ہے۔ یہاں کوئی خطرناک آدمی نہیں ہے "...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی تو عمران فوراً ہی پہچان گیا کہ یہ رابرٹ کی آواز ہے کیونکہ وہ پہلے فون پر اس کی آواز سن چکا تھا اور رابرٹ نے جس بے تکلفانہ انداز میں بات کی تھی اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کوئی سارجنٹ الفرڈ واقعی ہے اور اس کے تعلقات رابرٹ سے دوستانہ ہیں اور یہ واقعی اتفاق کی بات تھی کیونکہ عمران نے تو ویسے ہی یہ نام لے دیا تھا۔

" اوہ۔ آپ یہاں ہیں۔ پھر ٹھیک ہے لیکن میں نے جا کر تحریری

رپورٹ دینی ہے اس لئے یہ بتا دیں کہ راسکن ہاؤس میں کون کون موجود ہیں "...... عمران نے کہا۔

" میں ہوں اور میری گرل فرینڈ ریگی۔ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے "...... رابرٹ نے جواب دیا۔

" اوکے۔ تھینک یو "...... عمران نے جواب دیا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" آؤ اب عقبی طرف سے چلیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سائیڈ گلی سے ہوتے ہوئے عقبی گلی میں پہنچ گئے۔ دیواریں خاصی اونچی تھیں۔ ایک سائیڈ پر ایک دروازہ بھی تھا جو اندر سے بند تھا۔

" تنویر۔ تم اندر جاؤ گے یا میں جاؤں "...... عمران نے مڑ کر تنویر سے کہا۔

" میں جاتا ہوں "...... تنویر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

" یہ دروازہ کھول دینا اور احتیاط سے اندر کودنا "...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دوسرے لمحے وہ گلی کے دوسرے کنارے سے دوڑتا ہوا دیوار کی طرف بڑھا اور ایک لمحے کے لئے اس کے ہاتھ دیوار پر پڑے اور دوسرے لمحے وہ ایک دھماکے کے ساتھ ہی اندر کود چکا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ اندر سے کھل گیا تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہو گیا اور پھر اس نے دروازہ بند کر دیا۔

" جھاڑیوں کی اوٹ لے لو۔ شاید تنویر کے کودنے کا دھماکہ اندر

[illegible] سب تیزی سے اونچی جھاڑیوں
کی اوٹ میں ہو گئے لیکن کچھ دیر بعد عمران اوٹ سے باہر آگیا کیونکہ کوئی عقبی طرف نہ آیا تھا۔ عمران کے باہر آتے ہی باقی ساتھی بھی جھاڑیوں کے پیچھے سے نکل آئے۔ پھر وہ سب محتاط انداز میں سائیڈ گلی سے ہو کر آگے کی طرف آگئے۔ یہاں کوئی محافظ موجود نہ تھا۔ برآمدے کے درمیان اندرونی راہداری تھی جس سے ایک مرد اور عورت کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران دبے قدموں آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک کھلے دروازے کی سائیڈ میں پہنچ کر رک گیا۔

"حیرت ہے۔ ابھی تک کلب میں ان لوگوں کے آنے کی کوئی اطلاع ہی نہیں ملی"...... ایک مرد کی آواز سنائی دی تو عمران پہچان گیا کہ یہ رابرٹ کی آواز ہے۔

"تم خود رودتھر کو فون کر کے اس سے معلوم کر لو"...... عورت کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کسی کے رسیور اٹھانے کی آواز سنائی دی اور پھر نمبر پریس کرنے کی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں رودتھر۔ تم نے اب تک کوئی اطلاع ہی نہیں دی"...... رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ کلب نہیں آئیں گے۔ میں خواہ مخواہ یہاں موجود ہوں"...... رابرٹ کی آواز چند لمحوں بعد سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ کل تک انتظار کر لیتا ہوں"...... [illegible] خاموشی کے بعد رابرٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو عمران نے جیب سے ہاتھ باہر نکال لیا۔ اس کے تمام ساتھی راہداری میں موجود تھے۔

"میرا خیال ہے کہ انہیں یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ تم لیبارٹری کے بارے میں بھی کچھ جانتے ہو اس لئے انہوں نے تمہاری طرف رخ ہی نہیں کیا"...... لڑکی کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تصور کیسے ہو سکتا ہے۔ سوائے تمہارے اور کسی کو یہ معلوم ہی نہیں ہے۔ میں ایسی باتیں ظاہر نہیں کیا کرتا"...... رابرٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک کیپسول ہاتھ گھما کر اندر کمرے میں پھینک دیا اور خود پیچھے ہٹ گیا۔

"آؤ۔ اب یہ دونوں بے ہوش پڑے ہوں گے"...... چند لمحوں بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہاں ایک مرد اور ایک عورت کرسیوں سے نیچے قالین پر گرے پڑے تھے۔

"انہیں بے ہوش کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اتفاقاً ان دونوں کی بات چیت میرے کانوں تک پہنچتی رہی ہے اور اس کے مطابق رابرٹ نے لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے

میں جاننے کا کہا ہے اس لئے میں نہیں چاہتا تھا کہ یہ قابو میں آتے ہوئے ٹوٹ پھوٹ جائیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"رسیوں کے بنڈل تلاش کر کے لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پاس رسی کا ایک بڑا سا بنڈل موجود تھا۔ عمران کے کہنے پر رابرٹ اور ریگی دونوں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے اچھی طرح باندھ دیا گیا۔

"اب تم تینوں باہر سامنے کی طرف اور عقبی طرف پہرہ دو۔ مجھے اب اطمینان سے اس رابرٹ سے لیبارٹری کے بارے میں پوچھ گچھ کرنا ہو گی"...... عمران نے کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

"جولیا۔ تم دیکھو یہاں لازماً کچن ہو گا اور الماری میں پانی کی بوتلیں بھی موجود ہوں گی"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ عمران سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا واپس آئی تو اس کے دونوں ہاتھوں میں پانی کی دو بڑی بڑی بوتلیں موجود تھیں۔ عمران نے اٹھ کر پہلے رابرٹ کا منہ اپنے ہاتھوں سے بھینچ کر کھولا اور جولیا سے کہا کہ وہ بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس کے حلق میں پانی ڈالے اور جب کچھ پانی رابرٹ کے حلق میں اتر گیا تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے۔

"بس کافی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے پانی کی بوتل ہٹا لی۔

"اب یہ بوتل مجھے دو اور تم اس لڑکی کے جبڑے بھینچو۔ میں اس کے حلق میں پانی ڈالوں گا"...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت عجیب سی مسرت کی لہر دوڑتی چلی گئی لیکن اس نے منہ سے کچھ نہ کہا اور پانی کی بوتل عمران کو دے کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس لڑکی کے جبڑے بھینچ کر اس کا منہ کھول دیا تو عمران نے بوتل میں موجود پانی اس کے حلق میں انڈیلنا شروع کر دیا۔ جب کچھ پانی اس لڑکی کے حلق سے نیچے اتر گیا تو عمران نے بوتل ہٹائی اور پھر اسے نیچے فرش پر رکھ دیا۔ جولیا بھی پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے اس طرح مڑ کر عمران کی طرف دیکھا جیسے وہ عمران کی بجائے کسی اور کو دیکھ رہی ہو۔

"کیا ہوا ہے۔ تمہارے چہرے پر عجیب سے تاثرات کیوں ابھر آئے ہیں۔ کیا اس لڑکی کے گالوں میں کوئی خاص بات تھی کہ ہاتھ لگتے ہی تمہارا چہرہ چمک اٹھا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے اس عظیم کردار پر حیران ہو رہی تھی عمران۔ جو کچھ تم نے لاشعوری طور پر کیا ہے وہ میرے شعور میں بھی نہ تھا۔ تم واقعی عظیم کردار کے مالک ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ سب اماں بی کی تربیت ہے جولیا جو میرے لاشعور میں فیڈ ہو چکی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے رابرٹ کی کراہ سنائی دی تو وہ دونوں چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ چند لمحوں بعد اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی ریگی بھی کراہنے لگی۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ مجھے باندھا گیا ہے۔ یہ۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب"۔۔۔۔۔۔ رابرٹ نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا تھا۔ اسی لمحے رابرٹ سے ملتا جلتا فقرہ اس لڑکی نے بھی بولا اور اس نے بھی رابرٹ کی طرح اٹھنے کی کوشش کی تھی۔

"تمہارا نام رابرٹ ہے اور تم سربریز کلب کے مالک اور مینجر ہو اور یہ تمہاری گرل فرینڈ ریگی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور یہاں میرے اس پوائنٹ پر اس انداز میں۔ کیا مطلب"۔۔۔۔۔۔ رابرٹ ابھی تک حیرت میں مبتلا نظر آ رہا تھا۔

"میرا نام علی عمران ہے مسٹر رابرٹ۔ وہی علی عمران جس کے بارے میں تم نے لاپاز میں مادام ڈیاگی کو معلومات بھجوائی تھیں"۔ عمران نے کہا تو رابرٹ اور ریگی دونوں کے جسموں کو زوردار جھٹکے

لگے اور ان دونوں کے چہرے حیرت کی شدت سے بگڑنے لگ گئے تھے۔

"تم۔ تم یہاں۔ کیا مطلب۔ تم تو کلب گئے ہی نہیں۔ پھر یہاں۔ کیا مطلب۔ تمہارا چہرہ اور لباس تو وہ نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ رابرٹ نے رک رک کر کہا۔

"تم نے راکسی میڈاس کے ذریعے ہماری نقل و حرکت چیک کرائی اور نہ صرف نقل و حرکت چیک کرائی بلکہ ہماری آواز کے ٹیپ بھی حاصل کر لئے۔ ہمیں اس کا علم آخری مرحلے پر ایئرپورٹ پر ہوا۔ ہم ریستوران میں ایک کھلی کھڑکی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ میرے ایک ساتھی کو کھڑکی پر موجود پردوں پر نیلے رنگ کی پٹیوں کی جھلملاہٹ دکھائی دے گئی اور وہ منہ سے کچھ بولنے کی بجائے اٹھا اور ریستوران کے واش روم میں جا کر اس نے کھڑکی سے باہر کی چیکنگ کی۔ لوگر جس ستون کے پیچھے چھپا راکسی میڈاس استعمال کر رہا تھا اس نے وہ چیک کر لیا۔ اس کے بعد لوگر کو ہم نے آخری لمحے تک معلوم نہ ہونے دیا اور اس کے سر پر پہنچ گئے۔ اس کے بعد لوگر نے سب کچھ تفصیل سے بتا دیا اور پھر راکسی میڈاس مشین میں نے توڑ دی اور واپس شہر جا کر میک اپ اور لباس تبدیل کر لئے"۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئے"۔۔۔۔۔۔ رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" میں نے تمہارے کلب فون کیا تو وہاں سے مجھے یہاں کا فون نمبر دیا گیا اور پھر میں نے ایکس چینج سے اس فون نمبر کی لوکیشن معلوم کر لی اور یہاں پہنچ گئے ۔ یہ تو بڑا آسان معاملہ تھا اور یہ ساری تفصیل میں نے تمہیں اس لئے بتا دی ہے کہ اب جو کچھ میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں وہ بھی تم میری طرح اطمینان سے اور تفصیل سے بتا دو"...... عمران نے کہا۔

" کیا ۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو "...... رابرٹ نے چونک کر کہا۔

" تم نے صرف نگرانی تک اپنے آپ کو کیوں محدود رکھا جبکہ تم انتہائی آسانی سے ہم پر فائر بھی کھول سکتے تھے ۔ ہم تو ویسے بھی بے خبر تھے "...... عمران نے کہا تو رابرٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" ہماری چیف انتہائی اصول پسند خاتون ہے ۔ اس نے چونکہ تمہاری موت کا مشن لاپاز میں میڈم ڈیاگی کو دے دیا تھا اس لئے اس نے مجھے منع کر دیا تھا"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا نام ہے تمہاری چیف کا اور کیا حدود اربعہ ہے اس کا"۔ عمران نے پوچھا۔

" اس کا نام میڈم لوسیا ہے اور وہ اے سیکشن کی چیف ہے ۔ ناراک میں اس کا ہیڈ کوارٹر ہے "...... رابرٹ نے جواب دیا۔

" تم واقعی بے حد سمجھ دار آدمی ہو کہ ہم سے باقاعدہ تعاون کر رہے ہو ۔ اس صورت میں تم بھی زندہ بچ جاؤ گے اور تمہاری یہ فرینڈ

بھی کیونکہ ہم چھوٹی مچھلیوں کو زندہ چھوڑ دینے کے قائل ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" تم کیا چاہتے ہو "...... رابرٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" لاپاز کے شمال مشرقی میدانی علاقہ میں اسرائیل کی لیبارٹری کا محل وقوع اور دوسری تفصیلات تم نے بتانی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیسی لیبارٹری ۔ میں تو کسی لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"...... رابرٹ نے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" جب تم اور ریگی لیبارٹری کے بارے میں بات کر رہے تھے تو ہم دروازے سے باہر موجود تھے اور اسی وجہ سے تم اب تک زندہ ہو ورنہ تم دونوں کو بغیر بے ہوش کئے بھی قابو میں کیا جا سکتا تھا لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم عام مجرم نہیں ہو بلکہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم لیبارٹری کے بارے میں کچھ بتانے سے پہلے ہی ختم ہو جاؤ"...... عمران کا لہجہ اس بار سرد ہو گیا تھا۔

" تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے ۔ میں کسی لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

" یہ لڑکی تمہاری گرل فرینڈ ہے اس لئے اس کی موت سے تو تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا"...... عمران نے اچانک کہا تو رابرٹ کے ساتھ ساتھ ریگی بھی بے اختیار چونک پڑی ۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ بے گناہ ہے ۔ اس کا کوئی تعلق نہیں

ہے اس سارے سلسلے سے "...... رابرٹ نے چونک کر کہا جبکہ ریگی کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

" میں نے تعلق تو نہیں پوچھا۔ صرف اتنا کہا ہے کہ اس کی موت سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا اور تم بہرحال جب اسے اپنے سامنے مرتا ہوا دیکھو گے تو تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ موت کس قدر بھیانک ہوتی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

" نہیں ۔ رک جاؤ۔ مت مارو اسے ۔ مجھے واقعی معلوم نہیں ہے کسی لیبارٹری کے بارے میں" ۔ رابرٹ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

" تم بتا کیوں نہیں دیتے ۔ بتا دو انہیں رابرٹ ۔ اس سے کیا فرق پڑ جائے گا۔ ہماری جانیں تو بچ جائیں گی ۔ انہیں بتا دو کہ کہاں ہے لیبارٹری ۔ بتا دو انہیں"...... یکلخت ریگی نے خوف کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

" تم سے زیادہ سمجھ دار ہے ریگی ۔ اب بولو "...... عمران نے کہا۔

" میں نہیں بتا سکتا۔ تم بے شک مجھے مار ڈالو ۔ میں کچھ نہیں جانتا "...... رابرٹ نے یکلخت ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ فیصلہ کر چکا ہو کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ کچھ نہیں بتائے گا۔

" اوکے ۔ تمہاری مرضی "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر کرسی اٹھائی اور اسے رابرٹ کی کرسی کے قریب رکھ کر اس پر دوبارہ بیٹھ گیا۔

" جولیا ۔ ریگی کے منہ میں رومال ٹھونس دو"...... عمران نے جولیا سے کہا۔

" کیا ضرورت ہے ۔ گولی مار کر فارغ کر دو اسے "...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اٹھ کر اس نے ایک ہاتھ سے ریگی کے جبڑے بھینچے اور دوسرے ہاتھ میں موجود رومال اس نے ریگی کے منہ میں ٹھونس دیا جبکہ عمران نے کوٹ کی مخصوص جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور پھر جیسے ہی اس کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا تو کمرہ رابرٹ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا ایک نتھنا کٹ گیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ اس کی چیخ کی بازگشت ختم ہوتی عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار یکے بعد دیگرے کئی چیخیں رابرٹ کے منہ سے نکلیں۔ وہ اب انتہائی تکلیف کی حالت میں سر ادھر ادھر مار رہا تھا۔ اس کی ناک کے دونوں نتھنے اوپر تک کٹ گئے تھے ۔

" اب تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے رابرٹ "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک رابرٹ کی پیشانی پر ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر پڑا اور کمرہ رابرٹ کی انتہائی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔ آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں اور جسم اس طرح لرزنے لگا تھا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار ہو گیا ہو۔

" اب تمہارے پاس آخری موقع ہے کہ سب کچھ خود بتا دو ورنہ

دوسری ضرب کے بعد تمہارا شعور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور تمہارے لاشعور میں موجود سب کچھ خود ہی باہر آجائے گا لیکن تم ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاؤ گے۔ بولو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں بتاتا ہوں۔ یہ بے پناہ تکلیف ہے۔ ناقابل برداشت"۔ رابرٹ نے رک رک کر کہا۔

"بولو ورنہ"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تو رابرٹ نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے اچانک ٹیپ ریکارڈر چل پڑتا ہے۔ وہ خود ہی ساری تفصیل بتائے چلا جا رہا تھا اور پھر عمران نے اس سے پے در پے سوالات کر کے جب اپنے مطلب کی سب باتیں معلوم کر لیں تو اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر اس کے لباس سے صاف کر کے اسے واپس جیب میں رکھا اور کرسی اٹھا کر دوبارہ جولیا کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔

"اب اے سیکشن کے بارے میں پوری تفصیل بتا دو۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اور باقی ساری تفصیلات بھی بتا دو"۔ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے رابرٹ سے کہا۔

"مجھے چھوڑ دو۔ وعدہ کرو کہ تم مجھے چھوڑ دو گے"...... رابرٹ نے کہا۔

"میرا وعدہ کہ میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا"...... عمران نے کہا تو رابرٹ نے ایک بار پھر پہلے کی طرح تفصیل بتانا شروع کر

دی۔

"کیا نمبر ہے مادام ڈیاگی کا"...... عمران نے پوچھا تو رابرٹ نے فون نمبر بتا دیا۔

"جب ہم فلائٹ کے ذریعے وہاں نہیں پہنچے تو مادام ڈیاگی نے فون نہیں کیا تھا تمہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے روتھر کو بتا دیا تھا کہ وہ مادام ڈیاگی کو بتا دے کہ عین آخری لمحات میں ہمارا آدمی چیک ہو کر مارا گیا اور تم لوگ غائب ہو گئے ہو۔ اب تمہیں دوبارہ تلاش کیا جا رہا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ جولیا رنگی کے منہ سے رومال نکال دو اور باقی تم بہتر سمجھتی ہو کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے عمران کے برآمدے میں پہنچتے ہی کہا۔ اس کے ساتھ کیپٹن شکیل بھی تھا جبکہ تنویر لازماً عقبی طرف ہو گا۔ عمران نے ساری تفصیل بتا دی۔ اسی لمحے جولیا بھی باہر آ گئی۔

"کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر جولیا سے پوچھا۔

"وہی جو میں بہتر سمجھتی تھی"...... جولیا نے خشک لہجے میں جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا مطلب ۔ کیا ہوا ہے"...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں نے رابرٹ سے وعدہ کیا تھا کہ میں اسے ہلاک نہیں کروں گا اس لئے میں نے جولیا سے کہا کہ وہ جو بہتر سمجھے وہی کرے اور جولیا نے جس لہجے میں جواب دیا ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جولیا نے ان کے لئے واقعی بہتر سوچا ہو گا"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا ہو گا کیونکہ وہ بھی تنویر کی طرح دشمنوں کو چھوڑنا حماقت سمجھتی تھی۔

"تنویر کو بلا لو۔ اب ہم نے ان دونوں کی لاشیں دستیاب ہونے سے پہلے لیما سے باہر نکلنا ہے تاکہ جب تک ان کی موت کی اطلاع ڈیاگی تک پہنچے ہم لاپاز میں داخل ہو چکے ہوں"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے سے اتر کر سائیڈ گلی کی طرف بڑھنے لگا۔

"آؤ۔ ہم عقبی طرف سے ہی باہر جائیں گے تاکہ زیادہ سے زیادہ عرصے تک معاملات خفیہ رہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب سائیڈ گلی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

ڈیاگی کے چہرے پر انتہائی تشویش کے تاثرات نمایاں تھے ۔ اسے انتھونی کی طرف سے اطلاع مل گئی تھی کہ جن لوگوں کے حلیئے بتائے گئے تھے وہ سرے سے لیما سے آنے والی فلائٹ میں سوار ہی نہیں ہوئے تھے اور پانچ سیٹیں خالی آئی تھیں تو ڈیاگی نے لیما رابرٹ کو فون کیا تو اس کے اسسٹنٹ روتھر نے اسے بتایا تھا کہ ان کی چیکنگ کرنے والا آدمی لوگر ایئرپورٹ پر مردہ پایا گیا ہے اور راکسی میڈاس مشین کو توڑ دیا گیا ہے اور وہ لوگ غائب ہو گئے ہیں جبکہ رابرٹ کو چونکہ خدشہ تھا کہ انہوں نے لوگر پر تشدد کر کے اس سے اس کے بارے میں معلوم کر لیا ہو گا اس لئے وہ پوائنٹ ٹو پر شفٹ ہو گیا ہے اور اب روتھر ان لوگوں کے انتظار میں ہے ۔ اس نے تمام انتظامات کر لئے ہیں۔ جیسے ہی وہ لوگ کلب پہنچیں گے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے ۔ پھر کئی گھنٹے گزر گئے لیکن نہ روتھر کی

طرف سے کال آئی اور نہ ہی رابرٹ کی طرف سے تو اس نے تنگ آ کر خود ہی اسے فون کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈیاگی نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈیاگی نے کہا۔

"لوسیا بول رہی ہوں نارک سے"...... دوسری طرف سے لوسیا کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ یس چیف۔ میں ڈیاگی بول رہی ہوں"...... ڈیاگی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری کال کا انتظار ہی کرتی رہ گئی۔ کیا ہوا ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا"...... لوسیا نے تیز لہجے میں کہا تو جواب میں ڈیاگی نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ اے سیکشن ان کے خلاف کام کر رہا ہے۔ ویری بیڈ۔ اب تو وہ پوری طرح سنبھل کر کام کریں گے"...... لوسیا نے کہا۔

"یس میڈم۔ لیکن ایک بار وہ شناخت ہو جائیں پھر کوئی مسئلہ نہیں ہے"...... ڈیاگی نے کہا۔

"تم نے بتایا ہے کہ انہیں ایس تھری کیمروں کے بارے میں علم ہو گیا ہے اور انہوں نے سپیہ ملا میک اپ کیا ہوا ہے۔ اوہ۔ پھر تو انہیں ایک اور طریقے سے بھی ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"وہ کون سا طریقہ ہے مادام"...... ڈیاگی نے چونک کر کہا۔

"سپیہ ملے میک اپ سے ایس تھری کو تو ڈاج دیا جا سکتا ہے لیکن بی ایس ون تو سپیہ ملا ہوا میک اپ چیک کرنے کے لئے ہی تیار کیا گیا ہے اس لئے تم فوری طور پر ہیڈ کوارٹر سے بی ایس ون نکلواؤ اور انہیں ایس تھری کی جگہ نصب کرا کر پورے لاپاز میں اپنے گروپ کا جال پھیلا دو اور پھر جیسے ہی جہاں بھی اور جس حالت میں بھی یہ لوگ نظر آئیں انہیں ایک لمحے کا وقفہ دیئے بغیر گولیوں سے اڑا دو"...... لوسیا نے کہا۔

"اوہ۔ یس چیف۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے یہ راہ دکھا دی۔ اب میں دیکھوں گی کہ یہ لوگ لاپاز پہنچ کر دوسرا سانس کیسے لیتے ہیں"...... ڈیاگی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب یہ ضرور کسی اور فلائٹ کے ذریعے لاپاز آئیں گے۔ یہ لوگ حد درجہ شاطر ہیں اس لئے یہ سڑک اور سمندر کے راستے بھی آ سکتے ہیں۔ تم نے ہر جگہ چیکنگ کرنی ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہو گا۔ آپ بے فکر رہیں"...... ڈیاگی نے کہا تو لوسیا نے فوری رپورٹ دینے کا کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ ڈیاگی نے بھی رسیور رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر انچارج کی مؤدبانہ آواز سنائی دی کیونکہ رابطہ انٹرکام پر ہوا تھا اس لئے انچارج

سمجھ گیا تھا کہ کال مادام ڈیاگی کی طرف سے ہے۔

" ہمارے سپیشل سٹور میں بی ایس ون کیمرے موجود ہیں یا نہیں "...... ڈیاگی نے کہا۔

" یس مادام ۔ موجود ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" سنو ۔ فوری طور پر ایس تھری کیمروں کی جگہ بی ایس ون کیمرے بھجوا دو اور انتھونی کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ مجھ سے بات کرے "...... ڈیاگی نے کہا۔

" یس مادام "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیاگی نے انٹرکام کا رسیور رکھا اور ایک بار پھر ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے کافی دیر تک کال ہی اٹنڈ نہ کی گئی تو ڈیاگی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

" یہ کیا ہوا ۔ کیا رابرٹ پوائنٹ ٹو سے واپس کلب چلا گیا ہے۔ کیا ان ایجنٹوں کا خاتمہ ہو گیا ہے یا وہ لیما سے نکل گئے ہیں ۔ اگر ایسی بات ہوتی تو رابرٹ یا روتھر ضرور مجھے کال کرتے "...... ڈیاگی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" سربریز کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" لاپاز سے ڈیاگی بول رہی ہوں ۔ رابرٹ سے بات کراؤ "۔ ڈیاگی نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" باس رابرٹ تو موجود نہیں ہیں مادام ۔ آپ روتھر سے بات کر لیں "...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" کراؤ بات "...... ڈیاگی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" روتھر بول رہا ہوں مادام "...... چند لمحوں بعد روتھر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

" کیا ہوا پاکیشیائی ایجنٹوں کا "...... ڈیاگی نے کہا۔

" وہ کلب میں نہیں آئے مادام اور اب ہمارے آدمی انہیں لیما میں تلاش کر رہے ہیں لیکن ابھی تک ان کا کچھ پتہ نہیں چل سکا "۔ روتھر نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن پوائنٹ ٹو پر رابرٹ تو کال کا جواب ہی نہیں دے رہا "۔ ڈیاگی نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ کیوں مادام "...... روتھر نے حیران ہو کر کہا۔

" مجھے کیا معلوم ۔ میں نے وہاں فون کیا لیکن وہاں سے کال ہی اٹنڈ نہیں ہو رہی ۔ تم ایسا کرو کہ اپنا آدمی وہاں بھیجو اور پھر رابرٹ سے کہو کہ وہ مجھے براہ راست کال کرے "...... ڈیاگی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یس مادام "...... روتھر نے کہا تو ڈیاگی نے رسیور رکھ دیا اور پھر

...ون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ...یور اٹھا لیا۔

"یس "...... ڈیاگی نے کہا۔

" روتھر بول رہا ہوں مادام ۔ لیما سے "...... دوسری طرف سے روتھر کی متوحش سی آواز سنائی دی تو ڈیاگی بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا ہوا ہے ۔ کوئی خاص بات ۔ رابرٹ کی بجائے تم کال کر رہے ہو "...... ڈیاگی نے کہا۔

" مادام ۔ باس رابرٹ کو ہلاک کر دیا گیا ہے "...... روتھر نے متوحش سے لہجے میں کہا تو ڈیاگی بے اختیار کرسی سے اچھل پڑی۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ کیا مطلب "۔ ڈیاگی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مادام آپ کی کال کے بعد جب میں نے خود پوائنٹ ٹو پر کال کی تو فون اٹنڈ ہی نہ کیا گیا جس پر میں نے آدمی بھیجے تو مجھے وہاں سے رپورٹ ملی کہ باس رابرٹ اور اس کی گرل فرینڈ ریگی دونوں کمرے میں کرسیوں پر رسیوں سے بندھے ہوئے تھے اور ان دونوں کو اسی حالت میں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے تو میں خود وہاں گیا۔ اب وہیں سے آپ کو کال کر رہا ہوں مادام "...... روتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" رسیوں سے بندھے ہوئے ۔ کیا مطلب ۔ کیا ان پر تشدد کیا گیا ہے لیکن کیوں "...... ڈیاگی نے حیران ہو کر کہا۔

" یس مادام ۔ باس رابرٹ کی ناک کے دونوں نتھنے ناک کی جڑ تک کٹے ہوئے ہیں اور ان کی پیشانی پر ضرب لگائی گئی ہے ۔ اس کے بعد انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے جبکہ ریگی کو ویسے ہی گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور میڈم ۔ پوائنٹ ٹو کا بیرونی پھاٹک ویسے ہی اندر سے بند تھا جبکہ عقبی لان کی طرف دروازہ کھلا ہوا تھا "۔ روتھر نے جواب دیا۔

" لیکن ان لوگوں نے رابرٹ سے کیا معلوم کرنے کے لئے اس پر تشدد کیا جبکہ ہمارے بارے میں اور میرے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو انہیں پہلے سے علم تھا اور ہم نے حفاظتی انتظامات بھی کر رکھے تھے "...... ڈیاگی نے کہا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں مادام "...... روتھر نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ اب تم رابرٹ کی جگہ سنبھال لو ۔ میں چیف لوسیا سے بات کرتی ہوں "...... ڈیاگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس "...... دوسری طرف سے لوسیا کی آواز سنائی دی۔

" ڈیاگی بول رہی ہوں مادام ۔ لاپاز سے "...... ڈیاگی نے کہا۔

" اوہ ۔ ہاں کیا ہوا ہے ۔ کیا رپورٹ ہے "...... لوسیا نے کہا تو ڈیاگی نے اسے روتھر سے ملنے والی تمام تفصیل بتا دی۔

" ویری بیڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ پوری رفتار سے کام کر

رہے ہیں ۔ انہوں نے کلب پر حملہ کرنے کی بجائے براہ راست متبادل پوائنٹ پر حملہ کیا ہے"...... لوسیا نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"لیکن چیف ۔ انہوں نے رابرٹ سے کیا معلوم کرنے کے لئے اس پر تشدد کیا ہو گا"...... ڈیاگی نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ یہ بات ہے ۔ اوہ ۔ ویری سیڈ ۔ انہوں نے رابرٹ سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی"...... لوسیا نے اس انداز میں چونک کر کہا جیسے اسے اچانک اس بات کا خیال آ گیا ہو۔

"لیبارٹری کے بارے میں ۔ رابرٹ کو کیسے اس بارے میں معلوم ہو سکتا ہے جبکہ مجھے اس بارے میں معلوم نہیں ہے" ۔ ڈیاگی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ رابرٹ لاپاز کا رہائشی ہے اور ایک بار اس نے مجھے بتایا تھا کہ اس کا کزن لاپاز میں کسی لیبارٹری میں کام کرتا ہے لیکن چونکہ ہمارا کوئی تعلق اس لیبارٹری سے نہ تھا اس لئے میں نے خیال ہی نہیں کیا۔ اب مجھے تمہاری بات سن کر خیال آیا ہے لیکن انہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ رابرٹ اس لیبارٹری کے بارے میں جانتا ہے۔ حیرت ہے ۔ یہ لوگ آخر کس انداز میں کام کرتے ہیں"...... لوسیا نے اس انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا جیسے وہ لاشعوری انداز میں بول رہی ہو۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ اب وہ براہ راست اس لیبارٹری پر حملہ کریں گے"...... ڈیاگی نے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن انہیں اس حملے کے لئے بہرحال اسلحہ وغیرہ کے انتظامات لاپاز میں ہی کرنے پڑیں گے اس لئے تم ہوشیار رہنا۔ اب ان کا خاتمہ تمہاری ذمہ داری بن گیا ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"لیکن جب تک مجھے لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں علم نہ ہو گا تو میں ان کے خلاف کیا کارروائی کر سکتی ہوں۔ لاپاز خاصا بڑا اور گنجان آباد شہر ہے ۔ گو میں نے داخلے کے راستوں پر بی ایس ون کیمرے بھجوائے ہیں لیکن جس انداز کے یہ لوگ ہیں ہو سکتا ہے کہ ان کیمروں کو بھی دھوکہ دے جائیں اس لئے مجھے بہرحال لیبارٹری کے محل وقوع کو تو نظروں میں رکھنا ہی چاہئے"...... ڈیاگی نے کہا۔

"لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات نہیں مل سکتیں ۔ صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ یہ لیبارٹری لاپاز میں شمال مشرقی میدانی علاقے میں زیر زمین ہے لیکن یہ اتنا وسیع ایریا ہے کہ تم وہاں انہیں سرے سے ٹریس ہی نہ کر سکو گی۔ بہرحال اگر تم اس معاملے میں کمزوری محسوس کر رہی ہو تو میں خود وہاں آ جاتی ہوں"...... لوسیا نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"کمزوری کی بات نہیں ہے چیف ۔ میں حقائق پر بات کر رہی تھی۔ ٹھیک ہے ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ ٹارگٹ ہر صورت میں ہٹ ہو گا"...... ڈیاگی نے کہا۔

"اوکے۔ پوری ہمت اور حوصلے سے کام لو اور عام روایتی انداز کو چھوڑ کر جدید انداز اختیار کرو۔ عمران چاہے جس میک اپ میں بھی ہو وہ زیادہ دیر تک اپنے آپ کو سنجیدہ نہیں رکھ سکتا۔ یہ اس کی کمزوری ہے اور تمہیں اس کمزوری کو مدنظر رکھ کر اس کو ٹریس کرنا ہے۔ جیسے ہی یہ ٹریس ہو ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس پر فائر کھول دینا۔ تمہاری معمولی سی غفلت الٹا تمہیں ختم کر دے گی۔ ویسے بھی ہم نے صرف ایک ماہ تک اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو الجھانا ہے اس لئے اگر یہ ختم نہ بھی ہوں صرف الجھ جائیں کہ لیبارٹری کی طرف ان کا رخ ہی نہ ہو سکے۔ پھر بھی ہمارا ٹارگٹ ہٹ ہو جانے والی بات ہے لیکن اب میں تمہیں صرف ایک ہفتہ دے رہی ہوں۔ اگر تم نے ایک ہفتے کے اندر ٹارگٹ ہٹ نہ کیا تو پھر مجھے معاملات یکسر تبدیل کرنا پڑیں گے"...... دوسری طرف سے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈیاگی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"چیف ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ مجھے اس طرح آفس میں بند ہو کر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ مجھے فیلڈ میں کام کرنا چاہئے ورنہ ایسا نہ ہو کہ مجھے زیرو کر دیا جائے"...... ڈیاگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر انچارج کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کیمرے تبدیل کر دیئے گئے ہیں یا نہیں"...... ڈیاگی نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس میڈم۔ پہلے کیمرے واپس آ گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے"...... ڈیاگی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا سپیشل ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انتھونی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیاگی بول رہی ہوں"...... ڈیاگی نے کہا۔

"یس میڈم"...... انتھونی نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"کیمرے تبدیل کر دیئے گئے ہیں یا نہیں"...... ڈیاگی نے پوچھا۔

"یس میڈم تبدیل ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا داخلے کے تمام سپاٹس کو کور کیا گیا ہے یا کوئی رہ گیا ہے"۔ ڈیاگی نے کہا۔

"مادام۔ آٹھ سپاٹس ہیں جہاں سے لیما سے کوئی گروپ لاپاز میں داخل ہو سکتا ہے۔ دو ایئر فیلڈ سپاٹس ہیں، دو بحری گھاٹ اور چار

سڑک کے راستے ہیں۔ ان آٹھ کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے اور ناکہ بندی مکمل ہے۔ ہر سپاٹس پر کیمرے اور آدمی پہنچا دیئے گئے ہیں۔ جیسے ہی یہ لوگ چیک ہوئے اسی لمحے ان پر فائر کھول دیا جائے گا"...... انتھونی نے کہا۔

"کتنے آدمی سپاٹس پر ہیں اور کیا انتظامات ہیں۔ تفصیل سے بتاؤ"۔ ڈیاگی نے کہا۔

"مادام۔ کیمرے والے دو ہیں۔ باقی ہر سپاٹ پر دو گاڑیاں ہیں اور آٹھ مسلح افراد موجود ہیں اور ان کی کارکردگی سے آپ بھی واقف ہیں"...... انتھونی نے کہا۔

"گڈ۔ اب سنو۔ لیبارٹری لاپاز کے شمال مشرق میں واقع وسیع میدانی علاقے میں ہے اور یہ لوگ اگر یہاں سے نکل بھی گئے تو لامحالہ یہ لیبارٹری ہی پہنچیں گے۔ میں چاہتی ہوں کہ وہاں کوئی ایسا انتظام کیا جائے کہ وہاں بھی ہم انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دیں۔ تم نے یہ علاقہ تو دیکھا ہو گا اس لئے تم بتاؤ کہ وہاں کیا منصوبہ بندی ہونی چاہئے"...... ڈیاگی نے کہا۔

"مادام۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے"...... دوسری طرف سے انتھونی نے کہا تو ڈیاگی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی تمہیں معلوم ہے"...... ڈیاگی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ میں چونکہ وہاں کا رہنے والا ہوں اس لئے مجھے سب

کچھ معلوم ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"کیا محل وقوع ہے وہاں کا"...... ڈیاگی نے پوچھا۔

"شمالی مشرقی علاقے میں آثار قدیمہ کے چند سپاٹس ہیں۔ قدیم معبد جو بری طرح ٹوٹے پھوٹے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی آثار قدیمہ میں خاص اہمیت ہے اس لئے سیاح وہاں خصوصی جیپوں پر آتے جاتے رہتے ہیں۔ وہاں آثار قدیمہ کا ایک آفس بھی ہے اور سیکورٹی کا عملہ بھی وہیں رہتا ہے۔ ان آثار قدیمہ سے کچھ فاصلے پر ایک قدرتی چھوٹی سی مٹی کی پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی سے ایک خفیہ راستہ لیبارٹری میں جاتا ہے لیکن یہ راستہ اندر سے کھل سکتا ہے باہر سے نہیں۔ ایسے انتظامات کئے گئے ہیں کہ لیبارٹری کے لئے جانے والی سپلائی آثار قدیمہ کے عملے کے ذریعے وہاں بھیجی جاتی ہے اور پھر وہاں سے اس لیبارٹری میں شفٹ کر دی جاتی ہے۔ آثار قدیمہ کے عملے کو لیبارٹری والوں نے باقاعدہ خریدا ہوا ہے"۔ انتھونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہاں تم کیسے پکٹنگ کر سکتے ہو"...... ڈیاگی نے کہا۔

"آپ فکر مت کریں۔ آثار قدیمہ کے آفس کا انچارج جیگر ہے۔ وہ بے حد لالچی اور جوا کھیلنے کا عادی ہے۔ آج کل وہ جوئے میں بڑی رقم ہار چکا ہے اس لئے اسے ویسے بھی رقم کی بے حد ضرورت ہے۔ میں اس سے سودا کر لوں گا اور وہ میرے چار آدمیوں کو وہاں رکھ لے گا۔ پاکیشیائی ایجنٹ اگر وہاں پہنچے تو لامحالہ سیاحوں کے روپ میں

وہاں پہنچیں گے ۔ میرے آدمی ہوشیار رہیں گے اور جیسے ہی انہوں نے لیبارٹری کو ٹریس کرنے کے لئے مشکوک حرکتیں کیں تو وہ انہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑا دیں گے اور چونکہ یہ سیکورٹی کی مخصوص یونیفارم میں ہوں گے اس لئے انہیں ان پر کوئی شک بھی نہ کر سکے گا"...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ۔ فوراً اس کا بندوبست کرو ۔ رقم کی پرواہ مت کرنا۔ تم جتنی چاہو اس پراجیکٹ پر خرچ کر سکتے ہو ۔ میری طرف سے مکمل اجازت ہے"...... ڈیاگی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب سنو ۔ میں خود بھی شہر میں گھوم پھر کر ان لوگوں کو ٹریس کروں گی اس لئے اب میرا تمہارا رابطہ سپیشل ٹرانسمیٹر پر ہو گا۔ کوئی بھی رپورٹ ہو تو مجھے فوری اطلاع دینا"...... ڈیاگی نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے انتھونی نے کہا تو ڈیاگی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ انتھونی نے جو سیٹ اپ بتایا تھا اس کے بعد ان لوگوں کے بچ نکلنے کا کوئی سکوپ باقی نہ رہتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک طاقتور لانچ کے نچلے کیبن میں موجود تھا۔ اس نے لیما میں اپنے خاص ذرائع سے یہ لانچ حاصل کی تھی اور اس لانچ کے کپتان کو اس نے بھاری رقم دے کر اس بات پر آمادہ کیا تھا کہ وہ انہیں لمبا چکر کاٹ کر لاپاز کے شمال مشرقی میدان کے عقب میں موجود ساحل پر اتار دے ۔ چونکہ جس راستے سے عمران لانچ سے جانا چاہتا تھا وہ راستہ عام سفری راستہ نہ تھا اور وہاں کسی بھی قسم کی پریشانی پیدا ہو سکتی تھی اس لئے پہلے تو لانچ کا کپتان اس پر آمادہ نہ ہوا لیکن جب عمران نے اسے بھاری معاوضہ دینے کا وعدہ کیا تو وہ رضامند ہو گیا کیونکہ یہ معاوضہ اتنا تھا کہ اس سے وہ ایک اور لانچ خرید سکتا تھا۔ عمران نے نقشے کی مدد سے اسے راستہ سمجھا دیا تھا اس لئے اب وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں لانچ چلا رہا تھا۔ اس کا نام ڈرمن تھا۔ وہ ادھیڑ عمر لیکن خاصے مضبوط جسم

کا مالک تھا۔ وہ اس لانچ کا مالک بھی تھا اور کپتان بھی جبکہ عمران
اپنے ساتھیوں سمیت لانچ کے نچلے حصے میں بنے ہوئے کیبن میں
بیٹھا ہوا تھا۔ اوپر سے چونکہ دور دور تک سمندر ہی سمندر نظر آ رہا تھا
اس لئے وہ سب نیچے بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ عمران نے انہیں
بتا دیا تھا کہ یہ سمندری سفر بارہ گھنٹوں پر محیط ہو گا اس لئے انہیں
معلوم تھا کہ وہ رات گئے ساحل پر پہنچ سکیں گے۔

"عمران صاحب۔ اس لانچ کو اگر چیک کر لیا گیا تو"۔ اچانک
کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کون چیک کرے گا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کوسٹ گارڈز یا وہاں ساحل پر موجود نیوی کے لوگ یا اوپر
چیک کرتا ہوا کوئی نیوی کا ہیلی کاپٹر۔ کوئی بھی چیک کر سکتا ہے"۔
کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ نہ عام راستہ ہے اور نہ ہی اس راستے کو اسمگلنگ کے لئے
استعمال کیا جاتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سرے سے کوئی راستہ
ہی نہیں ہے۔ یہ تو میں نے نقشے کی مدد سے خود بنایا ہے تاکہ ہم کسی
چکر میں الجھے بغیر براہ راست لیبارٹری تک پہنچ سکیں اس لئے تم بے
فکر رہو۔ اس راستے پر کوئی چیکنگ ہو ہی نہیں سکتی"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب ہم نے سیہ ملا میک اپ کیا ہوا ہے تو پھر ہمیں عام
راستوں سے جانے میں کیا رکاوٹ پیش آ سکتی تھی"...... جولیا

نے کہا۔

"بگ ڈاج کا اے سیکشن انتہائی تجربہ کار سیکرٹ ایجنٹوں پر
مشتمل ہے اور یقیناً ان تک رابرٹ پر ہونے والے تشدد اور ہلاکت
کی اطلاع بھی پہنچ چکی ہو گی اور پھر جس طرح لیما میں انہوں نے
چیکنگ کے لئے راکسی میڈاس جیسی انتہائی جدید ایجاد استعمال کی
ہے اس طرح وہ عام راستوں پر کوئی ایسی مشین لے آئیں جسے سیہ
بھی دھوکہ نہ دے سکے تو ہم خواہ مخواہ اس چکر میں الجھ جائیں گے"۔
عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ انہوں نے لیبارٹری
کے گرد بھی چیکنگ کا کوئی انتظام کر رکھا ہو"...... صفدر نے کہا۔

"یقیناً کر رکھا ہو گا۔ رابرٹ سے جو تفصیل معلوم ہوئی ہے اس
کے مطابق میدان میں موجود آثار قدیمہ کے چند ایسے سپاٹس موجود
ہیں جہاں سیاح بھی آتے جاتے رہتے ہیں اور ان کی رہنمائی کے لئے
وہاں باقاعدہ محکمہ آثار قدیمہ کا آفس بھی موجود ہے اور سیکورٹی کے
لوگ بھی ہیں۔ ان سپاٹس سے ذرا ہٹ کر ایک چھوٹی سی مٹی کی
پہاڑی ہے لیکن وہ قدرتی ہے۔ وہاں سے لیبارٹری کا راستہ ہے جو
اندر سے کھل سکتا ہے اس لئے اب ایسا ہو گا کہ ہم نے اچانک وہاں
سیکورٹی کے افراد کو اس انداز میں کور کرنا ہے کہ ہم ان کا روپ
دھار لیں۔ اس کے بعد اس لیبارٹری میں داخل ہونا ہمارے لئے
آسان ہو جائے گا کیونکہ رابرٹ نے بتایا ہے کہ جو سپلائی لیبارٹری

کے لئے آتی ہے وہ آثار قدیمہ کے آفس میں آن لوڈ کر دی جاتی ہے اور
سکیورٹی انچارج لیبارٹری کے سکیورٹی انچارج کو کال کر کے سپلائی
کے بارے میں اطلاع دیتا ہے تو لیبارٹری کا خفیہ دروازہ کھول دیا
جاتا ہے اور اندر سے لیبارٹری کی سکیورٹی کے افراد یہ سپلائی لے
جاتے ہیں۔ ہفتے میں ایک روز باقاعدگی سے یہ سپلائی آتی ہے اور اس
سپلائی کی وجہ سے ڈاکٹر آصف اس لیبارٹری سے نکل جانے میں
کامیاب ہو گیا اور اسی وجہ سے ہمیں اس بارے میں علم بھی ہوا"۔
عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب ۔ ان لوگوں نے ڈاکٹر آصف کے نکل
جانے کے بعد لازماً اس نظام کو تبدیل کر دیا ہو گا"...... صفدر نے
کہا۔

"ہاں ۔ ڈاکٹر آصف نے بتایا تھا کہ سپلائی کی گاڑیاں براہ راست
لیبارٹری میں جاتی تھیں اور سامان سپلائی کر کے خالی اور بے کار
میٹریل واپس لے جاتی تھیں لیکن ڈاکٹر آصف کے فرار کے بعد یہ
تبدیلی کر دی گئی کہ اب سپلائی لانے والی گاڑیاں آثار قدیمہ کے آفس
پہنچ کر رک جاتی ہیں اور وہاں سپلائی کو ان لوڈ کر کے وہیں سے واپس
چلی جاتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو اس بار سب نے اثبات
میں سر ہلا دیئے کیونکہ واقعی عمران نے اے سیکشن سے الجھنے کی بجائے
براہ راست لیبارٹری پر حملہ کرنے کا انتہائی فول پروف طریقہ تلاش
کیا تھا اس لئے انہیں یقین تھا کہ اے سیکشن کو علم ہی نہ ہو سکے گا

اور وہ اپنا مشن مکمل کر کے واپس بھی چلے جائیں گے۔

" کیپٹن ڈرمن کا کیا ہو گا عمران صاحب"...... اچانک صفدر نے
کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

" کیا ہو گا سے تمہارا کیا مطلب ہے"...... عمران نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا آپ یہ لانچ واپس بھیج دیں گے یا یہ ڈرمن یہیں رہے گا اور
ہم اس لانچ پر ہی واپس جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" ڈرمن کو ہم نے بے ہوش کر دینا ہے اور پھر اسے لانچ میں ڈال
کر کسی گھاٹ پر چھوڑ دیں گے کیونکہ ہماری واپسی بھی اسی انداز میں
ہو گی تو معاملات درست رہیں گے ورنہ شہر میں تو یہ لوگ ہمیں
پاگلوں کی طرح ڈھونڈتے پھریں گے اور لیبارٹری کی تباہی پر ان کے
مشن پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ ان کا مشن لیبارٹری کو تباہی سے
روکنا نہیں بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہے"...... عمران نے
جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چونکہ پانی کی بوتلیں اور
خوراک کے بند ڈبوں کا کافی سٹاک لانچ کے کیبن میں موجود تھا اس
لئے انہیں اس بارے میں کوئی فکر نہ تھی۔

" جا کر معلوم کرو صفدر کہ اب کتنا فاصلہ باقی رہ گیا ہے کیونکہ
ساحل نظر آنے پر ہمیں بھی اوپر پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا تو
صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھ کر اوپر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس
نے بتایا کہ ابھی چار گھنٹوں کا سفر باقی ہے تو وہ سب ایک بار پھر

باتوں میں مصروف ہو گئے ۔ پھر چار گھنٹے گزرنے کے بعد ڈرمن نے ازخود انہیں اطلاع دی تو وہ سب عمران سمیت اوپر عرشے پر پہنچ گئے ۔

" ساحل نظر آنے لگ گیا ہے جناب ۔ وہ دیکھیں "...... ڈرمن نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" کمال ہے ۔ ہمیں تو ہر طرف اندھیرا نظر آرہا ہے۔ کہیں یہاں ساحل اندھیرے کو تو نہیں کہا جاتا"...... عمران نے کہا تو ڈرمن بے اختیار ہنس پڑا۔

" ابھی آپ کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہو جائیں گی بہرحال ہم آدھے گھنٹے بعد ساحل پر پہنچ جائیں گے لیکن یہ تو ویران ساحل ہو گا اور آگے انتہائی طویل میدانی علاقہ ہے۔ آپ کیسے شہر پہنچیں گے "...... ڈرمن نے کہا۔

" ہم نے شہر جانا ہوتا تو ہم اتنا چکر کاٹ کر یہاں کیوں آتے ۔ ہمارا کام اس میدانی علاقے تک ہی محدود ہے "...... عمران نے کہا تو کپتان ڈرمن نے اثبات میں سرہلا دیا کیونکہ عمران نے اسے اپنے بارے میں یہی بتایا تھا کہ وہ اسمگروں کی ایک بین الاقوامی تنظیم کے رکن ہیں اور اس میدانی علاقے میں ان کا خاص اڈا ہے لیکن دشمن تنظیمیں اس اڈے کو تباہ کرنا چاہتی ہیں اس لئے اپنے آپ کو خفیہ رکھنے کے لئے وہ اس انداز میں وہاں جا رہے ہیں۔

" آپ کی واپسی کب ہو گی جناب "...... ڈرمن نے کہا۔

" زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں کے بعد "...... عمران نے جواب دیا

تو کپتان ڈرمن نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر واقعی آدھے گھنٹے بعد وہ کٹے پھٹے ساحل کے قریب پہنچ گئے ۔ ایک خاص جگہ پہنچ کر ڈرمن نے لانچ کو ہک کر دیا۔

" سامان لے آؤ "...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب سوائے جولیا کے نیچے کیبن کی طرف بڑھ گئے ۔

" تم دو گھنٹے کیا کرو گے "...... عمران نے ڈرمن سے پوچھا۔

" میں آرام کروں گا۔ مسلسل بارہ گھنٹے لانچ چلانے کی وجہ سے میں بے حد تھک گیا ہوں "...... ڈرمن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر ساحل پر چلا گیا۔

" ڈرمن کو بے ہوش نہیں کیا آپ نے "...... صفدر نے کہا۔

" نہیں ۔ وہ واقعی بے حد تھکا ہوا نظر آرہا تھا اس لئے وہ ویسے ہی صبح تک بے سدھ پڑا رہے گا۔ آؤ "...... عمران نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔ دور دور تک وسیع میدان تھا جس میں سوائے جھاڑیوں کے اور اونچے نیچے ٹیلوں کے اور کچھ نہیں تھا۔ چونکہ آسمان پر چاند موجود تھا اس لئے ہلکی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ عمران نے صفدر کے بیگ سے نائٹ ٹیلی سکوپ نکال کر آنکھوں سے لگائی اور غور سے وسیع میدان کو دیکھنے لگا۔

" ہمیں اور آگے جانا ہو گا "...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے ۔ تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل چلنے کے بعد عمران کو آثار قدیمہ کے سپاٹس نظر آنے لگ گئے تو عمران

رک گیا۔

" یہ آثار نظر آنے لگ گئے ہیں اس لیے اب اسلحہ وغیرہ نکال لو۔ ہم نے پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنی ہے۔ اس کے بعد ان سے آگے پوچھ گچھ ہو گی "...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان سپاٹس تک پہنچ گئے۔ وہاں ٹوٹے پھوٹے چند معبد تھے لیکن ان معبدوں سے ہٹ کر شمال کی طرف ایک کافی بڑی عمارت بنی ہوئی تھی جس کے گرد چاردیواری تھی اور پھاٹک لگا ہوا تھا۔ چاردیواری کے اندر روشنی ہو رہی تھی۔ عمران نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد سے اس پوری عمارت کا بغور جائزہ لیتا رہا۔

" میرے خیال میں سب سوئے ہوئے ہیں یا اگر کوئی چیکنگ ہو رہی ہو گی تو وہ سامنے کے رخ پر ہو گی کیونکہ عقبی طرف سے ہمارے آنے کا تو انہیں خیال تک نہ ہو گا۔ صفدر، تم جا کر اندر گیس کے دس کیپسول فائر کر دو "...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ وہ بڑے محتاط انداز میں چل رہا تھا۔ پھر عمارت کے قریب پہنچ کر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے گیس پسٹل کا رخ اندرونی طرف کر کے ٹریگر دبایا تو پسٹل سے گیس کیپسول نکل کر عمارت کے اندر گرنے لگے۔ عمران اور اس کے ساتھی کچھ فاصلے پر خاموش کھڑے تھے دس کیپسول اندر فائر کر کے صفدر واپس آ گیا اور پھر دس منٹ تک انتظار کرنے کے بعد وہ سب آگے بڑھے اور پھر پہلے انہوں نے

چاردیواری کے گرد چکر لگایا۔ اس کے بعد وہ بند پھاٹک کی طرف آ گئے اور پھر عمران کے اشارے پر تنویر کسی بندر کی طرح پھرتی سے پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا اور اس نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول دی تو عمران سمیت سب اندر داخل ہو گئے۔

" کھڑکی بند کر دو "...... عمران نے کہا تو سب سے آخر میں آنے والے صفدر نے کھڑکی بند کر دی۔ اس طرف چار کمرے تھے جبکہ باہر برآمدہ تھا اور برآمدے میں دو مسلح آدمی ٹیڑھے میڑھے انداز میں گرے ہوئے تھے جبکہ سائیڈ سے سیڑھیاں اوپر چھت پر جا رہی تھیں اور ان سیڑھیوں کے قریب ایک آدمی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے پوری عمارت کا جائزہ لیا تو ایک کمرے میں ایک آدمی کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ ہی فرش پر شراب کی ایک بوتل ٹوٹی ہوئی پڑی تھی جبکہ اس کے سامنے میز پر ایک فون موجود تھا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ سکورٹی انچارج ہو گا۔ پھر وہ واپس پلٹا اور اس نے اپنے ساتھیوں سمیت اس پوری عمارت کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ اس عمارت کے نیچے دو بڑے بڑے تہہ خانے بھی موجود تھے اور ان تہہ خانوں میں ایسے آثار تھے جیسے ان میں پہلے بھاری سامان وغیرہ رکھا جاتا تھا لیکن اب وہ تہہ خانے خالی پڑے ہوئے تھے۔ عمران واپس اس کمرے میں آیا جہاں وہ آدمی کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔

"اس آدمی کو کرسی پر رسی سے باندھ دو"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے جلد ہی اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔ رسی کا بنڈل انہیں ایک تہہ خانے سے مل گیا تھا۔

"تنویر۔ تم اس کے تمام ساتھیوں کا خاتمہ کر دو لیکن فائرنگ نہیں ہونی چاہئے کیونکہ فائرنگ کی آواز بہت دور تک جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس مڑ گیا۔ عمران نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے شیشی کا دہانہ اس آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈال لیا اور پھر پیچھے ہٹ کر وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ جولیا پہلے ہی ساتھ والی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"کہیں اس لیبارٹری سے اس کمرے کو چیک نہ کیا جا رہا ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں ایسی کوئی ڈیوائس نہیں ہے۔ میں نے چیکنگ کر لی ہے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے اور چند لمحوں بعد ہی اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ مجھے"...... اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے وہ

صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ مجھے کس نے باندھا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے"...... اس آدمی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے سوال کا جواب دو۔ کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام جیگر ہے۔ مگر تم کون ہو اور اس طرح اچانک تم کیسے آ گئے۔ میرے آدمیوں نے تمہیں نہیں روکا۔ یہ سب کیا اور کیسے ہو گیا"...... جیگر پر ابھی تک حیرت چھائی ہوئی تھی۔

"تم یہاں سیکورٹی انچارج ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں سیکورٹی انچارج ہوں"...... جیگر نے کہا۔

"لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج کون ہے"...... عمران نے پوچھا تو جیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں تم وہ پاکیشیائی ایجنٹ تو نہیں ہو۔ مگر تم تو ایکریمین ہو۔ کیا مطلب"...... سیکورٹی انچارج جیگر نے اس بار بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ تم کیسے جانتے ہو پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ مجھے انتھونی نے بتایا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں پہنچیں

گے ۔ اس نے اپنے چار آدمی بھی یہاں بھیجے تھے "...... جیگر نے کہا۔

" انتھونی کون ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" وہ ۔ وہ کسی بین الاقوامی تنظیم کا آدمی ہے "...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پوری تفصیل بتاؤ "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیسے یہاں آ گئے ہو ۔ میرے آدمیوں کا کیا ہوا "...... جیگر نے کہا تو عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

" سنو جیگر ۔ تم ابھی تک اس لئے زندہ ہو کہ تم ہمارے دشمن نہیں ہو ۔ ہم تم سے صرف چند معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ تمہارے سارے آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور تم یہاں اس وقت اکیلے ہو "...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" مم ۔ مجھے مت مارو ۔ میں بے گناہ ہوں ۔ میں نے تو تمہارا کچھ نہیں بگاڑا ۔ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ مجھے تو جوئے میں ہاری ہوئی ادھار رقم اتارنے کے لئے بھاری رقم کی اشد ضرورت تھی اس لئے میں نے انتھونی کے چار آدمیوں کو یہاں رکھنے کی حامی بھر لی تھی "...... جیگر نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ بھی عام سا سیکورٹی کا آدمی ہے ۔ باقاعدہ تربیت یافتہ یا فیلڈ میں کام کرنے والا آدمی نہیں ہے۔

" میں نے کہا ہے کہ پوری تفصیل بتاؤ "...... عمران نے یکلخت

کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا رخ اس کے سینے کی طرف کر دیا۔

" بب ۔ بب ۔ بتاتا ہوں ۔ پلیز اسے نیچے کر لو ۔ میں بتاتا ہوں ۔ سب کچھ بتاتا ہوں "...... جیگر نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" بولتے جاؤ لیکن جھوٹ مت بولنا ۔ جیسے ہی تم نے جھوٹ بولا مجھے فوری علم ہو جائے گا اور پھر میں نے صرف ٹریگر دبانا ہے اور تمہاری لاش اس ویرانے میں گدھیں نوچیں گی "...... عمران نے اور زیادہ خشک لہجے میں کہا۔

" میں یہاں سیکورٹی انچارج ہوں ۔ آثار قدیمہ کے معبدوں کی سیکورٹی ہمارے ذمے ہے ۔ میرے ساتھ تین آدمی ہیں لیکن چونکہ یہاں صرف چند سیاح ہی آتے ہیں اس لئے ہمیں کوئی کام نہیں کرنا پڑتا ۔ میں اکثر شہر چلا جاتا ہوں ۔ وہاں مجھے جوا کھیلنے کی عادت پڑ گئی ۔ پہلے تو میں جیتتا رہا لیکن پھر میں ہارنے لگ گیا اور میں نے بھاری رقم جیتنے کے لئے ادھار رقم لے کر جوا کھیلا لیکن پھر بھی ہار گیا ۔ اب میری تنخواہ تو اتنی نہیں کہ میں اس میں سے رقم اتار سکتا ۔ میں پریشان تھا کہ انتھونی نے مجھے شہر میں کال کر لیا ۔ وہ میرا دوست ہے ۔ ہم اکٹھے پڑھتے رہے ہیں اور مجھے انتھونی کے بارے میں معلوم تھا کہ اس کا تعلق کسی بین الاقوامی تنظیم سے ہے اور وہ خود ٹھاٹھ باٹھ سے رہتا ہے ۔ بظاہر اس نے امپورٹ ایکسپورٹ کی فرم بنائی ہوئی ہے ۔ بہرحال میں وہاں گیا تو اس نے مجھے بتایا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی

ایک ٹیم یہاں ایک لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے آنے والی ہے اور
یہ لیبارٹری یہاں قریب ہی زیر زمین ہے۔ گو اس نے کہا کہ وہ اس
گروپ کو شہر میں داخل ہوتے ہی ختم کرا دے گا لیکن اگر کسی بھی
طرح وہ بچ کر میرے پاس پہنچ گئے تو میرے آدمی ان کا خاتمہ کر دیں
گے۔ اس نے مجھے اس کام کے لئے بھاری رقم دینے کا وعدہ کیا۔ مجھے
چونکہ رقم کی ضرورت تھی اور میں نے کچھ کرنا بھی نہ تھا اس لئے میں
رضامند ہو گیا اور اس نے اپنے چار آدمیوں کو ہماری خصوصی
یونیفارم میں یہاں بھجوا دیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ یہ
آدمی حکومت نے بھیجے ہیں۔ وہ چھت پر چڑھ کر نگرانی کرتے رہے۔
کل سے ایسا ہو رہا تھا کہ اب تم اچانک یہاں پہنچ گئے۔ میں بیٹھا
شراب پی رہا تھا کہ اچانک بے ہوش ہو گیا"...... جیگر نے مسلسل
بولتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔

"لیبارٹری کا انچارج کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب تو کوئی نہیں ہے"...... جیگر نے جواب دیا تو عمران کے
ساتھ ساتھ خاموش بیٹھی ہوئی جولیا بھی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیوں نہیں ہے"...... عمران نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری بند کر کے سب چلے گئے ہیں۔ اب وہاں کوئی نہیں
ہے۔ نہ سائنس دان اور نہ ہی سیکورٹی کے افراد"...... جیگر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کب ایسا ہوا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

"تقریباً ایک ہفتہ قبل۔ وہ سب بڑے بڑے ہیلی کاپٹروں میں
سوار ہو کر چلے گئے۔ لیبارٹری سیکورٹی انچارج کرنل لارک میرا
دوست تھا۔ اس نے مجھے صرف اتنا بتایا کہ کسی حملے کے خوف کی
وجہ سے وہ یہ لیبارٹری چھوڑ کر کسی دوسری لیبارٹری میں جا رہے اور
جب حملے کا خوف ختم ہو جائے گا تو پھر وہ واپس آجائیں گے"۔ جیگر
نے جواب دیا۔

"لیبارٹری اب بالکل خالی ہے یا مشینری وغیرہ موجود ہے"۔
عمران نے پوچھا۔

"مشینری تو نہیں لے جائی گئی۔ صرف لوگ گئے ہیں"...... جیگر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ انہوں نے بتایا ہے۔ کرنل لارک کو
خود بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں اس لئے وہ مجھے کیا
بتاتا"...... جیگر نے کہا۔

"تم نے انتھونی کو بتایا تھا کہ لیبارٹری خالی ہو چکی ہے"۔ عمران
نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے اس کی کیا ضرورت تھی اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ
مجھے رقم ہی نہ دیتا اس لئے میں خاموش رہا"...... جیگر نے کہا۔

"سپلائی تو اب بھی آ رہی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ جس روز یہ لوگ گئے تھے اس سے ایک روز پہلے سپلائی آئی تھی۔ پھر تو نہیں آئی"...... جیگر نے جواب دیا۔

"تمہاری بات کو کیسے چیک کیا جا سکتا ہے۔ ہم لیبارٹری کے اندر کیسے جا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس کا راستہ کھول کر۔ وہ باہر سے اسے بند کر کے گئے ہیں۔ میں خود ایک بار چکر لگا آیا ہوں"...... جیگر نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو جیگر نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"جولیا۔ تم یہیں رک کر اس کا خیال رکھو گی۔ میں صفدر کے ساتھ لیبارٹری کا چکر لگا آؤں۔ شاید وہاں سے کوئی ایسا کلیو مل جائے جس سے پتہ چل جائے کہ یہ لوگ کہاں شفٹ ہوئے ہیں ورنہ تو ہمارا مشن مکمل طور پر ناکام ہو جائے گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اسے ختم کر دو۔ اسے زندہ رکھنے کا کیا فائدہ"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ شاید مزید کچھ پوچھنے کی ضرورت پڑ جائے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تم لوگ انتھونی سے بچ کر یہاں کیسے پہنچ گئے۔ انتھونی تو کہہ

رہا تھا کہ اس نے پورے لاپاز میں تمہیں پکڑنے کے لئے جال بچھا رکھا ہے"...... عمران کے جاتے ہی جیگر نے جولیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"انتھونی لاکھ کوشش کر لے ہمیں نہیں پکڑ سکتا۔ ویسے اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اس کی امپورٹ ایکسپورٹ فرم کا آفس ہی اس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ وہ سٹانزا پلازہ کی دوسری منزل پر ہے۔ انتھونی برادرز کے نام سے فرم ہے"...... جیگر نے خود ہی سب کچھ تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں عمران کی ذہانت کی داد دے رہی تھی کہ اس نے کس طرح اس نئے راستے سے یہاں پہنچ کر کارروائی کر ڈالی ہے کہ پورے لاپاز میں یقیناً ان کی چیکنگ ہو رہی ہو گی اور انہیں یہ تصور تک نہ ہو گا کہ وہ لوگ یہاں پہنچ بھی چکے ہیں۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران واپس آیا تو اس کے چہرے پر موجود تاثرات دیکھ کر جولیا سمجھ گئی کہ وہ ناکام لوٹا ہے۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے کہا۔

"وہاں تمام مشینری موجود ہے لیکن آدمی کوئی نہیں ہے اور ایسی بھی کوئی چیز نہیں ملی جس سے یہ اشارہ مل سکتا ہو کہ وہ لوگ یہاں سے شفٹ ہو کر کہاں گئے ہیں۔ ویسے میرا خیال ہے کہ انہوں نے متبادل انتظام پہلے سے ہی کر رکھا ہو گا ورنہ مشینری ضرور شفٹ کی

جائی اور مشینری کو شفٹ کرنے اور وہاں نصب کرنے میں وقت
لگ جاتا اس لئے انہوں نے متبادل لیبارٹری میں پہلے سے دوسری
مشینری نصب کر رکھی ہو گی"...... عمران نے تفصیل سے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے ۔ یہ تو بڑا مسئلہ بن گیا ہے"...... جولیا
نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ لگتا ایسا ہی ہے لیکن اب یہاں بیٹھ کر وقت ضائع کرنے
کی ضرورت نہیں ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کا کیا کرنا ہے"...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"گولی مار دو اور کیا کرنا ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا
اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا نے بجلی کی سی
تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ جیگر
کوئی احتجاج کرتا جولیا نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ
ہی جیگر کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم بری طرح
پھڑکنے لگا لیکن جولیا تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر آ گئی۔

ڈیاگی اپنے بیڈ روم میں داخل ہوئی اور پھر وہ ایک بڑی سی الماری
کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ وہ ان آٹھوں راستوں کا راؤنڈ لگا کر اور خود
انتھونی کے آدمیوں کو چیک کر کے اب واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچی
تھی جو اس کے ہیڈ کوارٹر میں ہی تھی۔ یہاں بھی اسے یہ رپورٹ ملی
تھی کہ یہاں کوئی مشکوک آدمی چیک نہیں کیا گیا۔ چنانچہ اب اس
نے آرام کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ اس نے آٹھوں راستوں پر
چیکنگ کرنے والوں کو دیکھ کر اطمینان کر لیا تھا کہ عمران اور اس
کے ساتھی جیسے ہی کسی راستے سے لاپاز میں داخل ہوں گے تو واقعی
ہلاک کر دیئے جائیں گے ۔ وہ سیدھی باتھ روم میں چلی گئی اور پھر
غسل کر کے اور ڈھیلا لباس پہن کر اس نے پہلے تو اپنے بال برش
سے سنوارے اور پھر اس نے ایک ریک سے شراب کی بوتل اور
گلاس اٹھا کر اسے میز پر رکھا اور پھر کرسی پر نیم دراز ہو کر اس نے

شراب کی بوتل کھول کر آدھا گلاس شراب سے بھرا۔ اس کے بعد ریموٹ کنٹرول اٹھا کر اس نے ٹی وی آن کیا اور اس کے بعد دونوں پیر سامنے رکھی ہوئی میز پر پھیلا کر اس نے ٹی وی دیکھنے کے ساتھ ساتھ گھونٹ گھونٹ شراب پینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اس کے چہرے پر پہلے سے موجود تھکاوٹ غائب ہو گئی اور اب وہ فریش نظر آ رہی تھی۔ اس انداز میں ٹی وی دیکھتے دیکھتے اور شراب پیتے پیتے نجانے اسے کس وقت نیند آ گئی اور وہ اس طرح کرسی پر نیم دراز انداز میں ہی گہری نیند سو گئی کہ اچانک اس کے کانوں میں فون کی گھنٹی کی تیز آواز پڑی تو اس کا شعور جاگ اٹھا۔ اس نے آنکھیں کھول کر حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھا۔ ٹی وی ابھی تک چل رہا تھا جبکہ شراب کی بوتل میز پر پڑی ہوئی تھی۔ البتہ سامنے دیوار پر لگے کلاک کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑی۔

"ارے کیا مطلب۔ رات کے اڑھائی بج گئے ہیں۔ حیرت ہے۔ میں اتنی دیر سوئی رہی ہوں یہاں۔ اسی حالت میں"۔ ڈیاگی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی اور اچانک اس کے ذہن میں خیال آیا کہ رات کے اڑھائی بجے اسے کون فون کر رہا ہو گا اور کیوں۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈیاگی نے خمار آلود لہجے میں کہا۔

"انتھونی بول رہا ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے انتھونی کی تیز آواز سنائی دی تو ڈیاگی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے ذہن میں

فوراً یہ خیال آیا کہ انتھونی نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دیا ہو گا اس لئے اس نے رات کے اڑھائی بجے فون کیا ہے۔

"یس۔ ڈیاگی بول رہی ہوں۔ کیا ہوا ہے۔ مارے گئے وہ سب لوگ"...... ڈیاگی نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"مادام۔ ان کی بجائے ہمارے چار آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور لیبارٹری خوفناک دھماکے سے تباہ کر دی گئی ہے"...... دوسری طرف سے انتھونی نے کہا تو ڈیاگی کو چند لمحوں تک تو سمجھ ہی نہ آئی کہ انتھونی کیا کہہ رہا ہے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کون سی لیبارٹری۔ کیا مطلب"...... ڈیاگی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ آٹھوں راستوں پر ہم مکمل چیکنگ کئے ہوئے ہیں لیکن وہ کسی راستے سے بھی لاپاز میں داخل نہیں ہوئے۔ اچانک مجھے تھوڑی دیر پہلے اطلاع ملی ہے کہ شمال مشرقی میدانی علاقے میں محکمہ آثار قدیمہ کی عمارت کے قریب زیر زمین کوئی خفیہ لیبارٹری اچانک دھماکے سے تباہ ہو گئی ہے تو میں چونک پڑا کیونکہ یہی وہ لیبارٹری تھی جس کے خلاف کام کرنے کے لئے پاکیشیائی ایجنٹ آنے والے تھے۔ میں خصوصی ہیلی کاپٹر پر وہاں گیا تو وہاں فوج مجھ سے بھی پہلے پہنچ چکی تھی۔ بہرحال میں نے اپنے ذرائع سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق آثار قدیمہ کی عمارت میں موجود آٹھ افراد کو

گردنیں توڑ کر ہلاک کیا گیا اور لاشوں کو دیکھ کر ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ ہلاک ہوتے وقت بے ہوش تھے جبکہ سیکورٹی انچارج کو کمرے میں کرسی پر رسیوں سے باندھ کر ہلاک کیا گیا ہے۔ اس کے سینے میں گولیاں ماری گئی ہیں لیکن ایک اور عجیب بات سامنے آئی ہے کہ لیبارٹری کے ملبے سے کسی انسان کی کوئی لاش تو ایک طرف لاش کا کوئی ایک ٹکڑا بھی نہیں ملا۔ یقینی طور پر لیبارٹری انسانوں سے خالی تھی۔ میں نے اپنے طور پر جو معلومات اکٹھی کی ہیں ان کے مطابق کچھ افراد عقبی ساحل سے پیدل چلتے ہوئے وہاں آئے ہیں اور واردات کر کے وہ دوبارہ اسی راستے سے واپس چلے گئے ہیں کیونکہ پولیس اور فوج کو عقبی ساحل پر کسی لانچ کے ٹھہرنے اور ہک ہونے کے نشانات ملے ہیں حالانکہ اس طرف سے کوئی سمندری راستہ نہیں ہے۔ پولیس مزید انکوائری کر رہی ہے"...... انتھونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کے الفاظ اس طرح ڈیاگی کے کانوں میں پڑ رہے تھے جیسے پگھلا ہوا سیسہ پڑتا ہے۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم یہاں پکٹنگ ہی کرتے رہ گئے اور وہ لوگ عقبی ساحل سے آکر اپنا مشن مکمل کر کے واپس بھی چلے گئے۔ ویری بیڈ۔ یہ تو اے سیکشن کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے"...... ڈیاگی نے اس بار غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میڈم۔ اصل مسئلہ اور ہے۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ کسی معروف راستے سے لاپاز میں داخل ہوں گے اور پھر لیبارٹری

جائیں گے جبکہ یہ لوگ کسی بھی معروف راستے سے آنے کی بجائے غیر معروف راستے سے یہاں براہ راست پہنچ گئے اور ہم معروف راستوں پر ہی پکٹنگ کرتے رہ گئے"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"لیکن وہ غیر معروف راستہ ہی ہی مگر کون سا راستہ ہے اور وہ لوگ کس طرح وہاں پہنچ گئے۔ اب تک ہم ان کا انتظار کر رہے تھے اور اب ہمیں ان کے پیچھے جانا پڑے گا"۔ ڈیاگی نے چیختے ہوئے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے مادام۔ یہ لوگ کسی طاقتور لانچ سے لیما سے لمبا چکر کاٹتے ہوئے میدانی علاقے کے عقب میں پہنچے ہیں اور پھر واردات کر کے یہ اسی راستے سے واپس چلے گئے ہیں اور یہ راستہ اس قدر طویل ہے کہ لانچ جس قدر بھی طاقتور ہو بارہ گھنٹوں سے پہلے یہ واپس لیما نہیں پہنچ سکتے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ہیلی کاپٹر پر ان کو چیک کروں اور اگر یہ لانچ مل جائے تو اسے سمندر میں ہی تباہ کر دوں"...... انتھونی نے کہا۔

"میں تمہارے ساتھ جاؤں گی اور سنو۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ اگر ہم چھوٹے ہیلی کاپٹر پر گئے تو یہ ہمارا ہیلی کاپٹر فضا میں ہی تباہ کر دیں گے اس لئے ہمیں نیوی کا خصوصی ہیلی کاپٹر حاصل کرنا ہو گا۔ کیا تمہارے تعلقات ہیں نیوی میں"...... ڈیاگی نے تیز لہجے میں کہا۔

"مل جائے گا ہیلی کاپٹر اور اگر آپ کہیں تو نیوی کے لوگ خود بھی یہ آپریشن کر سکتے ہیں"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"ایک نیوی گیئر اور پائلٹ نیوی کالے لو۔ ان لوگوں کے خاتمے کا مشن ہم خود مکمل کریں گے۔ تم تمام انتظامات فوری طور پر کر لو۔ پھر مجھے لانے کے لئے کار بھجوا دو"...... ڈیاگی نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیاگی نے رسیور رکھا اور پھر اچھل کر سیدھی کھڑی ہو گئی اور پھر دوڑتی ہوئی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس نے جینز کی پینٹ کے ساتھ سیاہ جیکٹ پہن رکھی تھی۔ ٹی وی ابھی تک چل رہا تھا۔ ڈیاگی نے ٹی وی آف کیا اور پھر فون کے رسیور کی طرف اس نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈیاگی نے کہا۔

"لوسیا بول رہی ہوں ڈیاگی"...... دوسری طرف سے چیف لوسیا کی سخت آواز سنائی دی۔

"یس چیف"...... ڈیاگی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ انتھونی نے اسے مکمل رپورٹ دے دی ہو گی۔

"مجھے انتھونی سے رپورٹ مل گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا مشن یکسر ناکام رہا ہے"...... لوسیا نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ ہم راستوں کے چکر میں الجھے رہ گئے اور وہ لوگ عقب سے آ کر واردات کر گئے۔ البتہ اب ہم ان کا شکار کریں گے۔ اب معاملہ الٹ ہو گا۔ پہلے ہم ان کا انتظار کرتے رہے اب ہم ان کا

پیچھا کریں گے"...... ڈیاگی نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"مجھے انتھونی نے رپورٹ دی ہے لیکن یہ عمران اور اس کے ساتھی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ وہ نیوی ہیلی کاپٹر کو دور سے ہی چیک کر لیں گے اور پھر کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے تم ایسی کوئی حماقت نہیں کرو گی بلکہ اب تم ایسا کرو کہ انتھونی اور اس کے ساتھ چند خاص آدمی لے کر ہیلی کاپٹر کے ذریعے لیما کے اصل ساحل پر پہنچ جاؤ جہاں یہ لانچیں موجود ہوتی ہیں۔ یہ لوگ اطمینان سے واپس جائیں گے اور پھر ان پر اچانک فائر کھولا جا سکتا ہے"۔ لوسیا نے کہا۔

"اوہ یس چیف۔ یہ زیادہ بہتر ترکیب ہے"...... ڈیاگی نے فوراً ہی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیما کے اندر تم نے کوئی کارروائی نہیں کرنی کیونکہ پہلے ہی اصول کے تحت میں نے لیما کے انچارج کو وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کارروائی سے روک دیا تھا اس لئے اب تم نے بھی لیما کے اندر کچھ نہیں کرنا بلکہ جو کچھ کرنا ہے وہیں ساحل پر ہی کرنا ہے اور یہ بتا دوں کہ تمہیں انتہائی محتاط رہنا ہو گا"...... لوسیا نے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ لیکن یہ لوگ لیبارٹری تو تباہ کر ہی چکے ہیں۔ کیا اس سے ہماری کارکردگی پر تو کوئی فرق نہیں پڑے گا"...... ڈیاگی نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں تو صرف عمران کی ہلاکت کا مشن دیا گیا تھا۔

لیبارٹری کی حفاظت ہمارے مشن میں شامل ہی نہیں ہے اس لئے اس کا ہم پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ ویسے یہ جو رپورٹ انتھونی نے دی ہے اس سے میں سمجھ گئی ہوں کہ اسرائیلی حکام نے پہلے ہی متبادل انتظام کر رکھا تھا اس لئے جیسے ہی انہیں اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے خلاف کام کر رہی ہے تو انہوں نے خاموشی سے لیبارٹری سے سائنس دان نکال کر کسی دوسری لیبارٹری میں شفٹ کر دیئے"...... لوسیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس چیف۔ واقعی آپ درست کہہ رہی ہیں۔ اس کا تو مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اپنے مشن میں ناکام رہی ہے"...... ڈیاگی نے چہک کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ لوگ حد درجہ تیز ہیں۔ اب لامحالہ یہ اس دوسری لیبارٹری کو ٹریس کریں گے اور پھر وہاں اٹیک کریں گے۔ یہ مشن مکمل کئے بغیر واپس جانے والے نہیں ہیں اس لئے اب واقعی ہمیں خود ان کا شکار کھیلنا پڑے گا"...... لوسیا نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب ان کا خاتمہ ہر صورت میں ہو گا"...... ڈیاگی نے کہا۔

"اوکے۔ ہر طرح سے محتاط رہنا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈیاگی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

لانچ انتہائی تیز رفتاری سے واپس لیما کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرمن نے آنے اور جانے کے لئے ٹھوس انتظامات پہلے ہی کر رکھے تھے۔ اس نے فیول ٹینک مکمل طور پر بھرنے کے ساتھ ساتھ اضافی ٹینک بھی فیول سے بھروا کر علیحدہ رکھے ہوئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ لانچ بارہ گھنٹے کا سفر کرنے کے بعد ایک بار پھر بارہ گھنٹے کا سفر کرتی ہوئی واپس لیما جا رہی تھی اور اسے فیول کی کمی کا کوئی مسئلہ نہ تھا۔ ظاہر ہے چوبیس گھنٹے کے سفر جتنا فیول تو کسی لانچ کے ٹینک میں آ ہی نہ سکتا تھا اور جس راستے سے وہ گزر رہے تھے وہاں کہیں سے بھی انہیں فیول نہ مل سکتا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت نچلے کیبن میں موجود تھا۔ عمران نے [illegible] پہنچتے ہی سب سے پہلے وہ وائرلیس بم ڈی چارج کر دیا جو وہ لیبارٹری کے اندر نصب کر کے آیا تھا اور جب انہیں [illegible] کے کی بازگشت

سنائی دی تو ان سب نے اطمینان کے سانس لئے۔ چونکہ ڈرمن بے پناہ تھکاوٹ کی وجہ سے بے ہوشی کے عالم میں سویا ہوا تھا اور اسے اس دھماکے کا علم ہی نہ ہو سکا تھا اور عمران نے بھی اسے اٹھانے کی بجائے ویسے ہی سونے دیا اور اس نے تنویر کو لانچ چلانے کا کہہ دیا تھا اور جب تقریباً چار گھنٹوں کا واپسی کا سفر لانچ نے طے کر لیا تب ڈرمن کی آنکھ کھلی اور وہ حیرت بھرے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا لیکن جب عمران نے اسے بتایا کہ اسے بے حد تھکا ہوا اور سوتے دیکھ کر انہوں نے اسے نہیں جگایا تو اس نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ عمران نے جلد واپسی کے سوال پر اسے صرف یہ بتایا تھا کہ چونکہ ان کا کام جلد ہو گیا تھا اس لئے وہ جلد واپس آگئے ہیں۔ پھر لانچ کی کپتانی ڈرمن نے سنبھال لی اور تنویر بھی ان کے پاس نیچے کیبن میں آگیا۔

" عمران صاحب۔ اب مشن کا کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" تمہیں مشن کی فکر ہے اور مجھے فکر ہے کہ زندہ سلامت ہماری واپسی بھی ہوتی ہے یا اس سمندر میں ہی غرق ہونا پڑے گا۔ ایک بڑے شاعر نے کہا ہے کہ وہ کیوں نہ غرق دریا ہو گیا کہ نہ کہیں جنازہ اٹھتا اور نہ کہیں مزار بنتا۔ بس دریا کی جگہ سمندر رکھ لو۔ ویسے بھی سمندر کی اپنی شان ہوتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" تمہارے منہ سے سوائے منحوس باتوں کے اور بھی کچھ نکلتا ہے یا نہیں"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" مس جولیا۔ عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ لیبارٹری کا

دھماکہ دور دور تک سنائی دیا ہو گا اس لئے فوج اور پولیس وہاں پہنچی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ انہیں ہماری لانچ کے وہاں پہنچنے اور پھر واپس جانے کے بارے میں بھی علم ہو گیا ہو۔ ایسی صورت میں دن کے وقت کھلے سمندر میں اگر ہماری چیکنگ کی گئی تو یہ لانچ دور سے ہی نظر آجائے گی اور پھر آپ خود ہی سوچ سکتی ہیں کہ ہمارا کیا حشر ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے تفصیل سے بات کی۔

" تمہاری بات درست ہے لیکن کیا یہ بات اس انداز میں نہیں کی جا سکتی جس انداز میں تم نے کی ہے۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جنازے اور مزاروں کی باتیں کی جائیں"...... جولیا نے پہلے کی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے کمال ہے۔ تمہیں شاعرانہ انداز پسند نہیں ہے۔ شاعر کتنے خوبصورت انداز میں بات کرتا ہے جبکہ عام آدمی وہی بات اس طرح کر دیتا ہے کہ جیسے بات کرنے کی بجائے سر پر لٹھ مار رہا ہو"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

" عمران صاحب۔ یہ مشن تو ناکام ہو گیا"...... اچانک صفدر نے کہا۔

" کیوں ناکام ہو گیا۔ لیبارٹری تباہ ہو گئی۔ مشن مکمل ہو گیا۔ اس کا چیک مل جائے گا تو پھر آئندہ کسی مشن کے بارے میں سوچوں گا۔ پہلے وصولی تو کر لوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے

کہا تو سب ساتھی ایک بار پھر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"مشن کی ناکامی پر چیک کی بجائے تمہیں گولی بھی ماری جا سکتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"لو اب تم نے خود ہی شاعرانہ باتیں شروع کر دی ہیں"۔ عمران نے لفظ منحوس کہنے کی بجائے دوسرے الفاظ میں بات کی تو جولیا بے اختیار پھیکی ہنسی ہنس کر رہ گئی۔

"عمران صاحب ۔ معاملات بے حد سنجیدہ ہیں۔ ہم باوجود کوشش کے وہ لیبارٹری تباہ نہیں کر سکے جہاں وہ آلہ تیار ہو رہا ہے اور اگر یہ تیار ہو گیا تو پاکیشیا اور مسلم ممالک کے اربوں افراد ختم ہو جائیں گے اور پھر یہ بھی معلوم نہیں کہ اس آلے کی تیاری میں اب کتنا وقت رہ گیا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سب کے چہروں پر سنجیدگی کی تہیں چڑھتی چلی گئیں۔

"مسئلہ یہ ہے کہ اس بار واقعی ہمارے ساتھ ایسا ہاتھ کیا گیا ہے جس کی ہمیں توقع ہی نہ تھی۔ لیبارٹری کو خالی کر دیا گیا اور ساتھ ہی بگ ڈاج کے اے سیکشن کو ہمارے خلاف میدان میں اتار دیا گیا تاکہ ہمیں الجھایا جا سکے ۔ اب بھی اگر ہم سمندری راستے سے وہاں نہ پہنچتے اور کسی عام راستے سے لاپاز میں داخل ہوتے تو یقیناً اس خالی لیبارٹری تک پہنچتے پہنچتے ہمیں کئی دن مزید لگ جاتے جبکہ اب اصل بات یہ ہے کہ وہ لیبارٹری کہاں ہے جہاں یہ آلہ تیار کیا جا رہا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو آپ نے اس بارے میں لازماً کچھ سوچا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے ۔ پورے براعظم ایکریمیا میں سینکڑوں ہزاروں لیبارٹریاں ہوں گی ۔ اس کے علاوہ پوری دنیا میں بے شمار جزیرے ہیں جہاں لیبارٹریاں ہیں۔ اب کیا کہا جا سکتا ہے کہ یہ آلہ اب کس لیبارٹری میں تیار ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"پھر اب کیا ہو گا ۔ اب کیا کیا جائے"...... جولیا نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ تم بھی تو سوچو"...... عمران نے کہا تو سب نے اس طرح چونک کر عمران کی طرف دیکھا جیسے عمران کا یہ فقرہ ان کے لئے انتہائی حیرت کا باعث بنا ہو۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم خود سوچ چکے ہو۔ ویری گڈ"۔ جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ۔ ارے ۔ اکیلے میرے سوچنے سے کیا ہوتا ہے۔ کیوں تنویر"...... عمران نے کہا۔

"بس صرف سوچتے رہو ۔ مجھے تمہارے سوچنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے"...... تنویر نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

"عمران صاحب ۔ میں بتاؤں کہ آپ نے کیا سوچا ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ایک بار پھر چونک

پڑے ۔

" اچھا بتاؤ "...... عمران نے اس بار بڑے چیلنج بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ اسرائیل کے صدر سے اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم کریں گے چاہے اسے براہ راست کال کر کے یا کسی ایجنسی کے ذریعے "...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

" کمال ہے ۔ تم نے میرے دماغ کے اندر کوئی خفیہ مشین تو نہیں لگا رکھی جو کچھ میں سوچتا ہوں وہ تمہیں معلوم ہو جاتا ہے ۔ اب تو مجھے خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ میں جو کچھ تنویر کے بارے میں سوچوں گا وہ بھی تمہیں معلوم ہو جائے گا اور تم نے اگر وہ سب کچھ تنویر کو بتا دیا تو تنویر کا سینہ مزید دو انچ پھول جائے گا"...... عمران نے کہا تو تنویر کا عمران کی بات سن کر تیزی سے بگڑتا ہوا چہرہ اس کی آخری بات سن کر بے اختیار کھل اٹھا۔ ظاہر ہے عمران کے آخری فقرے کا مطلب تھا کہ وہ تنویر کی تعریف ہی سوچے گا تب ہی تنویر کا سینہ فخر سے دو انچ پھول جائے گا۔

" عمران صاحب ۔ کیا اسرائیلی صدر آسانی سے بتا دے گا"۔ صفدر نے کہا۔

" آسانی سے تو ظاہر ہے کوئی نہیں بتا سکتا اور انہوں نے اس بار جو گیم کھیلی ہے وہ واقعی انتہائی کامیاب رہی ہے اور انہیں بھی پوری طرح احساس ہو گا کہ اب ہم اس نئی لیبارٹری کو تلاش کرنے کی

کوشش کریں گے "...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی انہیں دور سے ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی تو وہ سب یکلخت اچھل پڑے ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ چیکنگ ہو رہی ہے۔ آؤ "...... عمران نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر وہ سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر عرشے پر پہنچ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے اور پھر انہیں دور سے نیوی کا بڑا ہیلی کاپٹر گزرتا ہوا دکھائی دیا۔ اس ہیلی کاپٹر کا رخ لیما کی طرف ہی تھا لیکن وہ کافی فاصلے پر تھا کہ اچانک لانچ میں موجود ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دینے لگی تو ڈرمن نے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

" رک جاؤ ۔ میں بات کروں گا "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ نیوی سرچنگ پارٹی ۔ کیا نمبر ہے تمہاری لانچ کا ۔ اوور "...... ایک تیز آواز سنائی دی تو عمران نے لانچ کا نمبر بتا دیا۔

" تم اس راستے سے کیوں سفر کر رہے ہو جبکہ یہ منظور شدہ راستہ نہیں ہے ۔ اوور "...... پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا گیا۔

" ہمارا تعلق اقوام متحدہ کے سروے سیکشن سے ہے ۔ ہم اس علاقے میں سمندری حیات کے سلسلے میں ابتدائی سروے کر رہے ہیں ۔ اوور "...... عمران نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ تمہاری منزل کہاں ہے ۔ اوور "...... دوسری طرف سے قدرے نرم لہجے میں کہا گیا۔

" ظاہر ہے ہم لیما جا رہے ہیں۔ اوور" ...... عمران نے کہا۔

" اوکے۔ لیما پہنچ کر آپ نے نیوی سب ہیڈ کوارٹر میں رپورٹ ضرور کرنی ہے تاکہ آپ کے بارے میں اعلیٰ حکام کو اطلاع دی جا سکے اوور" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ اوور" ...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا گیا تو عمران نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" یہ لوگ اتنی آسانی سے تو مطمئن ہونے والے نہیں ہیں جناب اب یہ لیما میں ہمارے سر پر سوار ہوں گے تاکہ رشوت لے سکیں"۔ ڈرمن نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" تم فکر مت کرو ڈرمن۔ ہم انہیں سنبھال لیں گے۔ تم تک بات نہیں پہنچے گی" ...... عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا تو ڈرمن کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ ہیلی کاپٹر کافی آگے جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا تھا۔

" لیما پہنچنے میں اب کتنا وقت رہ گیا ہے ڈرمن " ...... عمران نے کہا۔

" تقریباً اڑھائی گھنٹوں کا سفر باقی ہے" ...... ڈرمن نے میٹر دیکھتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت واپس نیچے کیبن میں آ گیا۔

" عمران صاحب۔ معاملہ مشکوک لگ رہا ہے۔ نیوی کے لوگ

اتنی آسانی سے مطمئن نہیں ہو سکتے" ...... صفدر نے کہا۔

" ہاں اور اس کا مطلب ہے کہ لیما میں ہمارے استقبال کی مکمل تیاری کر لی گئی ہے" ...... عمران نے کہا۔

" انہیں انتظام کرنے کی کیا ضرورت تھی یہاں کھلے سمندر میں بھی وہ ہماری لانچ کو تباہ کر سکتے تھے " ...... جولیا نے کہا۔

" وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی سے خوفزدہ ہیں۔ انہیں خطرہ ہو گا کہ الٹا ہم ان کا ہیلی کاپٹر ہی میزائل سے ہٹ کر سکتے ہیں اور اس کے بعد ظاہر ہے ہم نے لانچ کا رخ بدل کر اسے کہیں اور لے جانا ہے۔ اس طرح ہم ان کی نظروں سے بھی غائب ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ لیما تو بہرحال اب ہمیں جانا ہی ہو ا" ...... جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ اب تو لاپاز دوبارہ جانے کا فیول بھی نہیں ہو گا۔ ویسے ہم سے واقعی حماقت ہوئی کہ ہم اس لانچ سے واپس چل پڑے ہیں جبکہ لیبارٹری تباہ کر کے واپس آنے کی بجائے لاپاز شہر میں چلے جاتے تو زیادہ محفوظ رہتے" ...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ وہاں ان لوگوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ وہ ہمیں بہرحال اٹھا لیتے" ...... جولیا نے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ کیا ضروری ہے کہ ہم براہ راست لیما کے اس ساحل پر پہنچیں اور کسی نزدیکی جزیرے پر بھی تو جا سکتے ہیں"۔ صفدر

نے کہا۔

" ایسا کوئی جزیرہ لیما کے ساحل کے قریب نہیں ہے۔ جو پہلا جزیرہ ہے وہ بھی ساحل سے پچاس ناٹ کے فاصلے پر ہے اور ایکریمین نیوی کے قبضے میں ہے۔ بہرحال فکر مت کرو۔ اب یہ ہوگا کہ قریب آنے پر ڈرمن کو بے ہوش کر کے نیچے کیبن میں ڈالنا پڑے گا اور ہم آسانی سے کسی بھی ویران جگہ پر لانچ ہک کر کے آسانی سے نکل جائیں گے"...... عمران نے کہا تو سب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیئے۔

بلیک سٹریپ کا چیف رائٹ اپنے آفس میں موجود ایک فائل مطالعے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رائٹ نے بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رائٹ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چیف آف اے سیکشن لوسیا بول رہی ہوں"...... دوسری ف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو رائٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ تم۔ کیا ہوا۔ کیا وکٹری کی رپورٹ ہے"...... رائٹ نے ت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم حالات سے یکسر بے خبر رہے ہو"۔ نے کہا تو رائٹ چونک پڑا۔

"جب مشن تمہارے ذمے لگا دیا گیا تو پھر میں نے کیا کرنا تھا۔ سو فیصد یقین ہے کہ اے سیکشن کبھی ناکام رہ ہی نہیں سکتا۔

کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... رائٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ اس بار واقعی خاص بات ہو گئی ہے۔ اے سیکشن مکمل طور پر ناکام رہا ہے"...... لوسیا نے کہا تو رائٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کیا واقعی ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ میں نے تو انتہائی یقین کے ساتھ اسرائیلی حکام کو تمہارا ریفرنس دیا تھا"۔ رائٹ نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن ہم واقعی باوجود سخت کوشش کے ناکام رہے ہیں۔ لیما اور لاپاز دونوں کے سیکشن انچارج بھی ہلاک ہو گئے ہیں اور لاپاز میں اسرائیل کی خالی لیبارٹری کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی یکسر غائب ہو گئی ہے اس لئے مجبوراً مجھے تمہیں کال کرنا پڑا ہے ۔ ہم ہر طرح کا تاوان ادا کرنے کے لئے تیار ہیں"...... لوسیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوا کیا ہے ۔ مجھے تفصیل تو بتاؤ"...... رائٹ نے کہا۔

"لیما میں ہمارے سیکشن انچارج رابرٹ نے ان پر حملے کئے لیکن ان کی بجائے رابرٹ خود ان کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا اور وہ لوگ لاپاز چلے گئے ۔ لاپاز کے ہر راستے پر ہم نے چیکنگ کی ہوئی تھی اور ایسے کیمرے نصب کر رکھے تھے جو میک اپ چیک کر لیتے ہیں اور ہم اس لحاظ سے مطمئن تھے کہ ان کا خاتمہ یقینی طور پر ہو گا مگر یہ لوگ لیما سے ایک پرائیویٹ لانچ کے ذریعے غیر معروف راستے پر سفر کرتے

ہوئے شمال مشرقی میدان کے عقبی ساحل پر رات کو پہنچ گئے اور انہوں نے وہاں لیبارٹری کو ٹریس کر کے اندر بم نصب کر دیا اور محکمہ آثار قدیمہ کی سیکورٹی پر مامور افراد جن کے ساتھ چار آدمی ہم نے اپنے بھی حفظ ماتقدم کے طور پر رکھے ہوئے تھے سب کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد لیبارٹری ایک دھماکے سے تباہ کر دی گئی۔ انہیں تلاش کیا گیا تو اطلاع ملی کہ وہ لانچ سے لیما واپس پہنچ رہے ہیں۔ چنانچہ لیما اور لاپاز کی سیکشن انچارج ڈیاگی نے چیکنگ کرائی لیکن یہ لوگ وہاں پہنچے ہی نہیں۔ جب کافی وقت گزر گیا تو ان کی تلاش کی گئی تو پتہ چلا کہ لانچ تو کھلے سمندر میں تیرتی پھر رہی ہے اور اس کے کپتان ڈرمن کو بے ہوش کر کے وہاں ڈال دیا گیا تھا اور یہ لوگ غائب تھے ۔ پھر پورے لیما میں ان کی چیکنگ کرائی گئی لیکن اچانک اطلاع ملی کہ لاپاز سیکشن انچارج ڈیاگی اپنے ساتھیوں سمیت ایک کوٹھی میں مردہ پائی گئی جبکہ بعد میں اطلاع ملی کہ وہ لوگ ڈیاگی اور اس کے ساتھیوں کے کاغذات پر ناراک جا چکے ہیں"...... لوسیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ناراک ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اب یہاں ہیں"...... رائٹ نے چونک کر کہا۔

"ہاں ۔ لیکن ایک بات ہے کہ اس بار اسرائیلی حکام نے واقعی خوبصورت ڈاج دیا ہے انہیں کہ لیبارٹری سے سائنس دان کہیں اور منتقل کر دیئے ہیں اور اب ظاہر ہے وہ لوگ یہاں اس لیبارٹری کو تو

ٹریس ہی نہ کر سکیں گے اس لئے وہ بھی ناکام ہی واپس جائیں گے"۔ لوسیا نے کہا۔

" ہاں ۔ یہ میری تجویز تھی جسے اسرائیل کے صدر نے قبول کر لیا تھا۔ بہرحال اب مجھے صدر صاحب سے بات کرنا ہو گی"...... رائٹ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ بہرحال میں نے اس لئے تمہیں فون کیا ہے کہ اب ہم اس مشن کو ختم کر رہے ہیں۔ ہاں اگر تم چاہو تو جس لیبارٹری میں کام ہو رہا ہے اس کے بارے میں مجھے بتا دو تو ہم وہاں ان کے خلاف پکٹنگ کر سکتے ہیں"...... لوسیا نے کہا۔

" اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ کام بہت تھوڑا رہ گیا ہے اور اب وہ اس لیبارٹری کو ٹریس نہیں کر سکیں گے ۔ اوکے ۔ میں صدر صاحب سے بات کرتا ہوں پھر اگر ضرورت ہوئی تو تم سے بات کروں گا"...... رائٹ نے کہا۔

" اوکے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ "...... رابطہ قائم ہوتے ہی اسرائیل کے صدر کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

" چیف آف بلیک سٹرپ فرام ناراک رائٹ بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے بات کرائیں۔ اٹ از ایمرجنسی "...... رائٹ نے

کہا۔

" ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو "...... چند لمحوں بعد اسرائیل کے صدر کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

" سر ۔ میں ناراک سے رائٹ بول رہا ہوں"...... رائٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں"۔ صدر اسرائیل نے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا تو رائٹ نے لوسیا سے ملنے والی تمام تفصیل دوہرا دی۔

" اس کا مطلب ہے کہ اگر ہم لیبارٹری تبدیل نہ کر چکے ہوتے تو یہ لوگ بہرحال وہاں پہنچ ہی گئے تھے"...... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" یس سر ۔ اور اب آپ کی اس ذہانت سے بھرپور پیش بندی نے انہیں یکسر ناکام بنا دیا ہے۔ اب یہ ادھر ادھر ہی بھٹکتے پھریں گے"۔ رائٹ نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

" یہ تمہاری ہی تجویز تھی اور ڈاکٹر راسکن نے بھی اس کا پہلے سے انتظام کر رکھا تھا اور اب تو صرف ایک ڈیڑھ ہفتے کا کام رہ گیا ہے۔ اس کے بعد ان کا وہ حشر ہو گا کہ دنیا ان کے حشر سے عبرت حاصل کرے گی"...... صدر نے کہا۔

" جناب ۔ اب یہ لوگ کسی نہ کسی طرح اس دوسری لیبارٹری

کو ٹریس کرنے کی کوشش کریں گے"...... رائٹ نے کہا۔

" ہاں ۔ مجھے معلوم ہے لیکن وہ ساری زندگی اس لیبارٹری کو ٹریس نہ کر سکیں گے کیونکہ ڈاکٹر راسکن اور میرے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے"...... صدر نے جواب دیا۔

" جناب ۔ یہ لوگ آپ کے آفس سے بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں"...... رائٹ نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ کیا کر سکتے ہیں اور کیا نہیں اس لئے میں نے اس بات کو صرف اپنی ذات تک ہی محدود رکھا ہوا ہے۔ بہرحال بے فکر رہو۔ ان کا مشن بہرحال ناکام ہو گیا ہے۔ وکٹری فار اسرائیل "...... صدر نے بچوں جیسے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" کاش یہ لوگ مارے جاتے تو زیادہ اچھا ہوتا"...... رائٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑی ہوئی فائل کھول لی کیونکہ اب لوسیا کو کال کرنے کی ضرورت باقی نہ رہی تھی۔ ایک لحاظ سے یہ مشن ہی ختم ہو گیا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت لیما کے ایک ویران ساحل پر اتر گیا۔ البتہ اس نے لانچ کے کپتان ڈرمن کو بے ہوش کر کے لانچ میں ڈالا اور پھر لانچ کو ساحل کے ساتھ ہک کرنے کی بجائے اسے کھلے سمندر میں واپس دھکیل دیا تاکہ اس لانچ کی اگر نگرانی ہو رہی ہو تو وہ اس میں الجھے رہیں اور وہ اطمینان سے لیما شہر پہنچ جائیں۔ ایک لمبا چکر کاٹ کر عمران اپنے ساتھیوں سمیت شہر میں داخل ہوا تو اس نے اپنے ساتھیوں کو ایک پبلک باغ میں چھوڑا اور خود وہ باغ کی ایک سائیڈ پر موجود فون بوتھ کی طویل قطار میں سے ایک خالی فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اسے بہرحال یہ اطمینان تھا کہ چونکہ لاپاز میں وہ اے سیکشن کے کسی آدمی سے نہیں ٹکرائے اس لئے وہ ان کے لباس اور میک اپ سے واقف نہیں ہوں گے اس لئے وہ مطمئن تھا۔ اس نے فون بوتھ میں داخل ہو کر پہلے انکوائری سے راسن کلب کا نمبر

معلوم کیا اور پھر ابھی وہ نمبر ڈائل ہی کرنے والا تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں پاکیشیائی ایجنٹوں کے الفاظ ٹکرائے۔ بولنے والی کوئی عورت تھی۔ عمران نے بے اختیار چونک کر اس کی طرف دیکھا جدھر سے آواز آئی تھی تو اس سے دو فون بوتھ پہلے ایک فون بوتھ میں ایک نوجوان اور خوبصورت مقامی عورت کھڑی فون کر رہی تھی۔ اس کا چہرہ مخالف سمت میں تھا۔ البتہ اس کی آواز عمران کے کانوں تک پہنچ رہی تھی کیونکہ وہ خاصے غصے میں بول رہی تھی۔ عمران نے رسیور کان سے لگا لیا اور اس کے ہونٹ اس طرح حرکت کرنے لگے جیسے وہ کسی سے بات کر رہا ہو لیکن اس کے کان پوری طرح اس عورت کی گفتگو کی طرف لگے ہوئے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ انہیں لیما شہر میں تلاش کیا جائے۔ ہم نے بہرحال ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ تم فوراً شہر کے بڑے بڑے چوراہوں پر کیمرے لے کر پکٹنگ کر دو اور جیسے ہی یہ لوگ نظر آئیں تم نے مجھے فوری اطلاع کرنی ہے۔ میں تھریسیا ٹاؤن والی کوٹھی میں رہوں گی۔ فوراً حرکت میں آ جاؤ اور ہر چوک پر لازماً پکٹنگ ہونی چاہئے ورنہ وہ آسانی سے لیما سے بھی نکل جائیں گے"...... وہ عورت مسلسل بول رہی تھی اور عمران ہونٹ بھینچے اس کی گفتگو سن رہا تھا۔ پھر عمران نے رسیور رکھا اور فون بوتھ سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا ایک سائیڈ پر ایک ستون کی آڑ میں کھڑا ہو گیا۔ یہ عورت فون بوتھ سے نکلی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی طرف

بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک سرخ رنگ کی کار میں بیٹھی اور کار تیزی سے مڑ کر سڑک پر دوڑتی چلی گئی۔ عمران اطمینان سے کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ وہ یقیناً ڈیاگی تھی جو لاپاز میں اے سیکشن کی انچارج تھی اور لیما میں ساحل پر ان کے استقبال کے لئے موجود تھی لیکن وہ لانچ کا انتظار کرتے رہے اور عمران اور اس کے ساتھی شہر میں داخل ہو گئے۔ ڈیاگی نے یقیناً رازداری کی خاطر پبلک فون بوتھ سے کال کی تھی لیکن شاید اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس کی آواز براہ راست عمران تک پہنچ رہی ہے۔ ویسے اگر وہ پاکیشیائی ایجنٹ کے الفاظ نہ کہتی تو عمران بھی اس کی طرف متوجہ نہ ہوتا۔ کار کے چلے جانے کے بعد عمران ستون کی اوٹ سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ سب باغ کے ایک خوبصورت کونے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور مشروب سپ کرنے میں مصروف تھے۔

"تم سب دو دو گروپوں کی صورت میں تھریسیا ٹاؤن پہنچو۔ وہاں کسی کوٹھی میں سرخ رنگ کی کار کو ہم نے تلاش کرنا ہے"۔ عمران نے قریب جا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کا نمبر اور ماڈل وغیرہ بھی بتا دیا۔

"یہ کس کی کار ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے اسے ڈیاگی کے فون کرنے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اب ہم نے اسے گھیر کر کیا کرنا ہے۔ کیا اسے معلوم ہو گا کہ

سیکنڈ لیبارٹری کہاں ہے"...... صفدر نے کہا۔

" فی الحال ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہے اس لئے ہم نے ہر طرف کوشش کرنی ہے"...... عمران نے کہا تو اس بار سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران باغ سے باہر آیا اور اس نے ایک خالی ٹیکسی کو روکا اور اس میں بیٹھ گیا۔

" تھریسیا ٹاؤن "...... عمران نے ڈرائیور سے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔ تقریباً پچیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد ٹیکسی ایک خاصی جدید قسم کی کالونی میں داخل ہو گئی تو عمران نے اسے ایک ریستوران کے سامنے رکنے کا کہا اور پھر نیچے اتر کر اس نے پیمنٹ کی اور پھر اطمینان سے ریستوران کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ٹیکسی ڈرائیور ٹیکسی موڑ کر واپس چلا گیا تو عمران واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ جدید طرز تعمیر کی کالونی میں کوٹھیوں کی دیواریں زیادہ اونچی نہ تھیں لیکن بہرحال اتنی اونچی ضرور تھیں کہ اندر کھڑی ہوئی کار باہر سے نظر نہ آ سکتی تھی۔

" اس طرح تو کار تلاش کرنا مشکل ہے"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ کر وہ ریستوران کی طرف بڑھ گیا۔ ریستوران کا ہال تقریباً خالی تھا۔ اکا دکا افراد کھانے اور پینے میں مصروف تھے۔ عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

" یس سر"...... کاؤنٹر پر موجود نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یہاں قریب کوئی آٹو ورکشاپ ہے"...... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ دائیں ہاتھ پر مڑ کر آپ آگے جائیں گے تو راسکی آٹو ورکشاپ موجود ہے سر"...... نوجوان نے جواب دیا۔

" اوکے۔ شکریہ "...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ورکشاپ میں پہنچ چکا تھا۔

" یس سر"...... ایک ادھیڑ عمر آدمی نے عمران کے آفس میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔

" یہاں میری ایک فرینڈ رہتی ہے جس کے پاس سرخ رنگ کی فورڈ میک کار ہے"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رجسٹریشن نمبر بھی بتا دیا۔

" سرخ رنگ کی فورڈ میک ماڈل کار ہمارے پاس تو کبھی نہیں آئی لیکن ایک منٹ۔ میرا خیال ہے کہ میں نے اسے ابھی تھوڑی دیر پہلے دیکھا ہے۔ اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے جناب۔ یہ کار تھریسیا ٹاؤن کی کوٹھی جارج لاج میں جاتی ہوئی میں نے دیکھی ہے۔ میں ورکشاپ آنے کے لئے وہاں سے گزر رہا تھا کہ اچانک نظر پڑ گئی"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

" اوہ۔ بے حد شکریہ۔ میں ان کی کوٹھی بھول گیا تھا۔ بے حد شکریہ "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اسے کسی حد تک یقین تھا کہ ورکشاپ کے مالک یا ملازموں میں سے کوئی نہ کوئی اس کے بارے میں جانتا ہوگا کیونکہ ایک تو سرخ رنگ

ہی بہت کم تعداد میں آتا ہے دوسرا یہ جدید ماڈل کی کار تھی اور ورکشاپ سے متعلق آدمی کی چونکہ یہ مخصوص فیلڈ ہوتی ہے اس لئے وہ لاشعوری طور پر اسے ضرور چیک کرتا ہے اور اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ وہ سڑک پر آکر ابھی چوک پر پہنچا ہی تھا کہ اس نے دور سے جولیا اور صفدر کو ایک درخت کے نیچے کھڑے دیکھا تو وہ قدم اٹھاتا ہوا ان کی طرف بڑھ گیا۔

" اب یہاں کار کیسے تلاش کریں عمران صاحب "...... صفدر نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" میں نے اسے تلاش کر لیا ہے۔ باقی ساتھی کہاں ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ ایک اور سائیڈ پر گئے ہیں تاکہ کار تلاش کی جاسکے لیکن تم نے کیسے معلوم کر لیا"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اسے کار تلاش کرنے کی تفصیل بتا دی۔

" اوہ ۔ گڈ شو ۔ واقعی ذہانت اسے ہی کہتے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بھی اس کی بات سن کر اس طرح سر ہلایا جیسے وہ صفدر کی بات کی تائید کر رہی ہو۔

" تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل ہو گا۔ وہ مجھے دے دو اور پھر جارج لاج پہنچ جاؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر نے جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن چپٹا سا پسٹل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اسے لے کر جیب میں ڈالا اور پھر آگے بڑھ

گیا۔ جارج لاج ایک درمیانے درجے کی رہائش گاہ تھی۔ اس کی چار دیواری بھی اتنی اونچی نہ تھی جتنی باقی کوٹھیوں کی تھی اور عمران چونکہ سڑک کے دوسرے کنارے پر تھا جو خاصا اونچا تھا اس لئے اسے پورچ میں موجود سرخ رنگ کی کار نظر آ گئی تو عمران کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ سڑک کراس کر کے سائیڈ گلی میں داخل ہوا۔ اس نے جیب سے گیس پسٹل نکال کر اس کا رخ عمارت کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے چار کیپسول اندر جا گرے تو عمران نے پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ جب واپس سامنے کے رخ پر پہنچا تو اس کے سارے ساتھی سامنے بنچوں پر بیٹھے اس طرح باتیں کرنے میں مصروف تھے جیسے کھلی فضا سے لطف اندوز ہو رہے ہوں۔ عمران ان کی طرف بڑھ گیا۔

" عقبی سمت میں کوٹھی کی چھت ہے اس لئے ہمیں گلی سے اندر جانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" آپ یہاں ٹھہریں ۔ میں جاتا ہوں"...... تنویر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ سڑک کراس کر کے گلی کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ دیواریں زیادہ اونچی نہ تھیں اس لئے وہ آسانی سے دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد پھاٹک کا چھوٹا حصہ کھل گیا تو عمران اور اس کے ساتھی آگے بڑھے اور سڑک کراس کر کے اندر داخل ہو گئے ۔ سب سے آخر میں صفدر اندر آیا تھا۔ اس نے پھاٹک

بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے پوری کوٹھی کا جائزہ لے لیا۔
کوٹھی میں چھ افراد موجود تھے جن میں ایک وہی عورت تھی جس نے
فون بوتھ پر کال کی تھی اور عمران کے اندازے کے مطابق وہ ڈیاگی
تھی۔

" اس ڈیاگی کو کرسی سے باندھ دو اور باقی افراد کا اس طرح خاتمہ
کرو کہ آواز باہر نہ جائے "...... عمران نے کہا۔

" تمہیں اس کا نام کیسے معلوم ہو گیا ہے "...... جولیا نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا اندازہ بتا رہا ہے کہ یہ لاپاز میں اے سیکشن کی انچارج
ڈیاگی ہو سکتی ہے۔ بہرحال ابھی معلوم ہو جائے گا "...... عمران نے
کہا۔

" عمران صاحب۔ نیچے ایک تہہ خانہ ہے۔ ڈیاگی سے آپ نے
پوچھ گچھ کرنی ہے اس لئے کیوں نہ اسے تہہ خانے میں لے جائیں
کیونکہ یہ گنجان آباد کالونی ہے "...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا "...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر
بعد ڈیاگی کو تہہ خانے میں ایک کرسی پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا
گیا جبکہ باقی افراد کی گردنیں توڑ کر انہیں ہلاک کر دیا گیا تھا۔

" یہاں فون پوائنٹ موجود ہے۔ تم اوپر سے فون لے آؤ "۔
عمران نے جولیا سے کہا اور خود کرسی گھسیٹ کر وہ ڈیاگی کے سامنے
بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں فون پیس

ور تار موجود تھی۔ اس نے فون کو مخصوص پوائنٹ سے لنک کیا اور
ون پیس اس نے عمران کے ساتھ رکھی ہوئی کرسی پر رکھ دیا۔

" ارے یہ تو گیس سے بے ہوش ہے اور اس کا اینٹی بھی تو صفدر
کے پاس ہو گا "...... عمران نے یکلخت چونک کر ایسے لہجے میں کہا
یسے اسے ابھی اس بات کا خیال آیا ہو۔

" میں لے آئی ہوں "...... جولیا نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹی
ی شیشی نکال کر وہ ڈیاگی کی طرف بڑھ گئی۔

" اوہ۔ اسے کہتے ہیں سلیقہ اور سگھڑ پن "...... عمران نے کہا تو
ولیا بے اختیار مسکرا دی لیکن اس نے مڑ کر کوئی جواب نہ دیا بلکہ
شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور اس نے شیشی کو اس عورت کی ناک سے لگا
دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے وہ
اپس مڑی اور عمران کے ساتھ والی کرسی پر آکر بیٹھ گئی۔

" تو تمہیں اب سلیقہ اور سگھڑ پن یاد آنے لگ گیا ہے "...... جولیا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے جہاں مقابلہ ہو وہاں فیصلہ تو انہی دو خصوصیات پر
ہوتا ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" مقابلہ۔ کیا مطلب "...... جولیا نے چونک کر اور حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

" مطلب ہے بیک وقت دو موجود ہوں "...... عمران نے کہا۔

" تم مرد واقعی جتنے بھی باکردار بنو ندیدے پن سے باز نہیں

آتے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جب دیدہ پن سے کچھ نظر نہیں آتا تو پھر نادیدہ پن کا ہی سہارا لینا پڑتا ہے"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا لیکن اسی لمحے ڈیاگی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور چند لمحوں تک تو وہ لاشعوری کیفیت میں بیٹھی رہی اور پھر یکلخت اچھل پڑی۔

" کیا۔ یہ کیا مطلب۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... عورت نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا نام علی عمران ہے میڈم ڈیاگی"...... عمران نے کہا تو ڈیاگی باوجود بندھی ہونے کے اسی طرح اچھل کر کرسی سمیت نیچے جا گری۔

" دیکھا تم نے میرے نام کا رعب"...... عمران نے اٹھتے ہوئے جولیا سے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے ڈیاگی کو کرسی سمیت سیدھا کر دیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے رسی اور گانٹھ کو باقاعدہ چیک کیا۔

" تم اس کے پیچھے کھڑی ہو جاؤ۔ یہ باقاعدہ تربیت یافتہ ہے۔ میرا مطلب ہے سلیقہ مند اور سگھڑ ہے"...... عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ البتہ وہ کرسی سے اٹھی اور ڈیاگی کے عقب میں جا کر کھڑی ہو گئی۔

" تم۔ تم یہاں۔ اس جگہ۔ کیا مطلب۔ کیا تم جادوگر ہو۔ کیا مطلب"...... ڈیاگی نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" پہلے تو یہ بات کنفرم کر دو کہ تمہارا نام ڈیاگی ہے اور تم لاپتہ

میں اے سیکشن کی انچارج ہو"۔ عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ تم یہاں تک کیسے پہنچے۔ میری تو تم سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی"...... ڈیاگی نے کہا تو عمران نے اسے فون بوتھ میں ہونے والی بات سننے سے لے کر یہاں تک پہنچنے تک کی تمام تفصیل بتا دی تو ڈیاگی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" مجھے تسلیم ہے کہ تمہاری جو شہرت میں نے سنی تھی تم اس سے بھی زیادہ خطرناک ہو۔ لیکن اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو"۔ ڈیاگی نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہمیں اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم کرنا ہے جہاں اس فارمولے پر کام ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

" مجھے کیا معلوم۔ مجھے معلوم بھی کیسے ہو سکتا ہے۔ ہمارا تعلق ویسے بھی لیبارٹری سے نہیں تھا۔ ہمارا مشن تو صرف تمہارا خاتمہ تھا اور بس"...... ڈیاگی نے جواب دیا۔

" اے سیکشن کا چیف کون ہے"...... عمران نے کہا۔

" میڈم لوسیا۔ وہ ناراک میں ہوتی ہے"۔ ڈیاگی نے جواب دیا۔

" اس کا ایڈریس بتاؤ اور ساتھ ہی فون نمبر بھی"۔ عمران نے کہا۔

" سوری۔ نہ مجھے ایڈریس معلوم ہے اور نہ ہی فون نمبر"۔ ڈیاگی نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" کیا تم چاہتی ہو کہ تم پر تشدد کیا جائے"...... عمران نے سرد

لہجے میں کہا۔

" جو تمہارا جی چاہے کر لو ۔ میں تمہیں روک نہیں سکتی۔ ویسے درست بات یہی ہے کہ میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی"...... ڈیاگی نے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی اب ضد پر اتر آئی ہے۔

" تمہیں اسے فون تو کرنا پڑتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" بس جو میں نے بتا دیا ہے وہی کافی ہے۔ اب تم میرے ٹکڑے بھی کر دو تو میں کچھ نہیں بتاؤں گی"...... ڈیاگی نے کہا۔

" کمال ہے ۔ تریاہٹ بھی کہاں کہاں سامنے آتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں کام کروں اس پر"...... جولیا نے کہا۔

" نہیں ۔ تم بس اس کی رسیاں چیک کرتی رہو ۔ میں ابھی آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ تہہ خانے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" کیا ہوا عمران صاحب "...... اوپر موجود صفدر نے عمران کو آتے دیکھ کر کہا۔

" میڈم ڈیاگی تریاہٹ کا شکار ہو گئی ہے اور تریاہٹ کو تم جانتے ہو۔ موت بھی نہیں توڑ سکتی اس لئے مجبوراً اس پر نسخہ استعمال کرنا پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب ۔ کیسی تریاہٹ"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

" ابھی آ کر بتاتا ہوں "...... عمران نے کہا اور سائیڈ کے کمرے کا

دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ کمرے سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک دھاگے سے بندھا ہوا انتہائی مکروہ صورت گٹڑ کا کیڑا تھا جو ہوا میں کلبلا رہا تھا۔

" اوہ اچھا۔ یہ واقعی تریاہٹ کو توڑ دے گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے میں داخل ہوا تو ڈیاگی ہونٹ بھینچے کرسی پر اسی طرح بیٹھی ہوئی تھی جیسے اس نے نہ بولنے کی قسم کھا لی ہو جبکہ جولیا اس کے عقب میں کھڑی تھی اور اس کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات نمایاں تھے اور عمران ان کے چہرے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ جولیا نے اسے بولنے پر مجبور کیا ہو گا لیکن اس نے انکار کر دیا ہو گا اس لئے جولیا کے چہرے پر شدید غصہ ابھر آیا تھا لیکن ظاہر ہے وہ اس لئے خاموش تھی کہ عمران نے اس سے معلومات حاصل کرنا تھیں ورنہ شاید وہ اس کی گردن توڑ چکی ہوتی۔

" یہ لو جولیا۔ یہ کیڑا ڈیاگی کے کالر کے اندر چھوڑ دو"...... عمران نے ہاتھ اوپر کرتے ہوئے کہا اور کلبلاتا ہوا کیڑا ڈیاگی کی آنکھوں کے سامنے آ گیا تو ڈیاگی کا چہرہ یکلخت انتہائی متغیر سا ہو گیا اور اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔

" نہیں ۔ یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ تم خود کرو"...... جولیا نے تیزی سے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

" چلو ایسے ہی سہی ۔ اب دیکھنا کہ یہ کیڑا کیسے میڈم ڈیاگی کی کمر پر

چہل قدمی کرتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے ڈیاگی کی شرٹ کے کالر کو عقبی طرف سے پکڑ کر جھٹکا دیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت کرو ایسا۔ رک جاؤ"۔ ڈیاگی نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے بندھے ہوئے جسم نے بے اختیار جھٹکے کھانے شروع کر دیئے تھے۔ اس کے چہرے کے اعصاب اس طرح کپکپا رہے تھے جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ آیا ہو۔

"ایڈریس بتاؤ اور فون نمبر بھی۔ ورنہ "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ڈیاگی نے فوراً ایڈریس اور فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے کپڑا نیچے فرش پر پھینک کر اس پر بوٹ رکھ دیا۔

"جولیا۔ اس کا منہ بند کر دو"..... عمران نے جولیا سے کہا اور خود اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے

"انکوائری پلیز"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے ناراک کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر [illegible] کرنے شروع کر دیئے۔

"سن رائز کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈیاگی بول رہی ہوں۔ میڈم لوسیا سے بات کراؤ"...... عمران کے منہ سے ڈیاگی کی آواز نکلی تو ڈیاگی کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے لگ گئیں۔ لیکن اس کے منہ پر چونکہ جولیا کا ہاتھ تھا اس لئے وہ بول نہ سکتی تھی۔

"اوہ۔ چیف ایک انتہائی ضروری کام میں مصروف ہیں۔ آپ کو ایک منٹ ہولڈ کرنا ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ چیف بول رہی ہوں"...... پھر واقعی تقریباً ایک منٹ کی خاموشی کے بعد ایک کرخت سی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈیاگی بول رہی ہوں چیف"...... عمران نے جان بوجھ کر چیف کا لفظ کہا کیونکہ فو[illegible]والی لڑکی نے لوسیا کو چیف کہا تھا اور پھر لوسیا نے بھی [illegible]ارف چیف کہہ کر کرایا تھا۔

"اوہ۔ تم کہاں سے بول رہی ہو"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میں اپنے ساتھیوں سمیت لیما میں ہوں چیف۔ ہم یہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیوں"...... دوسری طرف سے قدرے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"چیف۔ وہ جس طرح لاپاز سے نکل کر یہاں آئے ہیں میں چاہتی ہوں کہ وہ اب میرے ہاتھوں ہی ہلاک ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ تم واپس جاؤ۔ اب ان کے پیچھے بھاگنے کا کوئی فائدہ

نہیں ہے۔ وہ اب شاید ہی لیما میں رکیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اب تک لیما سے نکل بھی گئے ہوں کیونکہ ان کا مشن ناکام ہو گیا ہے اس لئے اب وہ یہاں کیوں وقت ضائع کریں گے"...... لوسیا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے چیف کہ انہیں یہاں کسی ذریعے سے اطلاع مل جائے کہ متبادل لیبارٹری کہاں ہے اور وہ ادھر کا رخ کر لیں"۔ عمران نے کہا۔

"کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے ڈیاگی۔ جب کسی کو بھی معلوم نہیں سوائے اسرائیلی حکام کے حتیٰ کہ میرا خیال ہے کہ بلیک سٹریپ کے چیف رائٹ کو بھی معلوم نہیں ہو گا تو انہیں یہاں سے کیسے معلوم ہو جائے گا۔ تم واپس جاؤ"...... دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"میں جا رہا ہوں جولیا۔ اب فیصلہ تم خود کر لو کہ تم میں سے کون سلیقہ مند اور سگھڑ ہے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کوئی بات بنی ہے یا نہیں عمران صاحب"...... باہر موجود صفدر نے کہا۔

"فی الحال تو سلیقہ مندی اور سگھڑاپے کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ دیکھو کون جیتتی ہے۔ پھر ہی کوئی بات بنے گی"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے جولیا تیز تیز قدم اٹھاتی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گئی۔

"ارے کیا ہوا۔ مقابلہ تم نے جیت لیا ہے۔ ویری گڈ"۔ عمران نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال تھا کہ ڈیاگی اور لوسیا واقعی متبادل لیبارٹری کے بارے میں جانتی ہوں گی حالانکہ اس قدر ٹاپ سیکرٹ اسرائیلی حکام ان لوگوں کو کیسے بتا سکتے ہیں"...... جولیا نے عمران کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے اے سیکشن کو ہمارے مقابلے پر لا کھڑا کیا ہے اس لئے میرا خیال تھا کہ شاید انہوں نے ایسا ہی انتظام متبادل لیبارٹری پر کیا ہو اس لئے میں نے کوشش کی ہے لیکن واقعی ایسا نہیں ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو اب کیا کرنا ہے۔ اس بار واقعی ہمیں ایسے انداز میں ڈاج دیا گیا ہے کہ کوئی راستہ ہی نظر نہیں آ رہا"...... صفدر نے کہا۔

"اب آخری صورت یہی ہے کہ اسرائیل کے صدر سے بات کی جائے"...... عمران نے کہا۔

"کس حیثیت سے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات سوچنے کی ہے۔ بہرحال اب یہاں رکنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا اس لئے فی الحال ہمیں فوری طور پر ناراک پہنچنا ہو گا اور وہاں سے آگے کا کوئی راستہ تلاش کریں گے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ صفدر اور جولیا بھی طویل سانس لے کر اس کے پیچھے چل پڑے تھے۔

اسرائیل کے صدر اپنے مخصوص آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔

"یس "...... صدر نے رسیور اٹھا کر کہا۔

" ڈاکٹر راسکن آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں جناب "...... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر راسکن "...... صدر نے بری طرح چونک کر کہا۔

"یس سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کرائیں بات "...... صدر نے کہا۔ ان کے چہرے پر بے اختیار تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ڈاکٹر راسکن اس وقت اس فارمولے پر کام کر رہے ہیں جس کے پیچھے پاکیشیائی ایجنٹ لگے ہوئے تھے اس لئے ان کی طرف سے اس طرح اچانک کال نے ان کے ذہن میں خدشات پیدا کر دیئے تھے۔

" ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں سر "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ اور آواز بتا رہی تھی کہ ڈاکٹر راسکن خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

" یس ڈاکٹر راسکن ۔ کوئی خاص بات "...... صدر نے نرم لہجے میں کہا۔

" سر ۔ لیبارٹری کی ایک انتہائی اہم مشین خراب ہو گئی ہے۔ اس کا ایک پرزہ ناراک سے ملتا ہے اور اس کے لئے مجھے خود ناراک جانا ہو گا۔ آپ کے حکم پر چونکہ لیبارٹری کو سیلڈ رکھا گیا ہے اس لئے آپ کی اجازت ضروری ہے "...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

" کیا آپ کے بغیر یہ پرزہ ناراک سے حاصل نہیں کیا جا سکتا "۔ صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یس سر ۔ کیا تو جا سکتا ہے لیکن پھر انہیں لیبارٹری کا محل وقوع بتانا پڑے گا جبکہ مجھے پہلے اسرائیل آنا ہو گا اور وہاں سے ناراک جانا ہو گا اور پھر ناراک سے پھر واپس اسرائیل اور اسرائیل سے لیبارٹری پہنچنا ہو گا۔ اس طرح معاملات خفیہ رہیں گے "...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

" آپ پرزے کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔ میں ناراک سے یہ پرزہ منگوا کر یہاں اپنے پاس رکھ لوں گا اور آپ کو کال کر لوں گا۔ آپ یہاں آ کر یہ پرزہ لے کر واپس چلے جائیں۔ آپ کا بذات خود

ناراک جانا خطرناک بھی ہو سکتا ہے کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ بہرحال ابھی اس فارمولے کے پیچھے ہوں گے اور وہ عمران خود سائنس دان ہے۔ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو پہچانتا ہو"...... صدر نے کہا۔

"جیسے آپ حکم دیں سر۔ لیکن پھر ایسا ہے کہ آپ کسی انتہائی ذمہ دار آدمی کو یہاں لیبارٹری بھجوا دیں۔ میں اسے مکمل طور پر بریف کر دوں گا اور وہ پرزہ لا کر اسی طرح مجھے پہنچا دے۔ اس طرح بہت سا وقت بھی بچ جائے گا اور یہاں کام بھی ہوتا رہے گا ورنہ پھر کام رک جائے گا"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"یہ زیادہ بہتر رہے گا۔ میں سپیشل سروسز کے کرنل پلومر کو آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ وہ انتہائی ذمہ دار آدمی ہیں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ ویسے میں انہیں جانتا ہوں۔ وہ ریڈ لیبارٹری کے چیف سیکورٹی آفیسر بھی رہے ہیں"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ آپ کے پاس پہنچ جائیں گے"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل پلومر کو میرے آفس بھیجو"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے فائل بند کر کے میز کی دراز میں رکھ دی۔ پھر تقریباً

آدھے گھنٹے بعد انہیں کرنل پلومر کی آمد کی اطلاع دی گئی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور لمبے قد اور ٹھوس ورزشی جسم کا مالک کرنل پلومر اندر داخل ہوا اور اس نے باقاعدہ فوجی سیلوٹ کیا۔

"بیٹھیں کرنل پلومر"...... صدر نے کہا۔

"تھینک یو سر"...... کرنل پلومر نے جواب دیا اور مؤدبانہ انداز میں سامنے موجود صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کرنل پلومر۔ آپ سپیشل سروسز کے چیف ہیں اور اس لحاظ سے آپ میری نظروں میں انتہائی ذمہ دار شخصیت ہیں"...... صدر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر"...... کرنل پلومر نے کہا لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ کا ٹکراؤ کبھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہوا ہے"...... صدر نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس سے۔ نو سر"...... کرنل پلومر نے جواب دیا۔

"آپ ملٹری انٹیلی جنس سے سپیشل سروسز میں آئے ہیں یا کسی اور ایجنسی سے"...... صدر نے کہا۔

"سر۔ میں ملٹری انٹیلی جنس میں رہا ہوں۔ پھر مجھے سپیشل سروسز میں ٹرانسفر کیا گیا ہے"...... کرنل پلومر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کا انتخاب غلط نہیں ہے۔ اب

میری بات غور سے سنیں۔ اسرائیل کی ایک لیبارٹری میں انتہائی اہم فارمولے پر ریسرچ ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر راسکن اس لیبارٹری کے انچارج ہیں جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے کام کر رہی ہے لیکن باوجود سرتوڑ کوشش کے اس لیبارٹری کو وہ ٹریس نہیں کر سکتے۔ لیبارٹری میں ایک اہم ترین فارمولا مکمل ہونے والا ہے لیکن کسی مشین کا کوئی پرزہ خراب ہو گیا ہے جو ناراک سے مل سکے گا۔ ڈاکٹر راسکن کا تو خیال تھا کہ وہ خود یہ پرزہ لے آئیں لیکن میں نے آپ کا انتخاب کیا ہے۔ آپ اس لیبارٹری میں جا کر ڈاکٹر راسکن سے ملیں۔ وہ آپ کو تفصیلات بتائیں گے۔ پھر آپ واپس اسرائیل آئیں اور پھر یہاں سے ناراک جائیں اور وہاں سے پرزہ لے کر واپس اسرائیل آئیں اور پھر اسے ڈاکٹر راسکن تک پہنچا دیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آپ سے واقف نہیں ہے جبکہ ڈاکٹر راسکن کو وہ پہچان سکتے ہیں۔ کیا آپ اس کام کے لئے تیار ہیں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... کرنل پلومر نے کہا۔

"یہ لیبارٹری جس کا کوڈ نام سٹار لیبارٹری ہے یہ قبرص کے مغربی علاقے کے بڑے شہر سکاپر کے قریب ہے۔ آپ نے سکاپر پہنچ کر وہاں کے ہوٹل گرانڈ کے مینجر ہڈسن سے ملنا ہے۔ اسے آپ کے بارے میں تمام ہدایات مل جائیں گی۔ وہ آپ کی ملاقات ڈاکٹر راسکن سے کرا دے گا۔ پھر آپ قبرص سے واپس اسرائیل آئیں گے اور اسرائیل سے ناراک جائیں گے۔ وہاں سے یہ پرزہ لے کر واپس اسرائیل آئیں گے اور یہ پرزہ آپ پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچا دیں گے۔ یہاں سے ڈاکٹر راسکن یہ پرزہ خود آ کر لے جائیں گے اور یہ کام آپ نے انتہائی رازداری اور تیزی سے کرنا ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... کرنل پلومر نے کہا۔

"اوکے۔ آپ آج ہی روانہ ہو جائیں۔ آپ کے بارے میں ہدایات سکاپر پہنچ جائیں گی"...... صدر نے کہا تو کرنل پلومر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ایک بار پھر فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور پھر تیزی سے آفس سے باہر چلا گیا تو صدر کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت ناراک کی ایک رہائش گاہ میں موجود تھا۔ اس رہائش گاہ کا انتظام فارن ایجنٹ گراہم کے ذریعے کیا گیا تھا۔ عمران نے یہاں پہنچ کر ہر طرح کی کوشش کر لی۔ فلسطین کی اس ایجنسی سے بھی رابطہ کر کے دیکھ لیا جس کا کوئی نہ کوئی رابطہ اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس سے تھا لیکن متبادل لیبارٹری کے بارے میں کہیں سے کوئی بھی اشارہ تک نہ مل سکا۔

"عمران صاحب۔ اس بار تو واقعی ہمارے سامنے دیوار کھڑی کر دی گئی ہے۔ کوئی راستہ ہی نہیں مل رہا"...... صفدر نے کہا۔

ہاں اور اسرائیل جو ہتھیار بنا رہا ہے وہ انتہائی خوفناک ہے۔ پانی کی کمی کے باعث انسانوں کی کیا حالت ہو گی اس لئے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور کوئی نہ کوئی امداد کرے گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے گراہم کی آواز سنائی دی۔

"کوئی خاص بات"...... عمران نے کہا۔

"ایک عجیب سی رپورٹ ملی ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو بتا دوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسی رپورٹ"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اسرائیل کی سپیشل سروسز کا چیف کرنل پلومر ایک سائنسی مشین کا پرزہ خریدنے اسرائیل سے یہاں آیا ہے"۔ گراہم نے کہا۔

"سپیشل سروسز کا کرنل پلومر اور سائنسی مشین کا پرزہ۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آئی"...... گراہم نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو تم نے سمجھنے کے لئے مجھے فون کیا ہے لیکن فیس دینا پڑے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ کرنل پلومر ایسا آدمی ہے جس کا کوئی تعلق سائنسی مشینری سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کا خصوصی طور پر اسرائیل سے ناراک آکر سائنسی مشینری کا پرزہ خریدنا انتہائی عجیب سی بات ہے حالانکہ یہ کام کسی سائنس دان کا تو ہو سکتا ہے کسی سپیشل سروسز کے آدمی کا تو نہیں ہو سکتا اور چونکہ وہ اسرائیل سے آیا

ہے اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو رپورٹ دے کر آپ سے یہ بات سمجھ لوں"...... گراہم نے کہا۔

"تمہیں کیسے اطلاع ملی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کرنل پلومر یہاں ہوٹل سٹانزا میں ٹھہرا ہوا ہے۔ اس نے سائنسی مشینری فروخت کرنے والی ایک بین الاقوامی فرم کے مینجر کو کال کیا اور اس کو اپنا مکمل تعارف کرایا جس پر وہ مینجر ہوٹل سٹانزا پہنچ گیا اور کرنل پلومر اسے کمرے میں لے گیا اور پھر دو گھنٹے بعد وہ مینجر واپس چلا گیا۔ چونکہ مینجر کی ملاقات نیچے ہال میں ہوئی تھی اور اسرائیل کا نام اور سپیشل سروسز کے ساتھ ساتھ کرنل پلومر کے الفاظ سامنے آئے تھے اس لئے وہاں کے ایک ویٹر نے جو میرا آدمی ہے، مجھے اطلاع دی۔ جب یہ اطلاع مجھ تک پہنچی تو میں بے حد حیران ہوا۔ میں نے اپنے طور پر اسرائیل سے معلومات حاصل کیں تو یہ بات کنفرم ہو گئی کہ کرنل پلومر واقعی اسرائیل کی سپیشل سروسز کا چیف ہے اور سب سے اہم بات جو اسرائیل سے معلوم ہوئی ہے وہ یہ کہ کرنل پلومر کی اسرائیل سے روانگی سے قبل اسرائیل کے صدر سے اس کی خصوصی ملاقات ہوئی تھی اور کرنل پلومر نے اپنے آفس میں کہا کہ وہ صدر اسرائیل کی خصوصی ہدایت پر ٹاپ سیکرٹ مشن پر جا رہا ہے۔ ان سب باتوں کی وجہ سے میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اسے بہرحال آپ کے نوٹس میں لایا جائے"...... گراہم نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یہ کرنل پلومر اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہوٹل سٹانزا کے کمرہ نمبر دو سو بارہ میں"۔ گراہم نے جواب دیا۔

"اور اس مینجر کے بارے میں کوئی معلومات مل سکتی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں"...... گراہم نے کہا۔

"اس سے اگر یہ معلوم کیا جائے کہ کرنل پلومر کس پرزے کے حصول کے لئے یہاں آیا ہے تو شاید کوئی خاص بات سامنے آ جائے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو آسانی سے معلوم ہو جائے گا"۔ گراہم نے جواب دیا۔

"تو پہلے اس بارے میں معلومات حاصل کرو۔ پھر دیکھیں گے کہ کیا اس کی کوئی اہمیت ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے گراہم کی بات کو کوئی اہمیت نہیں دی"...... صفدر نے کہا۔

"کیا اہمیت دوں۔ سائنسی مشینری کا پرزہ لینے ایک آدمی اسرائیل سے آیا ہے تو اس میں آخر خاص بات کیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اصل بات تو یہی ہے کہ سائنس دان کی بجائے سپیشل سروسز کے چیف کو بھیجا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اس پرزے کو راز

میں رکھنا چاہتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"پرزے کو نہیں بلکہ اس مشین کو جس میں یہ پرزہ لگتا ہے۔ ارے۔ ارے۔ اوہ۔ اوہ"...... عمران بات کرتے کرتے یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا"...... سب نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے۔ واقعی ایسا ممکن ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگے۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گراہم بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی گراہم کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں گراہم۔ کیا تم اس کرنل پلومر کو کسی طرح اغوا کر کے کسی ایسے پوائنٹ پر پہنچا سکتے ہو جہاں اس سے پوچھ گچھ کی جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"اغوا کر کے۔ لیکن پھر تو اسے ہلاک کرنا پڑے گا اور وہ بہرحال اسرائیل کی سپیشل سروسز کا چیف ہے"...... گراہم نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"اس کا روڈ ایکسیڈنٹ بھی تو ظاہر کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہو جائے گا"...... گراہم نے کہا۔

"میں تمہاری کال کا منتظر ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا ہے عمران صاحب۔ آپ یکلخت پرجوش ہو گئے ہیں"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ قدرت کو مسلمانوں پر رحم آگیا ہے۔ وہ انہیں کروڑوں کی تعداد میں پیاسا نہیں مارنا چاہتی۔ اسرائیل کے صدر نے سائنسی مشین کے پرزے کے حصول کے لئے خصوصی طور پر کرنل پلومر کو بھیجا ہے۔ کیوں۔ اس لئے کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی سائنس دان یہاں آئے کیونکہ وہ سائنس دان پہچانا جا سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ یہ پرزہ اس لیبارٹری میں جانا ہے جس کی ہم تلاش کر رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہے اور یہ قدرت کی طرف سے خصوصی امداد ہے"...... عمران نے کہا اور اس بار سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں۔ کام ہو گیا ہے۔ آپ شیلنڈر روڈ پر آ جائیں۔ میں خود وہیں ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ہم آ رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ چلیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے
تھوڑی دیر بعد ان کی کار شیلنڈر روڈ پر واقع گراہم کے ایک خصوصی
اڈے میں داخل ہو رہی تھی۔ گراہم بذات خود وہاں موجود تھا۔
"یہ اچانک کیا ہو گیا عمران صاحب۔ پہلے تو آپ نے اسے
اہمیت نہ دی تھی"...... گراہم نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"بس اچانک ہی یہ خیال آگیا کہ گراہم جیسا عقلمند آدمی ویسے
بات نہیں کرتا"...... عمران نے کہا تو گراہم بے اختیار ہنس پڑا
تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانے میں پہنچے تو وہاں کرسی پر ایک مضبوط
اور ورزشی جسم کا آدمی بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ کرسی کے
راڈز اس کے جسم کے گرد موجود تھے۔
"کوئی پرابلم تو نہیں ہوا اسے اغوا کرنے میں"۔ عمران نے کہا
"نہیں جناب۔ یہاں ایک گروپ ہے جو ایسے کاموں میں ماہر
ہے"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔
"اس کی فوری تلاش تو شروع نہیں ہو جائے گی"...... عمران
نے کہا۔
"اوہ نہیں عمران صاحب۔ یہ مسلسل شراب نوشی کا عادی ہے
اس نے اپنے کمرے میں چار بوتلیں اکٹھی منگوائی تھیں اور کمرہ بند کر
لیا تھا۔ اس کا مطلب یہی سمجھا جائے گا کہ اب ساری رات یہ کمرے
میں ہی رہے گا"...... گراہم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران

نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"یہ سپیشل سروسز کا چیف ہے اس لئے ہر لحاظ سے تربیت یافتہ
آدمی ہے۔ اس سے معلومات حاصل کرنے کے لئے ہمیں خصوصی
انتظام کرنا ہو گا"...... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھ کر چند لمحے غور
سے کرنل پلومر کو دیکھتے ہوئے کہا۔
"کیسا انتظام"...... ساتھ ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے گراہم نے
چونک کر کہا۔
"میں تمہیں ایک انجکشن لکھ کر دیتا ہوں۔ یہ منگوا لو۔ اس سے
کام آسان بھی ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ ہمیں اسے ہلاک بھی نہ
کرنا پڑے۔ ورنہ اس کی ہلاکت سے معاملات خاصے خراب بھی ہو
سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ آپ انجکشن لکھ دیں"...... گراہم نے کہا تو عمران
نے سامنے میز پر موجود کاغذ اٹھایا اور جیب سے قلم نکال کر اس نے
کاغذ پر کچھ لکھا اور کاغذ گراہم کی طرف بڑھا گیا۔
"البتہ جانے سے پہلے اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے ابتدائی
بات چیت ہو جائے"...... عمران نے کہا۔
"میں اپنے آدمی جیفرے کو بھیج دیتا ہوں۔ وہ اسے ہوش میں لے
آئے گا۔ میں خود جا کر انجکشن لے آتا ہوں کیونکہ یہاں ڈاکٹری
رپورٹ کے بغیر کوئی انجکشن فروخت نہیں کیا جاتا"...... گراہم نے
کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر گراہم کے جانے کے کچھ

دیر بعد ایک دبلا پتلا نوجوان اندر داخل ہوا۔

"اسے ہوش میں لے آنا ہے جناب"...... نوجوان نے کہا۔

"ہاں "...... عمران نے کہا تو نوجوان نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے شیشی کا دہانہ کرنل پلومر کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے شیشی واپس جیب میں رکھ لی۔

" تم اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے اور یہ کرسی شاید صدیوں پہلے کے میکنزم پر مبنی ہے۔ یہ آسانی سے ٹانگ موڑ کر اس کے راڈز کھول لے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیفرے خاموشی سے مڑا اور اس کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد کرنل پلومر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ راڈز میں جکڑا ہوا تھا اس لئے صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔ وہ ہوٹل کا کمرہ۔ اوہ۔ اوہ۔ تم کون ہو۔ یہ کیا ہے"...... اس نے آنکھیں کھولتے ہی انتہائی حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں شدید حیرت ٹپک رہی تھی۔

" تمہارا نام کرنل پلومر ہے اور تم اسرائیل کی سپیشل سروسز کے

چیف ہو"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

" تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب "...... کرنل پلومر چونکہ تربیت یافتہ اور تجربہ کار آدمی تھا اس لئے اس حالت کے باوجود اس نے عمران کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا تھا۔

" میرا نام روجر ہے اور میرا تعلق ایکریمیا کی مخصوص ٹی ایس ایجنسی سے ہے"...... عمران نے کہا۔

" مجھے کیوں پکڑا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیوں"...... کرنل پلومر نے ایک بار پھر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم نے یہاں ایک ایسی فرم کے مینجر سے پراسرار ملاقات کی ہے جو ممنوعہ سائنسی مشینری خفیہ طور پر فروخت کرتے ہیں اور تم نے اس سے کوئی سائنسی پرزہ طلب کیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ مگر اس سے ایکریمیا کی کسی ایجنسی کا کیا تعلق۔ یہ کوئی ایسا پرزہ نہیں ہے کہ جس سے کوئی دفاعی اسلحہ بن سکے۔ یہ تو عام سی سائنسی تحقیقاتی لیبارٹری کی مشین کا پرزہ ہے"...... اس بار کرنل پلومر کے لہجے میں اعتماد ابھر آیا تھا۔

" تمہارا تعلق سپیشل سروسز سے ہے اور سپیشل سروسز دفاع کے لئے کام کرتی ہے اور تم خود سپیشل سروسز کے چیف ہو۔ تمہارا خود یہاں آنا اور اس انداز میں پرزہ حاصل کرنا یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ یہ سارا سلسلہ کسی دفاعی ہتھیار کے سلسلے میں ہے"...... عمران نے

منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں۔ایسی کوئی بات نہیں ۔ تم بے شک مینجر سے بات کر لو"...... کرنل پلومر نے کہا۔

" اس سے بھی بات ہو جائے گی۔ تم اپنی بات کرو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں ۔ یہ سائنسی تحقیقاتی مشین کا پرزہ ہے اور اسرائیل کی ایک تحقیقاتی لیبارٹری کے لئے چاہئے تھا"۔ کرنل پلومر نے کہا۔

" اگر ایسی بات ہوتی تو اسے ویسے بھی منگوایا جا سکتا تھا یا کسی سائنس دان کو بھی بھیجا جا سکتا تھا۔ خصوصی طور پر سپیشل سروسز کے چیف کو بھیجنا بتا رہا ہے کہ معاملات انتہائی گہرے ہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ دراصل مسئلہ اور ہے ۔ اس لیبارٹری میں ایسے فارمولے پر کام ہو رہا ہے جس کے خلاف ایک ایشیائی ملک کے ایجنٹ کام کر رہے ہیں اس لئے مجھے بھیجا گیا ہے"...... کرنل پلومر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک ابھر آئی تھی کیونکہ جو خیال اس کے ذہن میں اچانک آیا تھا وہ واقعی درست ثابت ہو رہا تھا اور یہ یقیناً قدرت کی طرف سے ان کے لئے خصوصی مدد تھی۔

" کہاں ہے یہ لیبارٹری"...... عمران نے بڑے سرسری سے لہجے

میں پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم ۔ مجھے تو اسرائیلی اعلیٰ حکام نے یہ پرزہ لانے کے لئے کہا ہے اور بس"...... کرنل پلومر نے جواب دیا اور اس کے لہجے سے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ واقعی تربیت یافتہ ذہن کا مالک ہے لیکن اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور گراہم اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر کرنل پلومر چونک پڑا۔

" مل گیا ہے"...... عمران نے گراہم سے کہا۔

" یس سر"...... گراہم نے جواب دیا۔

" جیفرے تم اس کے پیچھے سے نکل کر آؤ اور کرنل پلومر کے بازو میں انجکشن لگا دو"...... عمران نے گراہم کے ہاتھ سے ڈبہ لے کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" انجکشن ۔ کیا مطلب ۔ کیسا انجکشن اور کیوں"...... کرنل پلومر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" تم انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہو کرنل پلومر اور پھر اسرائیل کی سپیشل سروسز کے چیف بھی ہو۔ ایکریمیا اور اسرائیل کے درمیان انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات ہیں اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی تشدد کریں اور تم اپنے طور پر کچھ بتانے کے لئے تیار نہیں ہو اس لئے میں نے یہ انجکشن منگوایا ہے ۔ یہ انجکشن تمہیں لگا دیا جائے گا تو اس سے صرف اتنا ہو گا کہ تمہارے جسم میں دوڑنے والا خون گاڑھا ہوتا چلا جائے گا اور تم شدید پیاس کا شکار ہو جاؤ گے لیکن تمہیں

پانی صرف اس صورت میں ملے گا جب تم معلومات مہیا کرو گے ورنہ دوسری صورت میں پیاس کی شدت سے آخر کار تم دم توڑ جاؤ گے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تم کہاں تک پیاس برداشت کر سکتے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا مطلب ہوا۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ ایکریمیا کا کوئی تعلق اس سائنسی لیبارٹری سے نہیں ہے اور نہ ہی یہ سب کچھ ایکریمیا کے خلاف کیا جا رہا ہے"...... کرنل پلومر نے کہا۔

"انجکشن لگاؤ جیفرے"...... عمران نے کہا تو جیفرے جو اس دوران سرنج تیار کر چکا تھا تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے واقعی سوئی کرنل پلومر کے بازو میں گھونپ دی ۔ چند لمحوں بعد جب سرنج میں موجود تمام محلول کرنل پلومر کے جسم میں انجیکٹ ہو گیا تو جیفرے نے سوئی واپس کھینچی اور اسے ایک طرف اچھال دیا۔

"اب پانی کی بوتل لے کر اس کے قریب کھڑے ہو جاؤ"۔ عمران نے کہا تو جیفرے سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور اس نے الماری سے پانی سے بھری بوتل اٹھائی اور واپس آ کر کرنل پلومر کے قریب کھڑا ہو گیا۔

"کیا واقعی مسٹر مائیکل"...... گراہم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی دیکھنا تماشہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر واقعی چند لمحوں بعد کرنل پلومر کے ہونٹ بھنچ گئے ۔ اس کے چہرے

کے اعصاب کھنچنے لگ گئے تھے ۔

"ابھی تو ابتداء ہے کرنل پلومر۔ ویسے ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے ۔ اگر ایکریمیا کے خلاف تمہارا مشن نہیں ہے تو کھل کر سب کچھ بتا دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم غلط کر رہے ہو۔ یہ سب غلط ہے ۔ میں درست کہہ رہا ہوں ایکریمیا کے خلاف کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ سب کچھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ہے"...... کرنل پلومر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس بار گراہم چونک پڑا تھا۔ اس نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا تو عمران نے معنی خیز انداز میں سر ہلا دیا تو گراہم کا چہرہ یکلخت مسرت سے کھل اٹھا۔

"ٹھیک ہے ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم اپنی قوت برداشت کو آزما لو"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"پپ ۔ پپ ۔ پانی دو۔ پانی دو۔ اوہ ۔ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے ۔ میرا تو دل بیٹھا جا رہا ہے"...... یکلخت کرنل پلومر نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بوتل تمہارے سامنے موجود ہے۔ سب کچھ بتا دو اور پانی لے لو ورنہ پیاس کی شدت بڑھتی جائے گی اور یہ بھی بتا دوں کہ اس سے آسانی سے موت بھی نہیں آئے گی۔ کئی گھنٹوں تک ایڑیاں رگڑنا پڑتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ تحقیقاتی لیبارٹری ہے اور

اس کی مشین کا پرزہ ہے"...... کرنل پلومر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"سب کچھ شروع سے اور تفصیل سے بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"پپ ۔ پپ ۔ پانی دے دو ۔ پہلے پانی دے دو ۔ میں مر جاؤں گا"...... کرنل پلومر کی حالت اب واقعی بے حد خراب ہو گئی تھی۔

"سوری ۔ پانی اس وقت ملے گا جب تم سب کچھ بتا دو گے"۔ عمران نے کہا۔

"مم ۔ مم ۔ مجھے اسرائیل کے صدر نے اچانک اپنے سپیشل آفس میں طلب کیا۔ انہوں نے بتایا کہ قبرص کے مغربی علاقے سکاپر میں واقع لیبارٹری میں ایک مشین کا پرزہ خراب ہو گیا ہے جو ناراک سے ملے گا۔ لیبارٹری انچارج ڈاکٹر راسکن خود جا کر یہ پرزہ لانا چاہتا تھا لیکن اس لیبارٹری کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے اور اس کا لیڈر عمران سائنس دان ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ڈاکٹر راسکن کو جانتا ہو اس لئے میں خاموشی سے جاؤں اور یہ پرزہ لے آؤں اور اسی لئے میں یہاں آیا ہوں"...... کرنل پلومر نے رک رک کر کہا۔ اس کے ہونٹ خشک ہو رہے تھے اور آنکھیں بجھ سی گئی تھیں۔

"سکاپر میں یہ لیبارٹری کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔ میں تو سکاپر میں ہوٹل گرانڈ گیا تھا۔ اس کے مینجر کے ذریعے اطلاع ڈاکٹر راسکن کو بھجوائی گئی تو ڈاکٹر راسکن وہیں ہوٹل میں مجھ سے ملنے آیا اور اس نے مجھے پرزے کے بارے میں بریف کیا اور اس پارٹی کے بارے میں تفصیل بتائی جس سے یہ پرزہ خریدا جانا ہے۔ اب ۔ اب پانی دے دو۔ پپ ۔ پپ ۔ پلیز پانی دے دو"...... کرنل پلومر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ پرزہ کہاں پہنچانا تھا تم نے"...... عمران نے کہا۔

"وہیں ہوٹل گرانڈ میں ۔ ڈاکٹر راسکن وہاں خود آ کر یہ پرزہ لے جائے گا"...... کرنل پلومر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑنے لگ گیا۔

"اسے پانی پلا دو"...... عمران نے کہا تو جیفرے نے جلدی سے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے پانی کی بوتل کرنل پلومر کے منہ سے لگا دی۔ کرنل پلومر اس طرح غٹاغٹ پانی پینے لگا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔

"گراہم ۔ اسے بے ہوش کر کے واپس پہنچا سکتے ہو"...... عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ مگر"...... گراہم نے کہا۔

"فکر مت کرو"...... عمران نے کہا اور پھر وہ کرنل پلومر کی طرف متوجہ ہو گیا جس کا چہرہ اب بحال ہو گیا تھا۔

"کرنل پلومر ۔ اب بتاؤ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا ۔ کیا مطلب ۔ کیسا سلوک"...... کرنل پلومر نے کہا۔

"مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم جس مشن پر آئے ہو اس کا کوئی تعلق

ایکریمیا کے مفادات سے نہیں ہے لیکن بہرحال تم اسرائیل کی سپیشل سروسز کے چیف ہو۔ تمہیں اغوا کر کے یہاں لایا گیا ہے اس لئے سب سے آسان صورت تو یہ ہے کہ تمہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے اور تمہاری لاش برقی بھٹی میں ڈال دی جائے۔ اس طرح کبھی کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ کرنل پلومر اچانک کہاں غائب ہو گیا لیکن میں نہیں چاہتا کہ اسرائیل کا اتنا بڑا نقصان کیا جائے اس لئے دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ تمہیں واپس پہنچا دیا جائے لیکن تم اپنی زبان بند رکھو گے "...... عمران نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ میں زبان نہیں کھولوں گا"...... کرنل پلومر نے کہا۔

" اگر تم نے زبان کھولی تو پھر ہم یہی سمجھیں گے کہ تم نے ہم سے غلط بیانی کی ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں نے کوئی غلط بیانی نہیں کی اور سنو۔ مجھے بھی معلوم ہے کہ میں نے اگر زبان کھولی تو میری جان بھی جا سکتی ہے اس لئے تم بے فکر رہو"...... کرنل پلومر نے کہا۔

" اوکے "...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" اسے واپس پہنچا دینا"...... عمران نے گراہم سے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس کے ساتھی باہر بڑے کمرے میں موجود تھے۔ عمران کے چہرے پر واقعی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ایک لحاظ سے ناممکن ممکن ہو چکا تھا۔

رائٹ اپنے آفس میں موجود تھا کہ سیاہ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رائٹ نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... رائٹ نے کہا۔

" جیکب بول رہا ہوں باس۔ سٹار ایریا سے "...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" جیکب تم۔ کیوں کال کی ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے"۔ رائٹ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" باس۔ کیا اسرائیل کی سپیشل سروسز کا چیف کرنل پلومر یہاں ناراک میں کسی خاص مشن پر آیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہاں۔ وہ ایک سائنسی پرزے کے حصول کے لئے آیا ہوا ہے۔

کیوں "...... رائٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس ۔ اسے ہوٹل سے اغوا کیا گیا اور پاکیشیا کے لئے کام کرنے والے ایک گروپ کے اڈے پر لے جایا گیا اور وہاں انہوں نے اس سے تمام تفصیل معلوم کر لی اور پھر اسے بے ہوش کر کے واپس ہوٹل پہنچا دیا گیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پاکیشیا کے لئے کام کرنے والا گروپ ۔ کیا مطلب ۔ کھل کر بات کرو"...... رائٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ پاکیشیا کا لفظ اس کے ذہن پر کسی ایٹم بم کی طرح پڑا تھا۔

" باس ۔ شیلنڈر روڈ پر ایک اڈا ہے جہاں ایک آدمی جیفرے کام کرتا ہے ۔ یہ جیفرے ایک ایسے آدمی گراہم کے لئے کام کرتا ہے جو پاکیشیا کے لئے کام کرتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" گراہم ۔ ہاں میں جانتا ہوں اسے ۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہاں فارن ایجنٹ ہے ۔ پھر کیا ہوا ۔ تفصیل بتاؤ"...... رائٹ نے کہا۔

" باس ۔ اس جیفرے کو معلوم ہے کہ میرا تعلق اسرائیل سے ہے اور میں آپ کے لئے کام کرتا ہوں ۔ اسے بھاری رقم کی اشد ضرورت تھی اس لئے آج صبح وہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے کہا کہ اگر میں رقم دوں تو اسرائیل کے مفاد میں ایک راز بتا سکتا ہے ۔ چونکہ وہ آدمی معقول ہے اس لئے میں نے اس سے وعدہ کر لیا لیکن اس نے کہا کہ پہلے اسے رقم دی جائے جس پر میں نے اسے ابتدائی

بات پوچھی تو اس نے کہا کہ راز کا تعلق اسرائیل کی سپیشل سروسز کے چیف کرنل پلومر سے ہے جسے رات پاکیشیا کے گروپ کے اڈے پر لے جایا گیا۔ اس پر میں چونکا اور میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ آپ سے کنفرم کر لوں تاکہ ایسا نہ ہو کہ میں بھاری رقم ہاتھ سے گنوا بیٹھوں اور اس آدمی کی معلومات ہمارے کسی کام بھی نہ آئیں"...... جیکب نے کہا۔

" وہ آدمی کہاں ہے اس وقت"...... رائٹ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" وہ واپس شیلنڈر روڈ چلا گیا ہے کیونکہ اس کا کہنا ہے کہ اس کی وہاں سے زیادہ دیر تک غیر حاضری اس کے لئے خطرناک بھی ہو سکتی ہے ۔ اس نے کہا ہے کہ اگر ہم مکمل معلومات لینا چاہتے ہیں تو ایک لاکھ ڈالر لے کر اس کے اڈے پر آجائیں تو وہ مکمل معلومات دے دے گا"...... جیکب نے کہا۔

" اوہ ۔ تم ایک لاکھ ڈالر لے کر فوراً اس کے اڈے پر جاؤ اور پھر اس کی مجھ سے بات کراؤ"...... رائٹ نے کہا۔

" اوکے باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور دوسرے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" راسٹر بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف

سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رائٹ بول رہا ہوں راسٹر"...... رائٹ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کرنل پلومر کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... رائٹ نے کہا۔

"کیسی رپورٹ باس"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میرا مطلب ہے کہ ان کی مصروفیات کیا ہیں"...... رائٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ ابھی تک اپنے کمرے میں موجود ہیں۔ رات انہوں نے چار بڑی بوتلیں شراب کی منگوائی تھیں اس لئے یقیناً وہ ساری رات شراب پیتے رہے ہوں گے اور ابھی تک نشے میں ہوں گے۔ آپ کو معلوم تو ہے کہ وہ کس قدر بلانوش ہیں"...... راسٹر نے جواب دیا۔

"تمہارے آدمیوں نے رات چیکنگ کی تھی کہ کیا وہ اپنے کمرے میں ہی رہے ہیں"...... رائٹ نے کہا۔

"یس باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم نے ان کے ساتھ والا کمرہ لیا ہوا ہے تاکہ ان کی مصروفیات کی چیکنگ کے ساتھ ساتھ ضرورت پڑنے پر ان کی حفاظت بھی کی جا سکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب معلوم کر کے یقینی طور پر مجھے بتاؤ کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور کس پوزیشن میں ہیں"...... رائٹ نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن باس کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ راسٹر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اسرائیل کے صدر صاحب نے حکم دیا ہے کہ ان کی ہر طرح سے حفاظت کی جائے"...... رائٹ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیکنگ کر کے مجھے مکمل رپورٹ دو"...... رائٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد سیاہ فون کی بجائے دوسرے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رائٹ سمجھ گیا کہ راسٹر کی طرف سے کال ہو گی اس لئے اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ رائٹ بول رہا ہوں"...... رائٹ نے کہا۔

"راسٹر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے راسٹر کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے"...... رائٹ نے کہا۔

"باس۔ کرنل صاحب اس وقت باتھ روم میں موجود ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس طرح چیک کیا ہے"...... رائٹ نے پوچھا۔

"زیرو لائن پر"...... راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال ان کی چیکنگ جاری رکھو لیکن

کسی قسم کی کوئی مداخلت نہیں ہونی چاہئے" ...... رائٹ نے کہا۔

"یس باس" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رائٹ نے رسیور رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سیاہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رائٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... رائٹ نے کہا۔

"جیکب بول رہا ہوں باس" ...... دوسری طرف سے جیکب کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے" ...... رائٹ نے کہا۔

"میں جیفرے کے اڈے پر موجود ہوں اور جیفرے کو آپ کے حکم پر مطلوبہ رقم دے دی گئی ہے۔ آپ اس سے بات کر لیں وہ آپ کو سب کچھ بتانے پر تیار ہے" ...... جیکب نے کہا۔

"کراؤ بات" ...... رائٹ نے کہا۔

"ہیلو۔ میں جیفرے بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد ایک باریک سی آواز سنائی دی۔

"یس مسٹر جیفرے۔ آپ تفصیل سے سب کچھ بتا دیں" ...... رائٹ نے نرم لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میں نے مجبوراً یہ کام کیا ہے اگر میرے چیف کو معلوم ہو گیا تو میں دوسرا سانس بھی نہ لے سکوں گا" ...... جیفرے نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ مجھے تمہاری مجبوریوں کا پورا احساس ہے۔ تمہارا نام کبھی اور کسی طرح بھی سامنے نہیں آئے گا" ...... رائٹ

نے اسی طرح نرم لہجے میں کہا۔

"جناب۔ یہ اڈا گراہم کا ہے۔ آپ انہیں جانتے ہیں۔ وہ پاکیشیا کے لئے کام کرتے ہیں" ...... جیفرے نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے" ...... رائٹ نے کہا۔

"تو جناب۔ رات چیف گراہم کا مجھے فون آیا کہ سارڈا گروپ ایک آدمی کو بے ہوشی کے عالم میں اغوا کر کے یہاں پہنچائے گا۔ میں اسے بلیک روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑ دوں اور پھر انہیں اطلاع دوں۔ پھر سارڈا گروپ کے آدمی اس بے ہوش آدمی کو لے کر یہاں پہنچ گئے۔ میں نے اسے راڈز میں جکڑ دیا۔ اس کے بعد میں نے چیف گراہم کو اطلاع دی تو تھوڑی دیر بعد چیف گراہم آ گئے۔ اس کے بعد ایک کار میں ایک عورت اور چار مرد آ گئے جو ایکریمین تھے۔ ان میں سے ایک مرد چیف گراہم کے ساتھ بلیک روم میں آ گیا۔ اس کا نام مائیکل تھا۔ پھر اس اغوا شدہ آدمی کو ہوش میں لایا گیا اور اس مائیکل نے کہا یہ کرنل پلومر ہے اور اسرائیلی سپیشل سروسز کا چیف ہے" ...... جیفرے نے کہا۔

"کیا حلیہ تھا اس آدمی کا" ...... رائٹ نے پوچھا تو جیفرے نے تفصیل سے حلیہ بتا دیا تو رائٹ کی آنکھوں میں چمک آ گئی کیونکہ وہ کرنل پلومر کو ذاتی طور پر جانتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ جیفرے نے کرنل پلومر کا حلیہ درست بتایا ہے۔

"پھر کیا ہوا۔ سب کچھ تفصیل سے بتاؤ۔ جو بات چیت ہوئی اس

کا ایک ایک حرف بتاؤ"...... رائٹ نے کہا تو دوسری طرف سے
جیفرے نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ وہ مسلسل بولتا رہا اور
رائٹ کے ہونٹ بھنچے رہے۔ جب اس نے بولنا بند کیا تو رائٹ
نے اس سے مزید سوالات کر کے تمام تفصیلات معلوم کر لیں۔

"پھر کرنل پلومر کو کیسے واپس بھیجا گیا"...... رائٹ نے کہا۔

"اسے میں نے کنپٹی پر ضرب لگا کر بے ہوش کیا تھا۔ پھر سارڈا
کے آدمی آئے تو میں نے اسے ان کے حوالے کر دیا اور وہ اسے لے کر
چلے گئے۔ چونکہ مجھے معلوم تھا کہ جیکب کا تعلق اسرائیل سے ہے
اس لئے میں سیدھا اس کے پاس گیا اور اس سے بات کی کیونکہ مجھے
رقم کی اشد ضرورت تھی"...... جیفرے نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ رسیور جیکب کو دو"...... رائٹ نے کہا۔

"ہیلو باس۔ جیکب بول رہا ہوں"...... دوسرے لمحے جیکب کی
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جیکب۔ اس جیفرے کو مزید رقم بھی بطور انعام دے دو اور
اس سے بات کر لو۔ اگر یہ ہمارے لئے مستقل کام کرنا چاہے تو ہم
اسے ماہانہ بھاری معاوضہ بھی دینے کے لئے تیار ہیں"...... رائٹ
نے کہا۔

"یس باس۔ میں کر لوں گا بات"...... جیکب نے کہا تو رائٹ
نے رسیور رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور
اس میں سے ایک سرخ رنگ کا کارڈلیس فون سیٹ اٹھا کر اس نے

اس کا ایک بٹن پریس کر دیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع
کر دیئے۔ یہ خصوصی ساخت کا فون تھا جس کی کال کسی صورت بھی
چیک نہ کی جا سکتی تھی۔

"یس۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی
اسرائیل کے صدر کے ملٹری سیکرٹری کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"چیف آف بلیک سٹرپ فرام ناراک بول رہا ہوں۔ صدر
صاحب کو ایمرجنسی اطلاع دینی ہے۔ بات کرائیں"...... رائٹ نے
کہا۔

"ہولڈ کریں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف
سے کہا گیا اور رائٹ سمجھ گیا کہ ملٹری سیکرٹری نے کمپیوٹر کے ذریعے
معلوم کیا ہو گا کہ کیا واقعی رائٹ بول رہا ہے یا نہیں کیونکہ وائس
کمپیوٹر میں اس کی آواز باقاعدہ فیڈ تھی۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر کی باوقار آواز سنائی دی۔

"جناب میں رائٹ بول رہا ہوں ناراک سے"...... رائٹ نے
انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے"...... صدر صاحب نے کہا۔

"جناب۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس جس لیبارٹری کے خلاف کام کر
رہی ہے کیا اس کے انچارج ڈاکٹر راسکن ہیں"...... رائٹ نے کہا تو
دوسری طرف سے چند لمحوں تک کوئی جواب نہ دیا گیا۔

"ہیلو سر"...... رائٹ نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا اور تم نے یہ بات کیوں کی ہے"۔ چند لمحوں بعد ہی صدر نے تقریباً پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ آپ کنفرم کر دیں تو میں تفصیلی رپورٹ دوں گا ورنہ ایسا نہ ہو کہ میں صرف آپ کا انتہائی قیمتی وقت ہی ضائع کروں"۔ رائٹ نے کہا۔

"ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو"...... صدر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو جناب یہ لیبارٹری قبرص کے مغربی علاقے سکاپر میں ہے"...... رائٹ نے کہا۔

"تم نے جو کچھ کہنا ہے تفصیل سے کہو۔ اس طرح کی باتیں پروٹوکول کے خلاف ہیں"..... صدر نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ میرا مقصد ہرگز کوئی گستاخی کرنا نہیں تھا۔ میں صرف کنفرمیشن چاہتا تھا"...... رائٹ نے انتہائی معذرت خواہانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ جس مقصد کے لئے ڈاکٹر راسکن کو روک کر کرنل پلومر کو ناراک بھیجا گیا تھا وہ الٹ ہو گا۔ ویری بیڈ۔ یہ لوگ یقیناً انسان نہیں ہیں نجانے انہیں ہر بار کیسے اصل بات کا علم ہو جاتا ہے"...... صدر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ کرنل پلومر کو خود اس لیبارٹری کے بارے میں علم نہیں ہے اور نہ ہی اس نے انہیں اس بارے میں بتایا ہے۔ البتہ اس نے ہوٹل گرانڈ کے مینجر کا نام لیا ہے اور اب یہ لوگ لازماً خاموشی سے سکاپر پہنچیں گے اور اس مینجر سے معلومات حاصل کریں گے اس لئے اگر اس مینجر کو درمیان سے ہٹا دیا جائے اور کرنل پلومر کے ذریعے وہ پرزہ براہ راست قبرص بھجوانے کی بجائے تل ابیب منگوا لیا جائے اور پھر وہاں سے کسی اور آدمی کو خاموشی سے لیبارٹری بھجوا دیا جائے تو یہ لوگ وہاں ٹکریں مارتے رہ جائیں گے"۔ رائٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ایسا ہی کرنا پڑے گا"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے سپیشل فون آف کیا اور اسے واپس میز کی دراز میں رکھ کر اس نے دراز بند کی اور پھر دوسرے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"انتھونی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رائٹ بول رہا ہوں"...... رائٹ نے کہا۔

"یس باس"...... اس بار دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"پاکیشیائی فارن ایجنٹ گراہم کے مین آفس میں تمہارا کوئی آدمی ہے"...... رائٹ نے کہا۔

"یس باس ۔ سٹوجر خاص آدمی ہے"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"اسے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے"...... رائٹ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رائٹ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رائٹ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رائٹ نے کہا۔

"سٹوجر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ایک ٹیم جس کے لیڈر کا نام مائیکل ہے یہاں ناراک میں موجود ہے اور گراہم خود اسے ڈیل کر رہا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے"...... رائٹ نے کہا۔

"یس باس ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم ہے اور عمران کا نام مائیکل ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کب سے ہے یہ ٹیم یہاں"...... رائٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کل قبل دوپہر آئی تھی"...... سٹوجر نے جواب دیا۔

"تم نے ان کے بارے میں اطلاع کیوں نہیں دی"...... رائٹ نے کہا۔

"ان کا کوئی مشن اسرائیل کے خلاف نہ تھا باس ۔ وہ تو کسی ایکریمین لیبارٹری کو ٹریس کر رہے ہیں"...... سٹوجر نے جواب دیا۔

"اب یہ ٹیم کہاں ہے"...... رائٹ نے پوچھا۔

"وہ آج صبح قبرص روانہ ہو گئی ہے باس"...... سٹوجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عام فلائٹ سے گئی ہے یا چارٹرڈ طیارے پر"...... رائٹ نے چونک کر پوچھا۔

"چارٹرڈ طیارے پر باس"...... سٹوجر نے جواب دیا۔

"کیا تم ان کے حلیئے وغیرہ کی تفصیل بتا سکتے ہو"...... رائٹ نے کہا۔

"نو باس ۔ میں تو آفس میں ہوں ۔ مجھ تک تو صرف اطلاعات پہنچتی ہیں"...... سٹوجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے"...... رائٹ نے کہا اور اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی ۔ یہ اس کے پرسنل سیکرٹری سے متعلق فون تھا۔

"یس"...... رائٹ نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"سر ۔ اسرائیل سے کرنل بگز آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کرنل بگز ۔ وہ کون ہیں"...... رائٹ نے چونک کر کہا۔

"انہوں نے کہا ہے کہ اسرائیل کی وائٹ سٹار ایجنسی کے چیف ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا ۔ کراؤ بات"...... رائٹ نے کہا۔

"ہیلو ۔ کرنل بگز بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری لیکن خاصی حد تک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ رائٹ بول رہا ہوں "...... رائٹ نے کہا۔

"مسٹر رائٹ ۔ مجھے جناب پریذیڈنٹ صاحب نے کہا ہے کہ میں آپ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لوں کیونکہ میں نے قبرص میں فوری طور پر ان کے خلاف کام کرنا ہے "...... کرنل بگز نے بھاری لہجے میں کہا۔

"آپ کا نیٹ ورک قبرص میں ہے "...... رائٹ نے کہا۔

"ہاں ۔ وائٹ سٹار کا خصوصی نیٹ ورک قبرص میں موجود ہے "...... کرنل بگز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں پہلے سے کچھ جانتے ہیں "...... رائٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ان کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں ۔ میں پہلے ایکریمیا کی ریڈ آرمی میں کام کرتا رہا ہوں اور کئی بار ریڈ آرمی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا بھی چکی ہے ۔ میں نے آپ سے یہ نہیں کہا کہ آپ ان کے بارے میں مجھے عام تفصیل بتائیں بلکہ یہ پوچھا ہے کہ قبرص میں وہ کہاں پہنچ رہے ہیں اور گروپ میں کتنے لوگ ہیں ۔ ایسی تفصیلات جس کے تحت میں انہیں وہاں ٹریس کر سکوں "۔ کرنل بگز نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کرنل بگز ۔ میں تو صرف یہ بتا سکتا ہوں کہ یہ گروپ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے اور یہ سب ایکریمین میک اپ میں ہیں اور آج صبح یہ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ناراک سے قبرص پہنچے ہیں ۔ البتہ جو اطلاعات یہاں سے ملی ہیں ان کے مطابق قبرص میں سکاپر کے علاقے میں لیبارٹری ہے جسے یہ تباہ کرنا چاہتے ہیں اور اس لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر راسکن ہے اور سکاپر میں ہوٹل گرانڈ کا مینجر اس لیبارٹری اور ڈاکٹر راسکن کے بارے میں جانتا ہے "۔ رائٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مجھے صدر صاحب نے ساری تفصیل بتا دی ہے ۔ اس مینجر کو فوری طور پر آف کر دیا گیا ہے اور ہوٹل گرانڈ پر اب ہمارا یعنی وائٹ سٹار کے آدمیوں کا قبضہ ہے اور صدر صاحب نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ لیبارٹری کہاں ہے ۔ کیا آپ کو معلوم ہے "...... کرنل بگز نے کہا۔

"نہیں جناب ۔ ویسے یہ پاکیشیائی ایجنٹ چونکہ اس بات سے بے خبر ہیں کہ ہمیں یہاں ساری اطلاعات مل چکی ہیں اس لئے لامحالہ یہ اس مینجر کے پاس ہوٹل گرانڈ ہی جائیں گے اور وہاں آسانی سے انہیں ٹریس کر کے ہلاک کیا جا سکتا ہے "...... رائٹ نے کہا۔

"اوکے ۔ بے حد شکریہ "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے رسیور رکھ دیا۔

"لیکن اب یہ پرزہ کیسے لیبارٹری تک پہنچے گا "...... رائٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج

اٹھی تو رائٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رائٹ نے کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ اسرائیل سے بات کیجئے باس"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس۔ رائٹ بول رہا ہوں چیف آف بلیک سٹریپ"۔ رائٹ نے کہا۔

"جناب۔ صدر صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر کی باوقار سی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں رائٹ بول رہا ہوں سر"...... رائٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر رائٹ۔ کرنل بگز کی بات آپ سے ہو گئی ہو گی"۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ ابھی چند منٹ پہلے ہوئی ہے اور میں نے انہیں تفصیل بتا دی ہے"...... رائٹ نے جواب دیا۔

"میں نے کرنل پلومر کو احکامات دے دیئے ہیں کہ وہ یہ پرزہ اب آپ کے حوالے کر دے۔ آپ ان کے ہوٹل سے یہ پرزہ ان سے لے سکتے ہیں اور پھر آپ نے یہ پرزہ قبرص میں اس انداز میں پہنچانا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو کسی طرح بھی معلوم نہ ہو سکے۔ کیا آپ ایسا بندوبست کر سکتے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"یہ پرزہ کس کو پہنچانا ہو گا سر"...... رائٹ نے کہا۔

"ڈاکٹر راسکن کو۔ لیکن آپ کو لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں بتایا جا سکتا۔ البتہ آپ سکاپر میں جو جگہ کہیں اور جس انداز میں کہیں ڈاکٹر راسکن کو بریف کر دیا جائے گا اور وہ وہاں سے اسے پک کر لیں گے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ یہ کام میرے آدمی انتہائی آسانی سے کر لیں گے۔ سکاپر میں ایک انتہائی بدنام کلب ہے گولڈن نائٹ۔ اس کلب کی اسسٹنٹ مینجر ایک لڑکی ہے جس کا نام سرویا ہے۔ سرویا کی رہائش گاہ سٹریٹ میلازہ کے فلیٹ نمبر بارہ میں ہے۔ پرزہ وہاں موجود ہو گا۔ آپ ڈاکٹر راسکن کو اطلاع دے دیں کہ وہ اس فلیٹ پر پہنچ جائیں اور صرف اپنا نام بتائیں تو سرویا یہ پرزہ ان کے حوالے کر دے گی۔ اس طرح کسی کو علم تک نہ ہو گا"...... رائٹ نے کہا۔

"کیا یہ لڑکی بااعتماد ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ سو فیصد۔ وہ میری ایجنسی کی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اور انتہائی ہوشیار اور ذہین لڑکی ہے۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں"۔ رائٹ نے کہا۔

"اوکے۔ اگر آپ مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے"...... صدر نے کہا۔

"جناب صدر۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ڈاکٹر راسکن خود یہ پرزہ وصول کریں ان کی طرف سے کوئی بھی آدمی یہ پرزہ حاصل کر سکتا ہے۔ مزید سکیورٹی کی خاطر"...... رائٹ نے کہا۔

"نہیں۔ اس پرزے کو چیک کیا جانا ضروری ہے اور یہ چیکنگ ڈاکٹر راسکن ہی کر سکتے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر"...... رائٹ نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو رائٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر فخر کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس اہم ترین کام کے لئے صدر نے اس کو بنیادی حیثیت دی تھی اور یہ بات اس کے لئے واقعی باعث فخر تھی۔

ختم شد

عمران سیریز میں خیر وشر کی آویزش پر مبنی تحیر خیز کہانی

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

مامار

سپیشل نمبر

مامار — بابل کے قدیم کھنڈرات میں واقع شیطانی مرکز جو قدیم کابوس جادو کا ہیڈ کوارٹر تھا۔

لارڈ جیکسن — شیطان کا نمائندہ اور کابوس جادو کا سربراہ۔ جس نے یہودیوں کے ساتھ مل کر عالم اسلام کے خلاف انتہائی خوفناک سازش کی منصوبہ بندی کر لی۔

مامار — جو ہزاروں لاکھوں شیطانی ذریات اور طاقتوں کا گڑھ تھا۔

وہ لمحہ — جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت مامار اور کابوس جادو کے خلاف میدان میں نکل آیا۔

وہ لمحہ — جب کابوس جادو کی انتہائی طاقتور شیطانی ذریات نے عمران کی ہلاکت کے لئے اس پر پے در پے حملے شروع کر دیئے۔

وہ لمحہ — جب شیطانی طاقتوں نے جولیا کے ذریعے عمران کو ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا اور جولیا نے اس منصوبے پر عمل بھی کر دیا۔ پھر کیا ہوا ——؟

کیا — عمران اور اس کے ساتھی مامار کو تباہ کرنے اور لارڈ جیکسن کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ یا ——؟

تحیر و اسرار میں لپٹی ہوئی خیر وشر کی خوفناک کشمکش پر لکھی گئی ایک منفرد انداز کی کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک منفرد انداز کا دلچسپ ناول

کیٹ ریٹ گیم

مصنف مظہر کلیم ایم اے

کیٹ ریٹ گیم — بلی چوہے کا ایک ایسا دلچسپ اور منفرد کھیل جس کا ہر لمحہ انوکھا اور دلچسپ ثابت ہوا۔

کیٹ ریٹ گیم — اس کھیل میں بلی کون تھی اور چوہا کون تھا۔ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز کھیل۔

پراسرار فارمولا — جس کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس دلچسپ اور پراسرار کھیل میں داخل ہونا پڑا اور ان پر گزرنے والا ہر لمحہ دلچسپ سے دلچسپ تر ہوتا چلا گیا۔

کیا — عمران اور اس کے ساتھی اس دلچسپ، انوکھی اور خطرناک گیم میں کامیابی تک پہنچ بھی سکے یا ——؟

ایک ایسی دلچسپ، منفرد اور انوکھی کہانی
جس کا ہر لمحہ پاگل کر دینے والے سسپنس کا حامل ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

ناشران ----- اشرف قریشی
----- یوسف قریشی
تزئین ----- محمد بلال قریشی
طابع ----- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ----- 60/- روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ بگ چیلنج کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے بگ چیلنج میں ہونے والی جدوجہد اس حصے میں اب نہ صرف اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے بلکہ اس کا اختتام بھی یقیناً چونکا دینے والا ہو گا۔ اس لئے آپ یقیناً اسے پڑھنے کے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن حسب روایت ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ یہ بھی کسی طرح کم دلچسپ نہیں ہیں۔

باغ، آزاد کشمیر سے فارس نعیم خان لکھتے ہیں۔ "آپ واقعی جہاد بالقلم کر رہے ہیں۔ مجھے اسرائیل کے موضوع پر لکھے گئے ناول بے حد پسند ہیں۔ میری درخواست ہے کہ آپ اس سلسلے کے زیادہ سے زیادہ ناول لکھا کریں۔ ایک اور بات بھی وضاحت طلب ہے کہ ہر بار الیکشن کے بعد نئی حکومت آتی ہے تو کیا صدر مملکت اور سر سلطان کی جگہ نئے لوگ نہیں آتے جبکہ آپ کے ناولوں میں ہر بار صدر اور سر سلطان ہی سامنے آتے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم فارس نعیم خان صاحب۔ ناول پسند کرنے اور خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ اسرائیل کے موضوع پر پہلے بھی ناول آتے رہتے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ اس پر لکھتا رہوں گا۔ جہاں تک آپ کی

وضاحت طلب بات کا تعلق ہے تو محترم صدر کی سیٹ واقعی سیاسی ہوتی ہے اور الیکشن کے بعد جو صدر منتخب ہوتا ہے وہ یہ سیٹ سنبھالتا ہے۔ اسی لئے تو ناولوں میں صدر کا نام کبھی نہیں لکھا گیا بس صدر ہی لکھا جاتا ہے۔ جہاں تک سر سلطان کا تعلق ہے تو وہ سرکاری ملازم ہیں اور ریٹائر ہونے تک اپنی سیٹ پر رہیں گے۔ سرکاری ملازم الیکشن سے تبدیل نہیں ہوا کرتے۔ امید ہے اب وضاحت ہو گئی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

رحیم یار خان سے محمد مبارک احمد خان لکھتے ہیں۔ " آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ جوزف، جوانا اور تنویر میرے پسندیدہ کردار ہیں لیکن تنویر جب عمران سے لڑتا ہے تو مجھے بے حد برا لگتا ہے۔ آپ کے خیر و شر پر مبنی ناول میرے والد صاحب کو بے حد پسند ہیں۔ ان کی فرمائش ہے کہ آپ سپیشل ناول زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد لکھا کریں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم محمد مبارک احمد خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک تنویر کا تعلق ہے تو اس کا کردار بڑا کھلا اور واضح ہے۔ وہ منافقت نہیں کرتا۔ جو اس کے دل میں ہوتا ہے وہی اس کی زبان پر ہوتا ہے۔ اگر اسے کوئی چیز اچھی لگتی ہے تو وہ کھل کر اس کی تعریف کر دیتا ہے اور بری لگے تو پھر بھی وہ اس کا اظہار کر دیتا ہے۔ ایسے کردار موجودہ دور میں نایاب ہوتے جا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عمران بھی اس کی دل سے قدر کرتا ہے۔ جہاں تک تنویر کی عمران سے لڑائی کی بات ہے تو یہ بھی اس کے کردار کی ایک خوبی ہے جس کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔ آپ کے والد صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہیں خیر و شر پر مبنی ناول پسند ہیں۔ انشاء اللہ میں مزید ناول بھی لکھوں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

" چپلاں ضلع میانوالی سے قاضی لقمان احمد انصاری لکھتے ہیں۔ " آپ کے ناولوں کا طویل عرصے سے قاری ہوں۔ آپ نے فور سٹارز اور سنیک کلرز پر کافی عرصہ سے ناول نہیں لکھے۔ آپ ضرور اس پر ناول لکھیں تاکہ جوزف اور جوانا کو زنگ نہ لگ جائے۔ آپ سے یہ بھی پوچھنا ہے کہ آپ نے فون نہیں لگوایا کیونکہ آپ کے فون کا نمبر آج تک معلوم نہیں ہو سکا۔ اگر لگوایا ہے تو برائے مہربانی نمبر ناول میں شائع کر دیا کریں تاکہ ہم آپ سے براہ راست بات کر سکیں"

محترم قاضی لقمان احمد انصاری صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں میرے مرحوم بیٹے فیصل جان کی تعزیت کے لئے جو کچھ لکھا ہے اس پر میں آپ کا مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے گا۔ جہاں تک فور سٹارز اور سنیک کلرز پر ناول لکھنے کی بات ہے تو انشاء اللہ جلد ہی ان پر ناول آپ پڑھیں گے۔ البتہ یہ نوٹ کر لیں کہ جوانا اور جوزف کو زنگ نہیں لگ سکتا کیونکہ لوہے کو تو زنگ لگ سکتا ہے فولاد کو زنگ نہیں لگا کرتا اور رہا فون نمبر تو فون تو میرے گھر میں ہے لیکن میرے لئے وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ڈاکخانہ ترلائی کلاں اسلام آباد سے محسن اور فیضان لکھتے ہیں۔ "ہم دونوں دوست گذشتہ دو تین سالوں سے آپ کے ناول پڑھ رہے ہیں اور ہمیں خوشی ہے کہ آپ انتہائی معیاری اور شستہ ناول لکھتے ہیں۔ آپ کے شاہکار ناول واقعی ہمیں بے حد پسند ہیں۔ البتہ عمران سے ہمیں شکایت ہے کہ وہ جولیا کو بے حد تنگ کرتا ہے۔ آپ اسے کہیں کہ وہ جولیا کو اس قدر تنگ نہ کیا کرے۔ جولیا کا تو جو حال ہوتا ہو گا سو ہوتا ہو گا۔ پڑھنے والوں کو رنج ہوتا ہے۔ امید ہے آپ کے کہنے پر جولیا کے بارے میں عمران کا دل قدرے نرم ہو جائے گا"۔

محترم محسن و فیضان صاحبان۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک عمران سے شکایت کا تعلق ہے تو شاید یہ بات اس کے دل کو نرم کر دے کہ اس کے کارناموں کے قاری اس کے جولیا سے برتاؤ پر شکایت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس لئے آپ کی شکایت اس تک پہنچا دی جائے گی۔ بے فکر رہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

ٹیکسی ہوٹل گرانڈ کی آٹھ منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ کر رکی تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت ٹیکسی سے نیچے اتر آیا۔ وہ چارٹرڈ طیارے سے ناراک سے قبرص پہنچے تھے اور اب قبرص ایئر پورٹ سے سیدھے ہوٹل گرانڈ آئے تھے۔ صفدر نے میٹر دیکھ کر ٹیکسی ڈرائیور کو پیمنٹ کی اور وہ سب اطمینان سے چلتے ہوئے گرانڈ ہوٹل کے مین دروازے سے گزر کر اندر داخل ہوئے۔ ہوٹل بہت شاندار تھا لیکن اس کا ہال تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔ البتہ ڈائننگ ہال میں ناشتہ کرنے والوں کا خاصا رش نظر آ رہا تھا کیونکہ صبح کا وقت تھا اس لئے ظاہر ہے اس وقت تو ڈائننگ ہال میں ناشتہ ہی کیا جا سکتا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک طرف بنے ہوئے وسیع و عریض کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"ہمیں کمرے چاہئیں"...... عمران نے کہا تو تھوڑی دیر بعد

انہیں چوتھی منزل پر کمرے ریزرو کر دیئے گئے۔

" اس ہوٹل کے جنرل مینجر کون ہیں" ...... عمران نے بڑے سرسری سے انداز میں کاؤنٹر مین سے پوچھا۔

" جناب جنرل مینجر صاحب کا نام ہڈسن تھا" ...... کاؤنٹر مین نے رجسٹر میں اندراجات کرتے ہوئے کہا تو عمران تھا کا لفظ سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

" تھا سے آپ کا کیا مطلب ہے" ...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ جناب ۔ کل ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں وہ ہلاک ہو گئے ہیں" ...... کاؤنٹر مین نے سر اٹھا کر جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمروں میں پہنچ چکے تھے۔ چند لمحوں بعد سب ہی حسب دستور عمران کے کمرے میں اکٹھے ہو گئے۔ عمران نے سب کے لئے وہیں ناشتہ منگوا لیا تھا۔

" صفدر ۔ پہلے کمرہ چیک کر لو" ...... عمران نے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

" کیوں ۔ یہاں کیا خطرہ ہو سکتا ہے" ...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

" پہلے چیک تو کر لو۔ پھر بات ہو گی" ...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو صفدر اٹھا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک جدید ساخت کا گائیگر نکالا اور پھر اس سے پورے کمرے کو چیک کرنے لگا۔

باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ کمرے کے ساتھ ساتھ صفدر نے باتھ روم بھی چیک کیا لیکن کسی جگہ بھی کوئی کاشن نہ ملا تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے گائیگر کو بند کیا اور واپس کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ اسی لمحے ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔ اس نے میز پر ناشتہ لگانا شروع کر دیا۔ تمام ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ویٹر کے چلے جانے کے بعد صفدر اٹھا اور اس نے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ کمرے ساؤنڈ پروف تھے اور صفدر نے چونکہ چیکنگ کر لی تھی اس لئے دروازہ بند ہو جانے کے بعد اب انہیں اس بات کی کوئی فکر نہ تھی کہ ان کی آواز باہر سنی جا سکے گی۔

" تمہیں یہاں کیا خدشہ تھا جس کی وجہ سے تم نے چیکنگ کرائی ہے" ...... جولیا نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ گراہم کے اڈے سے کرنل پلومر سے جو پوچھ گچھ کی گئی ہے اس کی اطلاع اسرائیلی حکام تک پہنچ چکی ہے"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ گراہم تو صرف فارن ایجنٹ ہے"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن عمران صاحب ۔ آپ کو کیسے یہ محسوس ہوا ہے"۔ صفدر نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کرنل پلومر نے بتایا تھا کہ لیبارٹری انچارج ڈاکٹر راسکن اس ہوٹل گرانڈ کے مینجر کے ذریعے اس سے ملا تھا اور میرے یہاں ہوٹل

میں آنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ ہم اس مینجر کے ذریعے لیبارٹری تک پہنچ جائیں گے لیکن ابھی کاؤنٹر مین نے بتایا ہے کہ جنرل مینجر ہڈسن کل رات روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے یا کر دیا گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" لیکن یہ ایکسیڈنٹ حقیقتاً بھی تو ہو سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" ہاں ۔ہو تو سکتا ہے لیکن اتنے بڑے ہوٹل کا جنرل مینجر یا اس کا ڈرائیور اتنا بھی لاپرواہ یا غیر ذمہ دار نہیں ہو سکتا کہ اس طرح روڈ ایکسیڈنٹ کرتا پھرے ۔بہرحال چیکنگ کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" گراہم بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے گراہم کی آواز سنائی دی۔

" مائیکل بول رہا ہوں قبرص سے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ آپ بخیریت پہنچ گئے ہیں ناں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" ہاں ۔یہ بتاؤ کہ جس اڈے پر رات کو معاملات سیٹل کیے گئے تھے یہاں کون کون مستقل رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" جیفرے رہتا ہے۔ کیوں"...... گراہم نے چونک کر کہا۔

" اس جیفرے سے فوراً سختی سے معلوم کرو کہ اس نے ہمارے بارے میں کسے اطلاع دی ہے"...... عمران نے کہا۔

" جیفرے نے اطلاع دی ہے۔ نہیں مسٹر مائیکل ۔ وہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے"...... گراہم نے کہا۔

" جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو اور سنو۔ اس کی اطلاع تم نے مجھے یہاں ہوٹل گرانڈ کے کمرہ نمبر چار سو چار میں دینی ہے۔ یہ کمرہ میرے نام پر بک ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" جیفرے پر آپ کو کیسے شک ہوا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایک تو علم قیافہ کی وجہ سے کیونکہ جیفرے کے چہرے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ فطری طور پر دولت پرست ہے۔ دوسری بات یہ کہ وہاں کے علاوہ یہ بات لیک آؤٹ نہیں ہو سکتی اور اگر وہاں اکیلا جیفرے رہتا ہے تو پھر یہ بات اگر لیک آؤٹ ہوئی ہے تو لازماً جیفرے سے ہوئی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ہوٹل سٹانزا"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" کرنل پلومر یہاں آپ کے ہوٹل میں رہ رہے ہیں۔ میں قبرص

سے مائیکل بول رہا ہوں۔ان سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"جناب کرنل پلومر تھوڑی دیر پہلے کمرہ چھوڑ کر جا چکے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پلیز۔کیا آپ معلوم کر سکتی ہیں کہ وہ کہاں گئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"نو۔سوری"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو صفدر نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ویٹر اندر آیا اور ایک طرف رکھی ہوئی ٹرالی وہ دھکیل کر میز کے قریب لے آیا اور ناشتے کے برتن اٹھا کر اس نے ٹرالی میں رکھنے شروع کر دیئے۔

"کاؤنٹر مین نے مجھے بتایا ہے کہ جنرل مینجر ہڈسن صاحب کل روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے ہیں"...... عمران نے ویٹر سے کہا تو ویٹر نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔

"یس سر۔بے حد افسوس ناک ایکسیڈنٹ تھا۔ان کی لاش بھی کار کے ساتھ جل کر راکھ ہو گئی تھی"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"کیسے ہوا یہ ایکسیڈنٹ"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔صرف اتنا معلوم ہوا کہ وہ کلب سے واپس اپنی رہائش گاہ پر جا رہے تھے کہ اچانک ایک موڑ پر ایک ہیوی لوڈر ٹرک ان کی کار سے ٹکرایا اور کار الٹ کر ایک دیوار سے جا ٹکرائی اور اس میں آگ لگ گئی اور سب کچھ راکھ ہو گیا"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ویری سوری۔واقعی بے حد افسوسناک واقعہ ہے"۔ عمران نے کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹرالی دھکیلتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ تو واقعی ایکسیڈنٹ نہیں ہے عمران صاحب بلکہ ایکسیڈنٹ ظاہر کیا گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا جبکہ صفدر اٹھ کر کمرے کا دروازہ بند کرنے چلا گیا تھا۔

"ہاں۔اب ہم نے ڈاکٹر راسکن کا پتہ چلانا ہے۔گو اس کا حلیہ تو میں نے کرنل پلومر سے معلوم کر لیا تھا لیکن صرف حلیئے سے کیسے اس کے بارے میں پتہ چلے گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اس طرح سر ہلا دیئے جیسے وہ سب اس کی تائید کر رہے ہوں۔پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل بول رہے ہیں"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"ناراک سے آپ کی کال ہے مسٹر گراہم کی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کرائیں بات"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ گراہم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد گراہم کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے سپیشل وے کی"...... عمران نے کہا۔

"آپ مجھے خود کال کریں۔ لمبی بات ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبا دیا۔ اس نے جان بوجھ کر سپیشل وے کا لفظ کہہ دیا تھا کیونکہ کال ڈائریکٹ نہ تھی اس لئے درمیان میں فون آپریٹر بات سن بھی سکتی تھی اس لئے گراہم نے کہہ دیا کہ وہ خود اسے کال کریں۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گراہم بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی گراہم کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل آپ کی بات درست ہے۔ جیفرے نے غداری کی ہے۔ اس نے بھاری رقم کے عوض کرنل پلومر سے آپ کی ہونے

والی تمام بات چیت چیف آف بلیک سٹرپ رائٹ تک پہنچا دی ہے۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن ایسا ہو گیا ہے"...... گراہم نے کہا۔

"تمہارے وہم و گمان کو اب وسعت دینا پڑے گی گراہم ورنہ اس طرح تو مشن مکمل ہونے سے رہے۔ تمہارے اس آدمی کی اطلاع کی وجہ سے یہاں ہوٹل کے مینجر کو رات ہلاک کر دیا گیا ہے اور ہم ایک بار پھر اندھیرے میں داخل ہو گئے ہیں"...... عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے جناب۔ مجھے تو اس بات سے بے حد شرمندگی ہوئی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ آپ تو صرف بات کر رہے ہیں لیکن چیف شاید صرف بات کرنے تک محدود نہ رہے لیکن چونکہ تیر کمان سے نکل چکا ہے اس لئے اب اسے تو واپس نہیں لایا جا سکتا۔ البتہ میں نے کسی حد تک تلافی کی کوشش کی ہے"۔ گراہم نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ تفصیل سے بات کرو"...... عمران نے اسی طرح تلخ اور سرد لہجے میں کہا۔

"رائٹ کے آفس میں اس کا پرسنل سیکرٹری میرا خاص آدمی ہے میں نے اسے کال کر کے جب معلومات حاصل کیں تو مجھے جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ آپ کے لئے فائدہ مند ہو سکتا ہے"...... گراہم نے کہا۔

"تمہید مت باندھا کرو۔اصل بات کرو"..... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔رائٹ کو جیفرے نے جو اطلاعات دی تھیں وہ رائٹ نے اسرائیل کے صدر کو کال کر کے بتا دی ہیں۔ان کے درمیان بار بار کالیں ہوتی رہیں لیکن مین بات یہ معلوم ہوئی ہے کہ کرنل پلومر جو پرزہ لینے گیا تھا وہ پرزہ اب کرنل پلومر سے رائٹ نے لے لیا ہے اور رائٹ کا خاص آدمی راکسن یہ پرزہ لے کر قبرص روانہ ہو چکا ہے اور راکسن یہ پرزہ وہاں گولڈن نائٹ کلب کی اسسٹنٹ مینجر سرویا کے فلیٹ پر پہنچائے گا۔اس کا فلیٹ سٹریٹ پلازہ میں فلیٹ نمبر بارہ ہے۔ڈاکٹر راسکن سرویا کے فلیٹ پر پہنچ کر اس کو اپنا نام بتائے گا اور اس سے پرزہ حاصل کر لے گا اور واپس لیبارٹری چلا جائے گا اور یہ کام آج رات کو مکمل ہو گا"...... گراہم نے کہا تو عمران کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اوہ۔گڈ شو گراہم۔تم نے واقعی تلافی کر دی ہے۔بے فکر رہو تمہارے خلاف چیف کو رپورٹ نہیں دی جائے گی لیکن اب تم نے اپنے آدمیوں کی ایک بار پھر چھان بین کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تھینک یو مسٹر مائیکل۔آپ بے فکر رہیں۔اب مجھے کافی سبق مل گیا ہے"...... گراہم نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"واقعی اللہ تعالیٰ مدد کرنے والا ہے ورنہ ہم تو واقعی اس بار گھپ اندھیرے میں بھٹک رہے تھے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ان سب کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور ان سب نے چونک کر بے اختیار دروازے کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی ان سب نے اپنا اپنا سانس روک لیا۔عمران نے تو پہلی بار ہی سانس روک لیا تھا لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ سیاہ رنگ کے دھوئیں سے بنی ہوئی کسی دلدل میں تیزی سے اترتا چلا جا رہا ہو۔اس نے اپنے ذہن کو بلینک کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔اس کا ذہن چند لمحوں بعد ہی گھپ اندھیرے میں ڈوب کر رہ گیا۔

سیاہ رنگ کی کار ایک عمارت کے بند گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی اور ڈرائیور نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی تو مشین گن سے مسلح ایک آدمی باہر آ گیا۔ اس نے کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے لمبے قد اور چوڑے جسم کے آدمی کو دیکھ کر جلدی سے سلام کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا اسرائیل کی ایک خفیہ سرکاری ایجنسی وائٹ سٹار کا چیف کرنل بگز تھا۔ وائٹ سٹار پہلے اسرائیل کی ایک ایسی ایجنسی تھی جو جی پی فائیو اور ریڈ آرمی کی طرز پر بنائی گئی تھی لیکن بعد میں اسے ختم کر دیا گیا تھا مگر اب یہ ایجنسی دوبارہ بنائی گئی تھی۔ اس کا نام وائٹ سٹار رکھا گیا تھا لیکن اس کا فیلڈ اسرائیل نہیں تھا بلکہ قبرص تھا۔ چونکہ قبرص اسرائیل سے ملحقہ تھا اس لئے اسرائیل کے خلاف کام کرنے والے فلسطینی مجاہدوں کے گروپس کے تمام ہیڈ کوارٹرز قبرص میں ہی بنائے گئے تھے اور یہ لوگ اسرائیل میں اپنی وارداتیں کر کے

واپس قبرص میں آ جاتے تھے۔ اس طرح اسرائیل کی ایجنسیاں ان کے خلاف مؤثر کارروائی نہ کر سکتی تھیں۔ چنانچہ دو سالوں سے وائٹ سٹار نامی یہ ایجنسی بنائی گئی تھی اور اس کا ہیڈ آفس بھی قبرص میں ہی تھا اور اس کی کارکردگی کا تمام تر فیلڈ بھی قبرص ہی تھا۔ اس ایجنسی کا کام قبرص میں موجود خفیہ فلسطینی گروپس کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرنا تھا۔ کرنل بگز وائٹ سٹار کا چیف تھا۔ وہ پہلے ریڈ آرمی میں رہا تھا۔ خاصا فعال، تیز اور ذہین آدمی تھا اس لئے وائٹ سٹار کی کارکردگی خاصی اچھی جا رہی تھی۔ ویسے بھی کرنل بگز نے قبرص میں اپنا جال اس انداز میں پھیلا رکھا تھا کہ فلسطینی گروپس کی نقل و حرکت اس کے آدمیوں سے چھپی نہ رہ سکتی تھی۔ البتہ فلسطینی گروپس سے وائٹ سٹار کو چھپانے کے لئے اسے ایک مجرم تنظیم کا روپ دیا گیا تھا اور اس لحاظ سے اس کا نام سٹار سینڈیکیٹ تھا۔ سٹار سینڈیکیٹ کا ہیڈ کوارٹر قبرص کا ایک بدنام کلب گولڈن نائٹ تھا جہاں حقیقی معنوں میں غنڈہ راج تھا۔ پورے قبرص کے بدمعاش اور جرائم پیشہ افراد گولڈن نائٹ کلب میں جمع رہتے تھے اور وہاں انتہائی آزادی سے وہ کام ہوتا تھا جو انتہائی آزاد ترین معاشرے میں بھی نہ ہو سکتا تھا لیکن کرنل بگز نے اپنا ہیڈ کوارٹر علیحدہ بنایا ہوا تھا جہاں اس کے ساتھ دس افراد رہتے تھے۔ کرنل بگز کا کام رپورٹس لینا اور احکامات جاری کرنا تھا۔ وہ خود گولڈن نائٹ کلب میں نہیں آتا تھا جبکہ گولڈن نائٹ کلب کا مینجر ماسٹر ڈین تھا جو ایک لحاظ سے

قبرص کا سب سے بڑا بدمعاش اور جرائم پیشہ سمجھا جاتا تھا۔ اس کی ایک دوست لڑکی سرویا تھی جو وہاں اسسٹنٹ مینجر تھی۔ سرویا بھی کسی طرح مردوں سے کم نہ تھی اور لڑائی بھڑائی اور ہر قسم کے جرائم میں کھل کر حصہ لینا اس کی عادت ثانیہ تھی۔ جرائم پیشہ افراد کے اس سیٹ اپ سے ہٹ کر وائٹ سٹار کا ایک اور گروپ بھی تھا۔ ان کی تعداد محدود تھی اور یہ ایک لحاظ سے مخبری کا کام کرتے تھے اور اس گروپ کے لوگ قبرص کے بڑے بڑے ہوٹلوں، باروں اور کاروباری اداروں میں پھیلے ہوئے تھے۔ ان کا سربراہ فرینک تھا۔ فرینک کا ہیڈ کوارٹر ہوٹل ریڈ ایرو تھا جو انتہائی اعلیٰ طبقے کا ہوٹل سمجھا جاتا تھا۔ فرینک ہوٹل ریڈ ایرو کا مینجر تھا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا اور کار پھاٹک کے اندر داخل ہو گئی۔ یہ عمارت کرنل بگز کا ہیڈ کوارٹر تھی اور کرنل بگز اس ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ کر وائٹ سٹار کو کنٹرول کرتا تھا۔ البتہ اس کی رہائش ایک علیحدہ رہائشی کالونی میں تھی جہاں اس کی نوجوان اور خوبصورت بیوی میگی رہتی تھی لیکن میگی ہاؤس وائف تھی۔ اس کا کوئی تعلق ایسی سرگرمیوں سے نہ تھا اور نہ ہی اس نے کرنل بگز کے اس سلسلے میں کبھی دخل دیا تھا اور نہ کبھی مداخلت کی تھی۔ کرنل بگز اپنی رہائش گاہ سے اب اپنے ہیڈ کوارٹر میں آ رہا تھا۔ کار اندر جا کر اپنے مخصوص حصے میں پہنچ کر جیسے ہی رکی تو کرنل بگز دروازہ کھول کر نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے مخصوص آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کی پرسنل سیکرٹری ایک خوبصورت اور نازک اندام لڑکی نیڈی تھی جو اس کی سیکرٹری بھی تھی اور اس کی دوست بھی۔ لیکن یہ دوستی صرف اس ہیڈ کوارٹر کی حد تک ہی محدود تھی۔ نیڈی اس کے مخصوص آفس میں موجود تھی۔ کرنل بگز جسے یہاں سب کرنل بگز ہی کہتے تھے آفس میں داخل ہوا تو نیڈی مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"صبح بخیر کرنل"...... نیڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو۔ کیسی ہو"...... کرنل بگز نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اوکے"...... نیڈی نے واپس اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں"۔ کرنل بگز نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہوٹل گرانڈ میں ایک گروپ آکر ٹھہرا تو ہے۔ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے لیکن یہ سب ایکریمین ہیں اور ان کے کاغذات ایکریمیا سے چیک کرائے گئے ہیں۔ کاغذات درست ہیں"...... نیڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں سے آئے ہیں یہ لوگ"...... کرنل بگز نے چونک کر پوچھا۔

"ناراک سے اور انہوں نے ناراک کالیں بھی کی ہیں اور ناراک سے انہیں کال بھی موصول ہوئی ہے"...... نیڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوٹل گرانڈ کا مینجر اب کون ہے"...... کرنل بگز نے کہا۔

"اسسٹنٹ مینجر نارمن ڈیل کر رہا ہے"۔ نیڈی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اس سے میری بات کراؤ"...... کرنل بگز نے کہا تو نیڈی نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جبکہ کرنل بگز نے ایک طرف رکھی ہوئی فائل اٹھا کر اپنے سامنے رکھی اور اسے کھول لیا۔ چند لمحوں بعد اس کے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل بگز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل بگز نے کہا۔

"نارمن بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جس گروپ کے بارے میں تم نے ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دی ہے اس کی کیا پوزیشن ہے"...... کرنل بگز نے کہا۔

"باس۔ یہ گروپ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے اور یہ ناراک سے یہاں آئے ہیں اور سیاح ہیں۔ کاغذات کی خصوصی چیکنگ کرائی گئی ہے۔ کاغذات درست ہیں۔ یہ گروپ ایک کمرے میں اکٹھا ہے اور انہوں نے ناشتہ بھی وہیں منگوایا ہے اور انہوں نے ویٹر سے مینجر ہڈسن کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی ہیں"۔ نارمن نے جواب دیا تو کرنل بگز بے اختیار چونک پڑا۔

"ان کی کالیں چیک کرائی ہیں"...... کرنل بگز نے کہا۔

"نہیں جناب۔ چونکہ آپ کی طرف سے خصوصی حکم نہیں تھا اس لئے ایسا نہیں کیا گیا۔ اب آپ اگر حکم دیں تو ایسا کیا جا سکتا ہے"...... نارمن نے جواب دیا۔

"ویٹر والی بات مشکوک ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم انہیں بے ہوش کر کے سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دو۔ میں خود انہیں چیک کروں گا"۔ کرنل بگز نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سنو۔ انتہائی احتیاط سے کام کرنا۔ اگر یہ لوگ وہی ہیں جس کا ہمیں خدشہ ہے تو پھر یہ دنیا کے انتہائی خطرناک ترین لوگ ہو سکتے ہیں"...... کرنل بگز نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب"...... نارمن نے کہا۔

"اوکے"...... کرنل بگز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"نیڈی۔ سپیشل پوائنٹ کے فرینک سے میری بات کراؤ"۔ کرنل بگز نے نیڈی سے کہا۔

"یس باس"...... نیڈی نے جواب دیا اور ایک بار پھر اپنے سامنے موجود فون کا رسیور اٹھا لیا۔ چند لمحوں بعد کرنل بگز کے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل بگز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل بگز نے کہا۔

"فرینک بول رہا ہوں سپیشل پوائنٹ سے"...... دوسری طرف

سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"فرینک ۔ ہوٹل گرانڈ سے نارمن ایک ایکریمین گروپ کو سپیشل پوائنٹ پر بھجوا رہا ہے۔ یہ گروپ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے۔ تم نے انہیں زیرو روم میں ڈبل لاکڈ کرسیوں پر جکڑ دینا ہے اور پھر ان کے میک اپ سپیشل میک اپ واشر سے چیک کرنے ہیں۔ اس کے بعد مجھے رپورٹ دینی ہے۔ ان سے پوچھ گچھ میں خود آکر کروں گا۔ البتہ میرے آنے تک انہیں کسی صورت ہوش میں نہیں آنا چاہئے"...... کرنل بگز نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل بگز نے رسیور رکھا اور ایک بار پھر فائل پر جھک گیا۔

"کافی لے آؤں کرنل"...... کچھ دیر بعد نیڈی نے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"یس"...... کرنل بگز نے جواب دیا تو نیڈی اٹھ کر آفس سے باہر چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں کافی کا کپ موجود تھا۔ اس نے کپ کرنل بگز کے سامنے رکھا اور واپس اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی۔ کرنل بگز آہستہ آہستہ کافی سپ کرنے لگا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل بگز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل بگز نے کہا۔

"فرینک بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے فرینک کی آواز

سنائی دی۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے"...... کرنل بگز نے چونک کر پوچھا۔

"باس ۔ نارمن نے ایک عورت اور چار مردوں کو سپیشل پوائنٹ پر بھجوا دیا تھا۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق انہیں زیرو روم میں ڈبل لاکڈ کرسیوں میں جکڑ دیا ہے اور پھر سپیشل میک اپ واشر سے انہیں چیک کیا گیا ہے۔ ان کے چہروں پر میک اپ نہیں ہیں"...... فرینک نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو کرنل بگز کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھرے جیسے اسے اس رپورٹ سے خاصی مایوسی ہوئی ہو۔

"اوکے ۔ میں آرہا ہوں"...... کرنل بگز نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے فائل بند کر کے ایک طرف ٹرے میں رکھی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا آپ واپس آئیں گے کرنل"...... نیڈی نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ میں انہیں خود چیک کر لوں پھر واپس آرہا ہوں۔ ہم نے بہرحال اس گروپ کا سراغ لگانا ہے"...... کرنل بگز نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک اور کوٹھی میں داخل ہو رہی تھی۔ برآمدے کے سامنے جا کر کار رکی تو کرنل بگز کار سے باہر آگیا۔ کوٹھی کے برآمدے میں دو مسلح آدمی موجود تھے۔ انہوں نے کرنل بگز کو سلام کیا تو کرنل بگز سر ہلاتا ہوا اندر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ

خانے میں داخل ہوا جہاں کرسیوں پر ایک عورت اور چار مرد راڈز
میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ دبلے پتلے جسم کا مالک ایک نوجوان
بھی وہاں موجود تھا جبکہ اس کے ساتھ مشین گنوں سے مسلح دو آدمی
کھڑے تھے۔ ان سب نے کرنل بگز کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا تو
کرنل بگز سر ہلاتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ بڑے غور سے ان
افراد کو دیکھ رہا تھا۔

"قدوقامت کے لحاظ تو انہیں سیکرٹ سروس کے ارکان ہونا
چاہئے۔ بہرحال انہیں ہوش میں لے آؤ۔ سپیشل اینٹی گیس
استعمال کرو"...... کرنل بگز نے کہا تو نوجوان جو اس سپیشل
پوائنٹ کا انچارج فرینک تھا سر ہلاتا ہوا ایک طرف موجود الماری کی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک لمبی
گردن والی شیشی اٹھا کر وہ واپس مڑا اور اس نے شیشی کا ڈھکن کھول
کر باری باری شیشی کا دہانہ ان سب کی ناک سے لگایا اور پھر شیشی کا
ڈھکن بند کر کے اس نے اسے واپس الماری میں رکھا اور الماری بند
کر کے وہ واپس مڑ کر کرنل بگز کے ساتھ والی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

"راڈز چیک کر لئے ہیں"...... کرنل بگز نے کہا۔

"یس باس"...... فرینک نے جواب دیا تو کرنل بگز نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند
سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا اور
اس کے ساتھ ہی بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام واقعات اس کے
ذہن میں فلمی سین کی طرح گھومتے چلے گئے۔ اسے یاد تھا کہ وہ اپنے
ساتھیوں کے ساتھ ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ انہوں نے وہیں
کمرے میں ہی ناشتہ کیا تھا اور پھر اچانک نامانوس سی گیس انہیں
محسوس ہوئی اور ان سب نے بے اختیار دروازے کی طرف دیکھا
جہاں سے دھوئیں کے مرغولے اندر آ رہے تھے اور گو عمران نے پہلی
بار گیس محسوس ہوتے ہی سانس روک لیا تھا لیکن سانس روکنے کے
باوجود اس کا ذہن گھومنے لگا۔ اس نے ذہن کو بلینک کرنے کی
کوشش بھی کی لیکن اس کے تمام احساسات گھپ اندھیرے میں
ڈوبتے چلے گئے۔ یہ سب کچھ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اس

کے ذہن کے پردے پر گھوم گیا اور اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر سامنے بیٹھے ہوئے افراد کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ ایک بڑے سے تہہ خانے نما کمرے میں راڈز میں جکڑا ہوا کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کی دونوں سائیڈوں میں اس کے ساتھی بھی اسی طرح کرسیوں پر جکڑے ہوئے موجود تھے اور ان سب کے جسموں میں پیدا ہونے والی حرکت سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ سب ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے ہیں۔ سامنے کرسیوں پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ایک لمبے قد اور چوڑے جسم کا تھا جبکہ دوسرا دبلا پتلا لیکن پھرتیلا سا نوجوان تھا جبکہ دو مشین گن بردار ان کے عقب میں دیوار کے ساتھ کھڑے تھے۔

"تمہیں سب سے پہلے ہوش آیا ہے۔ کیا نام ہے تمہارا"۔ اس چوڑے جسم والے آدمی نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے لیکن ہم کہاں ہیں اور تم کون ہو"۔ عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"تمہارے میک اپ واش نہیں ہوئے اس لئے میرا خیال تھا کہ تم ہمارے مطلوبہ لوگ نہیں ہو بلکہ واقعی کوئی سیاح ہو حالانکہ تمہارے قدوقامت مخصوص ٹائپ کے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں ہوش میں لا کر اور تم سے ضروری کوائف معلوم کر کے تمہیں آزاد کر دیا جائے لیکن ہوش میں آنے کے بعد تم نے جو حرکات کی ہیں اور جس سنبھلے ہوئے انداز میں جواب دیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے

کہ تم تربیت یافتہ افراد ہو ورنہ عام آدمی ہوش میں آتے ہی چیخنا چلانا شروع کر دیتا ہے لیکن تم نے ہوش میں آتے ہی باقاعدہ ادھر ادھر دیکھا، کمرے کا جائزہ لیا اور پھر ہمیں دیکھا اور جب میں نے سوال کیا تو تم نے بڑے سنبھلے ہوئے لہجے میں جواب دیا اس لئے گو تمہارا میک اپ واش نہیں ہوا لیکن اب مجھے سو فیصد یقین ہے کہ ہم نے درست گروپ پر ہاتھ ڈالا ہے"...... اس آدمی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"سیاح کم تربیت یافتہ نہیں ہوا کرتے مسٹر"...... عمران جان بوجھ کر مسٹر کہنے کے بعد خاموش ہو گیا تھا۔

"اب بتانے میں کوئی حرج نہیں کہ میرا نام کرنل بگز ہے اور میں اسرائیل کی وائٹ سٹار ایجنسی کا چیف ہوں"...... کرنل بگز نے کہا۔

"کرنل بگز۔ میں کہہ رہا تھا کہ سیاحت بذات خود ایک بہت بڑا تجربہ ہوتا ہے۔ سیاحت کے دوران ہمارا ایسے ایسے واقعات سے واسطہ پڑتا ہے کہ انسان انتہائی تجربہ کار ہو جاتا ہے۔ باقی رہی تمہاری بات تو ہمیں کیا معلوم کہ تمہیں کس ٹائپ کے گروپ کی تلاش تھی۔ تم ہمارے کاغذات چیک کر سکتے ہو اور چاہو تو ہمارے چہروں کی کھال بھی چھیل کر چیک کر سکتے ہو۔ لیکن یہ بتا دوں کہ سیاحوں پر اس طرح ہاتھ ڈالنے کے نتائج انتہائی خطرناک بھی نکل سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے کاغذات چیک ہو چکے ہیں اور وہ درست ہیں لیکن
تمہارے بات کرنے کا انداز بتا رہا ہے کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔
بہرحال اگر نہیں ہو تب بھی ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ اب تم
نے زندہ واپس نہیں جانا۔ اب تمہاری لاشیں یہاں برقی بھٹی میں
راکھ بنیں گی"...... کرنل بگز نے کہا۔ عمران اس دوران راڈز کو
چیک کرنے میں مصروف تھا کیونکہ اسے بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ
معاملات سراسر ان کے خلاف ہیں اور کرنل بگز جو اس وقت بڑے
اطمینان سے بیٹھا باتیں کر رہا تھا کسی بھی وقت اچانک ان پر فائر
کھلوا سکتا تھا۔ عمران نے چیک کر لیا تھا کہ ڈبل راڈز کرسیاں ہیں۔
راڈز کا ایک سیٹ عقبی پائے پر موجود بٹن پریس کرنے سے کھل
جاتا ہے لیکن دوسرا سیٹ دروازے کے ساتھ دیوار پر موجود آپریشنل
سوئچ پریس کرنے سے کھلے گا۔ اس طرح بیک وقت دونوں سسٹم
ان کرسیوں میں رکھے گئے تھے اور ظاہر ہے اسی لئے ان کرسیوں کو
ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا اور واقعی تھا بھی ایسا ہی اس لئے عمران نے
اب نئے انداز میں سوچنا شروع کر دیا تھا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ
سب سے آخر میں موجود جولیا کے جسم کے گرد موجود راڈز اس کے
جسم سے خاصے کھلے تھے اس لئے اگر جولیا کوشش کرے تو وہ کھسک
کر فرش پر جا کر بیٹھ سکتی تھی۔ عمران نے ایک نظر جولیا کی طرف
دیکھا اور آنکھوں سے اسے اشارہ کر دیا۔
"کرنل صاحب۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ ہمارے بارے

میں مزید تحقیقات کر لیں۔ آخر ہم جیسے سیاحوں کو ہلاک کر کے آپ
کو کیا مل جائے گا"...... عمران نے کہا۔
"نہیں۔ سوری میں اب ان حالات میں کسی صورت بھی تمہیں
زندہ نہیں چھوڑ سکتا البتہ ایک کام اور ہو سکتا ہے۔ چونکہ مجھے سو
فیصد یقین آگیا ہے کہ تم ہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہو اس لئے میں
چاہتا ہوں کہ تمہارا میک اپ ہر صورت میں واش ہو جائے۔ اگر
ایسا ہو جائے تو میں اسرائیل کے صدر کے سامنے تمہاری لاشیں پیش
کر دوں گا اور مجھے یقین ہے کہ پوری دنیا کے یہودی مجھے قیامت تک
اپنا ہیرو تسلیم کر لیں گے"...... کرنل بگز نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی وہ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے دبلے پتلے آدمی سے مخاطب ہو گیا۔
"فرینک"...... کرنل بگز نے کہا۔
"یس باس"...... اس نوجوان نے چونک کر کہا۔
"زیرو ہاؤس میں انتہائی جدید ترین میک اپ واشر موجود ہے وہ
میں نے خصوصی طور پر ایکریمیا سے منگوایا ہے۔ تم خود جا کر وہ میک
اپ واشر لے آؤ۔ اس سے لازماً ان کے اصلی چہرے سامنے آجائیں
گے"...... کرنل بگز نے کہا۔
"یس باس"...... فرینک نے اٹھتے ہوئے کہا۔
"پہلے ان کے راڈز چیک کرو"...... کرنل بگز نے بھی اٹھتے
ہوئے کہا تو فرینک سر ہلاتا ہوا تیزی سے کرسیوں کے عقب کی طرف
بڑھ گیا۔

"راڈز اوکے ہیں باس"...... چند لمحوں بعد فرینک نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں یہیں ٹھہرو گے اور اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو میری طرف سے اجازت ہے کہ انہیں گولیوں سے اڑا دینا"۔ کرنل بگز نے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوکے سر"...... مسلح افراد نے کہا۔

"میں زیرو ہاؤس میک کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں تم جا کر اس سے میک اپ واشر لے آؤ"...... کرنل بگز نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے فرینک بھی کمرے سے باہر چلا گیا۔ اب کمرے میں دونوں مشین گنوں سے مسلح افراد موجود تھے۔

"کیا تم ہمیں پانی پلا سکتے ہو"...... عمران نے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش بیٹھے رہو۔ اب اگر تمہاری زبان چلی تو گولیوں سے اڑا دیں گے"...... ان میں سے ایک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یار پانی ہی مانگا ہے۔ کوئی گولی تو نہیں مار دی تمہیں۔ ہم تو ویسے بھی ڈبل راڈز میں جکڑے ہوئے بے بس ہیں۔ اس کے باوجود تم ہم سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ خاموش بیٹھے رہو"...... اس آدمی نے پہلے

سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے مشین گن اتار کر ہاتھ میں پکڑ لی۔ اس کا چہرہ غصے سے تمتما اٹھا تھا۔

"چلو تم مت پلاؤ پانی۔ تمہارا دوسرا ساتھی مجھے ہمدرد نظر آ رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم خاموش نہیں بیٹھ سکتے"...... اس آدمی نے یکلخت پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ اس کے ساتھی نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"رک جاؤ مارٹی۔ رک جاؤ۔ خواہ مخواہ غصہ مت کھاؤ"۔ دوسرے ساتھی نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

"یہ مسلسل بول رہا ہے اور میں اسے برداشت نہیں کر سکتا"۔ مارٹی نے کہا۔

"تم باہر جاؤ۔ میں اکیلا یہاں کھڑا رہوں گا"...... دوسرے نے کہا۔

"نہیں۔ میں یہاں رہوں گا"...... مارٹی نے کہا اور دوبارہ مشین گن اس نے اپنے کاندھے سے لٹکا لی۔ اس کا چہرہ دوبارہ نارمل ہو گیا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے دوسرے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام جیک ہے"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"کیا تم ہمیں پانی پلا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں دیتا ہوں تمہیں پانی"...... جیک نے کہا اور
تیزی سے مڑ کر سائیڈ میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے
الماری کھولی اور اس میں سے پانی کی بھری ہوئی ایک بوتل نکالی اور
الماری بند کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا عمران کی طرف بڑھ گیا۔ اس
نے عمران کے قریب پہنچ کر بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل عمران کے
منہ سے لگا دی تو عمران نے پانی پینا شروع کر دیا۔ مارٹی بڑے چوکنا
انداز میں عمران کو دیکھ رہا تھا۔ ابھی عمران نے تھوڑا سا پانی پیا تھا
کہ اچانک دھماکے کی آواز سنائی دی تو جیک اور مارٹی دونوں نے
تیزی سے اس طرف دیکھا۔
"ارے۔ یہ کیا"...... ان دونوں نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا
کیونکہ جولیا کرسی کی بجائے فرش پر اس طرح بیٹھی ہوئی تھی جیسے
اچانک کرسی سے اٹھ کر فرش پر آ کر بیٹھ گئی ہو۔ مارٹی نے بجلی کی سی
تیزی سے کاندھے سے مشین گن اتاری ہی تھی کہ جولیا اس طرح
اچھلی جیسے بند سپرنگ اچانک کھلتا ہے اور دوسرے لمحے کمرہ مارٹی
کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ
کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی مارٹی اور جیک دونوں کے حلق سے چیخیں
نکلیں اور وہ دونوں فرش پر گر کر بری طرح تڑپنے لگے۔ جولیا مارٹی کی
مشین گن ہاتھ میں پکڑے ایک طرف کھڑی تھی۔
"جلدی سے پہلے دروازہ بند کر دو"...... عمران نے کہا تو جولیا بجلی

کی سی تیزی سے دوڑ کر دروازے کی طرف بڑھی اور اس نے دروازہ
بند کر کے اندر سے لاک کر دیا۔
"جلدی کرو۔ پہلے سوئچ بورڈ پر موجود بٹن پریس کر دو"۔ عمران
نے کہا تو جولیا نے دروازے کے قریب دیوار پر موجود سوئچ بورڈ پر
موجود بٹن پریس کر دیئے اور پھر وہ دوڑتی ہوئی کرسیوں کے عقب
میں آ گئی۔ چند لمحوں بعد عمران اور اس کے ساتھی راڈز سے آزاد ہو
چکے تھے۔
"گڈ شو جولیا"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا
کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے مشین گن لی
اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھیوں میں سے
تنویر نے دوسرے آدمی کی مشین گن پہلے ہی اٹھا لی تھی۔
"ہم نے اس کرنل بگز کو زندہ پکڑنا ہے"...... عمران نے
دروازے پر رک کر کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف آ گیا۔
باہر ایک راہداری تھی جبکہ آخر میں ایک دروازہ تھا جو قدرے کھلا
ہوا تھا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
"اتنی دیر تو نہیں لگانی چاہئے فرینک کو"...... اچانک دروازے
سے کرنل بگز کی بڑبڑاہٹ سی سنائی دی تو عمران یکلخت محتاط ہو گیا۔
اس نے ہاتھ اٹھا کر اپنے پیچھے آنے والے ساتھیوں کو محتاط رہنے کا
اشارہ کیا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ ایک لمحے کے لئے وہ
دروازے کے قریب رکا اور اس نے سر آگے کی طرف کر کے کمرے

میں جھانکا تو ایک میز کے پیچھے کرسی پر کرنل بگز بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک فون تھا اور اس کی نظریں فون پر جیسے چپکی ہوئی تھیں۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ اندر داخل ہو کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل بگز نے اس طرح جھپٹ کر رسیور اٹھالیا جیسے ایک لمحے کی دیر بھی اسے گوارہ نہ تھی۔

"یس۔ کرنل بگز بول رہا ہوں"...... کرنل بگز نے کہا۔

"کراؤ بات"...... دوسری طرف کی بات سن کر کرنل بگز نے کہا۔

"سر۔ میں چیف آف وائٹ سٹار کرنل بگز بول رہا ہوں قبرص سے جناب"...... کرنل بگز نے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ ایک گروپ میں نے پکڑا ہے جو ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں لیکن ان کے میک اپ صاف نہیں ہو رہے۔ میں نے ایک جدید ترین میک اپ واشر منگوایا ہے"...... کرنل بگز نے کہا اور پھر وہ اس طرح بات کرتے کرتے رک گیا جیسے دوسری طرف سے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی گئی ہو اور وہ بولتے بولتے خاموش ہو گیا ہو۔

"ٹھیک ہے سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... چند لمحوں بعد کرنل بگز نے دوسری طرف کی بات سن کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی خود جا کر حکم کی تعمیل کرتا ہوں سر اور پھر

آپ کو رپورٹ دیتا ہوں سر"...... کرنل بگز نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب مجبوری ہے۔ صدر صاحب اس قدر خوفزدہ ہیں"۔ کرنل بگز نے کرسی پیچھے کھسکا کر اٹھتے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ کرنل بگز اسرائیل کے صدر سے بات کر رہا تھا اور انہوں نے ان کی فوری ہلاکت کا حکم دے دیا ہو گا۔ وہ تیزی سے سائیڈ دیوار کے ساتھ ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے سائیڈوں پر ہوتے چلے گئے۔ دوسرے لمحے کرنل بگز دروازے سے نکل کر راہداری میں داخل ہوا ہی تھا کہ یکلخت تنویر اس پر جھپٹ پڑا اور اس کی چیخ سے راہداری گونج اٹھی جبکہ عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ گیا تھا۔ اسے فکر تھی کہ اگر چیخ یا گولیوں کی آوازیں یہاں باہر موجود آدمیوں تک پہنچ گئیں تو وہ چوہے دان میں پھنسے ہوئے چوہوں کی طرح بے بسی سے مارے جائیں گے۔ اس کمرے کی دوسری طرف بھی ایک راہداری تھی جس کا ایک سرا بیرونی برآمدے میں جا نکلتا تھا۔ وہاں برآمدے میں دو مسلح آدمی کھڑے نظر آ رہے تھے لیکن ان کی پشت راہداری کی طرف تھی۔ عمران کمرے سے باہر نکل کر دیوار کے ساتھ ساتھ قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ کسی طرح اس کی آہٹ انہیں سنائی نہ دے۔ دروازے کے پاس پہنچ کر وہ رک گیا کیونکہ اسے باہر سے پھاٹک کھلنے کی آواز سنائی دی تھی اور اس کے ساتھ ہی برآمدے میں موجود دونوں آدمی تیزی سے برآمدے کی

سیڑھیاں اتر کر نیچے بڑھ گئے۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے برآمدے میں آیا اور ایک ستون کی اوٹ میں ہو گیا۔ اس نے نیلے رنگ کی ایک کار کو کھلے پھاٹک سے اندر آتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ کار میں ڈرائیور کے ساتھ فرینک موجود تھا جبکہ ایک آدمی پھاٹک کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ کار پورچ میں آکر رک گئی اور پھر وہ دونوں آدمی جو برآمدے میں کھڑے تھے وہ پورچ کے قریب پہنچ کر رک گئے۔ فرینک کار کا دروازہ کھول کر باہر آگیا۔

" مشین اندر سے اٹھا لو"...... فرینک نے ایک مسلح آدمی سے کہا اور خود وہ تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے ستون کی اوٹ سے مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی فرینک، دونوں مسلح آدمی، کار کا ڈرائیور اور پھاٹک بند کر کے آتا ہوا تیسرا آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔ عمران فائر نہ کھولنا چاہتا تھا لیکن اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہ رہی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یا تو اس کے ساتھی برآمدے میں آجائیں گے یا فرینک اپنے مسلح آدمیوں کے ساتھ اندر چلا جائے گا۔

" کیا ہوا عمران صاحب "...... اچانک صفدر کی آواز عمران کو عقب میں سنائی دی تو عمران تیزی سے واپس مڑا۔

" تم ان کو چیک کرو۔ میں باہر دیکھ لوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے برآمدے سے اتر کر پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے

پھاٹک کھولا اور باہر آگیا۔ دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک اطمینان بھرا طویل سانس نکل گیا کیونکہ عمارت کالونی سے ہٹ کر تھی اس لئے اس کا یہ خدشہ کہ فائرنگ کی آوازیں سن کر پولیس نہ یہاں پہنچ جائے یا کوئی ہمسایہ پولیس کو اطلاع نہ کر دے بے جا ثابت ہوا تھا۔ عمران واپس مڑا اور پھر اندر آکر اس نے پھاٹک اندر سے بند کیا اور واپس مڑ کر برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ فرینک اور دوسرے افراد ساکت ہو چکے تھے۔ اسی لمحے برآمدے میں تنویر اور کیپٹن شکیل بھی پہنچ گئے۔

" تم سب یہاں کا خیال رکھو میں کرنل بگز سے دو باتیں کر لوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ کمرے تک پہنچا ہی تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ کرنل بگز بول رہا ہوں"...... عمران نے کرنل بگز کی آواز اور لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

" ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں۔ پریذیڈنٹ صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے بھاری سی آواز سنائی دی۔

" یس سر۔ میں کرنل بگز بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ ان کو ہلاک کر کے مجھے اطلاع دو مگر تم نے کوئی اطلاع نہیں دی اس لئے مجھے مجبوراً خود کال کرنا پڑی

ہے۔ کیوں"...... صدر نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"جناب آپ کے حکم کی تعمیل فوراً کر دی گئی لیکن اسی لمحے سپیشل جدید ترین میک اپ واشر مشین آ گئی تھی اس لئے میں نے ان کا میک اپ چیک کرنا شروع کر دیا تھا تاکہ اس کی رپورٹ بھی آپ کو ساتھ ہی دے سکوں"...... عمران نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"پھر کیا رزلٹ رہا"...... صدر نے پوچھا۔

"جناب۔ اس جدید ترین میک اپ واشر نے بھی ان کے چہرے نہیں بدلے"...... عمران نے کرنل بگز کے لہجے میں کہا۔ چونکہ وہ پہلے کرنل بگز اور صدر کے درمیان ہونے والی بات چیت سن چکا تھا اس لئے وہ بھی انہی الفاظ میں بات کر رہا تھا جن میں کرنل بگز نے کی تھی۔

"ہونہہ۔ بہرحال وہ ہلاک ہو گئے اس لئے ان کی لاشیں راکھ کر دو اور ان ایجنٹوں کی تلاش بھی جاری رکھو"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ راہداری کراس کر کے کمرے میں داخل ہوا جہاں انہیں ڈبل راڈز والی کرسیوں میں جکڑا گیا تھا۔ جولیا وہاں موجود تھی جبکہ کرنل بگز کو ایک کرسی پر ڈبل راڈز میں جکڑ دیا گیا تھا لیکن اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔

"کیا ہوتا رہا ہے باہر"...... جولیا نے چونک کر کہا تو عمران نے اسے مختصر لفظوں میں ساری بات بتا دی۔

"اب اس سے تم نے کیا معلوم کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہاں قبرص میں ہر طرف وائٹ سٹار کا جال پھیلا ہوا ہے اس لئے یہاں ہمیں ہر قدم پر ان کا سامنا کرنا پڑے گا اس لئے کرنل بگز سے مزید معلومات حاصل کر کے پہلے ہمیں اس تنظیم کا خاتمہ کرنا پڑے گا تاکہ ہم یہاں آزادی سے کام کر سکیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر کرنل بگز کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب کرنل بگز کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

سرویا سٹریٹ پلازہ میں اپنے فلیٹ میں موجود تھی۔ اس کی نظریں دروازے کی طرف لگی ہوئی تھیں اور اس کے چہرے پر بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے۔ عام حالات میں اسے اس وقت گولڈن نائٹ کلب میں ہونا چاہئے تھا لیکن وہ اس کی بجائے یہاں اپنے فلیٹ میں موجود تھی کیونکہ اسے ناراک سے بلیک سٹریپ کے چیف رائٹ نے فون کر کے بریف کیا تھا اور پھر رائٹ کے احکامات کے مطابق اس نے خود ایک خصوصی پوائنٹ پر جا کر رائٹ کے آدمی سے ایک سائنسی پرزہ لیا جو کہ خصوصی پیکنگ میں تھا اور اسے لے کر وہ سیدھی اپنے فلیٹ پر آ گئی تھی کیونکہ رائٹ کے مطابق لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر راسکن نے خود اس کے فلیٹ پر پہنچ کر اس سے یہ پرزہ لینا تھا اور رائٹ نے اسے جس طرح لیبارٹری کی خاطر ہونے والی جدوجہد کے بارے میں بتایا تھا اس سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ

یہ معاملہ کس قدر پیچیدہ اور اہم ہے۔ سرویا گولڈن نائٹ کلب کی اسسٹنٹ مینجر تھی اس لحاظ سے وہ وائٹ سٹار کی رکن بھی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ وہ بلیک سٹریپ کی بھی خاص رکن تھی اس لئے رائٹ نے اس اہم معاملے کے لئے اس کا انتخاب کیا تھا۔ اس وقت وہ واقعی انتہائی بے چینی سے ڈاکٹر راسکن کا انتظار کر رہی تھی اور پھر کال بیل کی آواز اچانک سنائی دی تو وہ اس طرح اچھل کر کھڑی ہو گئی جیسے کال بیل کی آواز کی بجائے ایٹم بم پھٹ پڑا ہو لیکن دوسرے لمحے اس نے آگے بڑھ کر ڈور فون کا رسیور اٹھا کر اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... سرویا نے کہا۔

"ڈاکٹر راسکن"...... رسیور سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کون ڈاکٹر راسکن"...... سرویا نے کہا۔

"گولڈن لیف کا رہنے والا ڈاکٹر راسکن"...... رسیور سے دوبارہ وہی آواز سنائی دی۔

"اوکے"...... سرویا نے اس بار انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا تو دروازے کے باہر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ اس کا چہرہ بے حد خشک تھا۔ بال الجھے ہوئے تھے اور آنکھوں پر موٹے شیشوں والا سیاہ رنگ کا فریم تھا۔ اس نے ڈارک براؤن رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں بریف

کیس تھا۔

"آئیے"...... سرویا نے ایک نظر اسے دیکھ کر کہا اور ایک طرف ہٹ گئی۔ ویسے اسے دیکھتے ہی سرویا سمجھ گئی تھی کہ آنے والا ڈاکٹر راسکن ہی ہے۔

"ڈاکٹر راسکن"...... اس ادھیڑ عمر نے اندر داخل ہوتے ہی مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"سرویا"...... سرویا نے اپنا نام لیتے ہوئے کہا اور اس نے بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کیا۔ اس کے بعد اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

"کہاں ہے وہ پرزہ"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"آئیے"...... سرویا نے کہا اور اسے لے کر اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"تشریف رکھیں"...... سرویا نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر راسکن کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس سائیڈ پر رکھ دیا تھا۔ سرویا نے ایک الماری کھولی۔ اس کے نچلے خانے میں ایک پیکٹ موجود تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اس پیکٹ کو اٹھایا اور لا کر ڈاکٹر راسکن کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"آپ اسے چیک کر لیں۔ میں آپ کے لئے شراب لاتی ہوں"...... سرویا نے کہا تو ڈاکٹر راسکن نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ

سرویا اس کمرے سے نکل کر سائیڈ میں دوسرے چھوٹے کمرے میں آ گئی۔ اس نے الماری میں سے شراب کی ایک بوتل نکالی اور دو گلاس اٹھا کر وہ واپس اس کمرے میں آ گئی۔ اس نے دونوں گلاس میز پر رکھ کر شراب کی بوتل کھولی اور دونوں گلاسوں میں شراب ڈال کر اس نے بوتل میز پر رکھ دی جبکہ اس دوران ڈاکٹر راسکن نے پیکنگ کھولی اور اس میں موجود بڑے سے چوکور سائز کے پرزے کو باہر نکال کر میز پر رکھا۔ اس کے بعد اس نے اپنا بریف کیس کھولا اور اس میں سے مختلف آلات نکالے اور اس پرزے کی چیکنگ میں مصروف ہو گیا۔

"یہ شراب بھی پیتے رہیں ساتھ ساتھ"...... سرویا نے گلاس آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ پہلے میں اسے چیک کر لوں۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا تو سرویا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈاکٹر راسکن مسلسل اپنے کام میں مصروف تھا۔ پھر اس نے پرزے کو واپس پیک کیا اور پھر آلات اور پرزہ واپس بریف کیس میں رکھے اور بریف کیس بند کر دیا۔

"پرزہ اوکے ہے"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شراب کا گلاس اٹھایا اور ایک ہی بار شراب کو حلق میں انڈیلا اور گلاس رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں جا رہا ہوں"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"یہاں دستخط کر دیجئے" ...... سرویا نے جیکٹ کی جیب سے ایک کاغذ نکال کر ڈاکٹر راسکن کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر راسکن نے ایک نظر بغور اس کاغذ کو دیکھا اور پھر جیب سے قلم نکال کر اس نے اس پر دستخط کئے اور قلم جیب میں ڈال کر اس نے بریف کیس اٹھایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ سرویا نے دستخطوں والا کاغذ واپس جیکٹ کی جیب میں رکھا اور ڈاکٹر راسکن کے پیچھے آکر اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

"گڈ بائی" ...... ڈاکٹر راسکن نے کہا اور کھلے دروازے سے باہر چلا گیا تو سرویا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دروازہ بند کیا اور واپس آکر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک سخت آواز سنائی دی۔

"سرویا بول رہی ہوں قبرص سے" ...... سرویا نے کہا۔

"اوہ تم ۔ یس ۔ رائٹ بول رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے بلیک سٹریپ کے چیف رائٹ کی آواز سنائی دی۔

"جناب مشن مکمل ہو گیا ہے" ...... سرویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تفصیل بتاؤ" ...... رائٹ نے کہا تو سرویا نے پرزہ لے کر فلیٹ پر پہنچنے سے لے کر ڈاکٹر راسکن کے آنے، اس پرزے کی چیکنگ اور

اب واپس جانے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"کیا اس نے کوڈ دوہرایا تھا" ...... رائٹ نے پوچھا۔

"یس سر" ...... سرویا نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ اب تم آزاد ہو لیکن خیال رکھنا پاکیشیائی ایجنٹ کسی بھی وقت تم تک پہنچ سکتے ہیں" ...... رائٹ نے کہا۔

"اوہ نہیں سر ۔ کرنل بگز نے ان کے بارے میں خصوصی ہدایات دے رکھی ہیں اس لئے پوری وائٹ سٹار یہاں قبرص میں ان کے خلاف کام کر رہی ہے اس لئے ان کا بچ نکلنا ناممکن ہے" ۔ سرویا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ مجھے دلچسپی اس پرزے کی حد تک تھی اس کے بعد کیا ہوتا ہے یہ میرا مسئلہ نہیں ہے" ...... رائٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سرویا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے سر سے منوں بوجھ اتر گیا ہو اور پھر لباس تبدیل کرنے کے بعد وہ فلیٹ سے نکلی اور پلازہ کی پارکنگ سے اپنی کار لے کر واپس گولڈن نائٹ کلب کی طرف روانہ ہو گئی۔

عمران اور جولیا دونوں کرنل بگز کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ کرنل بگز ڈبل راڈز والی کرسی میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ وہ پہلے بے ہوش تھا لیکن پھر عمران نے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر کے اسے ہوش دلا دیا۔

"یہ ۔ کک ۔ کیا ۔ کیا مطلب ۔ یہ میں اس حالت میں ۔ اوہ تم ۔ مگر ..... " کرنل بگز نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے رک رک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم درست کہتے ہو کرنل بگز ۔ تربیت یافتہ افراد اور عام افراد کے ہوش میں آنے کے بعد رد عمل مختلف ہوتا ہے ..... " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل بگز کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"تم ۔ تم آزاد ہو گئے ۔ کیسے ۔ یہ سب کیسے ہو گیا ۔ کیا مطلب یہ تو ناممکن ..... " کرنل بگز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

"تمہارے دو آدمی مارٹی اور جیک یہاں موجود تھے ۔ دونوں مسلح تھے لیکن اس کے باوجود تم دیکھ لو کہ اب ان کی لاشیں یہاں تمہارے سامنے پڑی ہیں اور تم ہماری جگہ اس کرسی پر موجود ہو۔ فرینک زیرد ہاؤس سے جدید میک اپ واشر لے کر آیا ہی تھا لیکن وہ بے چارہ اس میک اپ واشر کو استعمال میں لانے کی حسرت پوری کئے بغیر ہی ختم ہو گیا۔ باہر موجود تمہارے تین مسلح افراد بھی لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں اور فرینک کے ساتھ جو ڈرائیور تھا وہ بھی اس وقت فرشتوں کو حساب کتاب دینے میں مصروف ہو گا جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے سب ساتھی زندہ سلامت موجود ہیں اور کسی کو خراش تک نہیں آئی اور یہ بھی بتا دوں کہ اسرائیل کے صدر نے تمہیں ہماری ہلاکت کا حکم دیا تھا اور اس کے بعد تم نے انہیں رپورٹ دینی تھی لیکن تم تو یہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اس لئے تمہاری طرف سے رپورٹ نہ ملنے پر انہوں نے خود ہی کال کی اور میں نے تمہاری آواز اور لہجے میں انہیں مطمئن کر دیا کہ ان کے حکم کی فوری تعمیل کر دی گئی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ جدید ترین میک اپ واشر کے ذریعے بھی ہمارے چہرے واش نہیں ہو سکے تو انہوں نے صدارتی فیصلہ دے دیا کہ ہم پاکیشیائی ایجنٹ نہیں ہو سکتے اس لئے ہماری لاشیں برقی بھٹی میں جلا کر راکھ کر دی جائیں اور ہمیں نئے سرے سے قبرص میں تلاش کیا جائے ..... " عمران نے

مسلسل بولتے ہوئے کہا تو کرنل بگز کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کوئی چھوٹا سا بچہ ہو اور وہ کوئی انتہائی پراسرار کہانی سن رہا ہو۔

"یہ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"...... کرنل بگز نے کہا۔

"کیوں ممکن نہیں ہو سکتا۔ اگر تم کہو تو تمہاری بیگم سے بھی بات کر سکتا ہوں"...... عمران نے اس بار کرنل بگز کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو کرنل بگز بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے مزید پھیل گئی تھیں۔

"تم۔ تم جادوگر ہو"...... کرنل بگز نے کہا۔

"اصل جادو حق ہے چونکہ ہم حق پر ہیں اس لئے ہم جادوگر کہلاتے ہیں۔ بہرحال اب تمہاری حیرت کا کوٹہ اگر پورا ہو گیا ہو تو اب تم سے غیر سرکاری مذاکرات شروع کئے جائیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"غیر سرکاری مذاکرات۔ کیا مطلب"...... کرنل بگز نے کہا۔

"دیکھو کرنل بگز۔ قبرص میں ہمارا کوئی تعلق تمہاری وائٹ سٹار سے نہیں ہے اور مجھے بہرحال یہ بھی معلوم ہے کہ تمہیں اس لیبارٹری کے بارے میں بھی علم نہیں ہے ورنہ تمہاری تنظیم پورے قبرص میں پھیلی ہوئی نہ ہوتی۔ گولڈن نائٹ کلب اس کا سب سے بڑا اڈا ہے۔ ویسے تمہارا علیحدہ ہیڈ کوارٹر بھی ہے اور اب ایک صورت تو یہ ہو سکتی ہے کہ تمہیں بھی تمہارے ساتھیوں سمیت

گولی مار دی جائے اور تمہاری لاش بھی برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دی جائے اور تمہاری جگہ میرا آدمی تمہارے میک اپ میں آ جائے۔ تم نے خود سن لیا ہے کہ تمہارا لہجہ اور انداز آسانی سے اپنایا جا سکتا ہے اس طرح میرا ساتھی تمہارے میک اپ میں تمہارے ہیڈ کوارٹر میں رہ کر وائٹ سٹار کو ہماری چیکنگ سے روکے رکھے گا۔ جب ہم اپنا کام مکمل کر کے قبرص سے چلے جائیں گے تو پھر تمہاری بیوی اور تمہارے ماتحت تمہیں ڈھونڈتے رہ جائیں گے۔ ایک صورت اور بھی ہے وہ یہ کہ تم خاموشی سے ہمارے ساتھ معاہدہ کر لو۔ ہم تمہیں خاموشی سے رہا کر دیں گے۔ تم اپنے ہیڈ کوارٹر میں رہ کر اور بظاہر ہمارے خلاف کام کرتے رہو۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ تم ہمیں چیک کرنے میں کامیاب ہو سکو۔ اس طرح تم زندہ رہ جاؤ گے۔ اب یہ تم بتاؤ کہ تم کون سی صورت اختیار کرتے ہو"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا حیرت سے عمران کو دیکھنے لگی۔ شاید اس کے ذہن میں یہ خیال بھی نہ تھا کہ عمران اس طرح کی تجویز بھی پیش کر سکتا ہے۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... جولیا سے رہا نہ گیا تو وہ بول پڑی۔

"تم خاموش رہو۔ میں کرنل بگز کو زندگی بچانے کا ایک موقع دے رہا ہوں۔ اس سے ہمارا براہ راست کوئی جھگڑا نہیں ہے"۔ عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

"لیکن یہ یہاں سے نکلتے ہی ہمارے خلاف کارروائی شروع کر

دے گا۔ اسے گولی مار دو اور اس کے ہیڈ کوارٹر سمیت سب کچھ تباہ کر دو"...... جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی عمران پر بے پناہ غصہ آرہا تھا۔

"اگر اس نے ایسا کیا تو پھر اسے اس کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑے گا۔ اسے ہماری صلاحیتوں کا اندازہ تو ہو ہی گیا ہو گا۔ بہرحال پہلے اسے تو جواب دینے دو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہاری دوسری شرط منظور ہے۔ میں نے دیکھ لیا ہے تم لوگ بہرحال میرے اور میری تنظیم کے بس کے نہیں ہو اس لئے تم فکر مت کرو۔ اب وائٹ سٹار صرف رسمی کارروائی کرے گی اور آخر میں یہی رپورٹ ہو گی کہ تم یہاں آئے ہی نہیں"...... خاموش بیٹھے ہوئے کرنل بگز نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ گولڈن نائٹ کلب بھی تمہاری وائٹ سٹار کے تحت ہے اور یہ باقاعدہ سینڈیکیٹ ہے۔ تم اسے کیسے روکو گے"...... عمران نے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ وہ ان معاملات میں نہیں آتا۔ اس کے ذمے وہ لوگ ہیں جو اسرائیل کے خلاف مجرمانہ کارروائیاں کرتے ہیں۔ تم لوگوں کی تلاش تو ہمارا ہیڈ کوارٹر اور اس کے تحت کام کرنے والے لوگ کر رہے ہیں۔ اس کا انچارج نیلسن ہے"۔ کرنل بگز نے کہا۔

"کیا ہمیں ہوٹل گرانڈ سے نیلسن نے اغوا کرا کر یہاں بھجوا

تھا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ہوٹل گرانڈ کا اپنا سیٹ اپ ہے۔ وہاں اسسٹنٹ مینجر نارمن اب انچارج ہے۔ یہ کام اس نے کیا تھا"...... کرنل بگز نے جواب دیا۔

"اب تم کس سے بات کرو گے۔ نارمن سے یا نیلسن سے"۔ عمران نے کہا۔

"نیلسن سے۔ وہ جنرل انچارج ہے"...... کرنل بگز نے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ گولڈن نائٹ کلب کی اسسٹنٹ سرویا کون ہے"...... عمران نے کرنل بگز سے کہا تو کرنل بگز بے اختیار چونک پڑا۔

"تم اسے کیسے جانتے ہو"...... کرنل بگز نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ لیبارٹری کے بارے میں جانتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ سرویا تربیت یافتہ لڑکی ہے۔ وہ ناراک میں بلیک سٹریپ گروپ کی کارکن ہے اور یہاں وہ خصوصی طور پر بلیک سٹریپ کے مفادات کے تحفظ کے لئے کام کرتی ہے۔ وہ یہاں ہمارے لئے بھی کام کرتی رہتی ہے لیکن اسے تو کسی لیبارٹری کے بارے میں علم نہیں ہو گا۔ صرف ہوٹل گرانڈ کا مینجر ہڈسن شاید واقف تھا۔ اس لئے اسے ہلاک کر دیا گیا"...... کرنل بگز نے کہا۔

"کیا نمبر ہے نیلسن کا"...... عمران نے کہا تو کرنل بگز نے نمبر

بتا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر اٹھ کر اس نے رسیور کرنل بگز کے کان سے لگا دیا۔ لچھے دار تار بہرحال اتنی لمبی تھی کہ وہ کرنل بگز کے کان تک پہنچ گئی تھی۔

" نیلسن بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کرنل بگز بول رہا ہوں "...... کرنل بگز نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ یس باس "...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" نیلسن پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہوٹل گرانڈ سے گرفتار کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن صدر اسرائیل صاحب اس کو تسلیم نہیں کر رہے جبکہ میں نے مکمل چھان بین کر لی ہے کہ یہ گروپ ہمارا مطلوبہ گروپ تھا اس لئے تم ان کی چیکنگ بند کر دو۔ البتہ صرف رسمی کارروائی کرتے رہنا "...... کرنل بگز نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ جب یہ لوگ ختم ہو گئے ہیں تو پھر ان کی تلاش میں سوائے انرجی ضائع کرنے کے اور کوئی فائدہ نہیں ہے "۔ نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن صدر صاحب بہرحال صدر ہیں اس لئے مجبوری ہے کہ انہیں یہی رپورٹ دی جائے گی کہ ان لوگوں کو تلاش کیا جا رہا

ہے "...... کرنل بگز نے کہا۔

" یس باس۔ ٹھیک ہے۔ رسمی رپورٹیں آپ کو ملتی رہیں گی اور آپ آگے پہنچاتے رہیں "...... نیلسن نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ سب کو اطلاع پہنچا دو "...... کرنل بگز نے کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اس بار ہاتھ بڑھا کر رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

" اوکے۔ اب میں تمہیں آزاد کر رہا ہوں اس کے بعد تمہاری اپنی کارکردگی ہو گی جو تمہاری زندگی کی ضمانت دے گی "...... عمران نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ وہی ہو گا جو تم نے کہا ہے "...... کرنل بگز نے کہا تو عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے کرنل بگز کی کنپٹی پر پڑا اور کمرہ کرنل بگز کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے دوسرا وار کیا اور اس بار کرنل بگز کی گردن ڈھلک گئی۔

" اس کے راڈز کھول دو جولیا "...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے سوئچ بورڈ کا ایک بٹن پریس کیا تو راڈز کا ایک سیٹ غائب ہو گیا جبکہ عمران نے کرسی کے عقب میں جا کر بٹن پریس کر دیا اور تمام راڈز غائب ہو گئے۔

"آؤ اب یہاں سے نکل چلیں" .... عمران نے کہا۔

"میں تمہاری یہ کارروائی سمجھ نہیں سکی" .... جولیا نے کہا۔

"ہمارا مسئلہ لیبارٹری ہے۔ یہ لوگ یہاں اس قدر موجود ہیں کہ ہمیں کھل کر کام ہی نہ کرنے دیتے۔ کرنل بگز کو مجبور کر دینے سے یہ مسئلہ ختم ہو گیا ہے۔ اب ہم آزادی سے کام کرتے رہیں گے"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم واقعی عجیب ذہن رکھتے ہو۔ واقعی عجیب" .... جولیا نے کہا۔

"دل بھی عجیب ہے جو صرف تمہارے نام پر دھڑکتا ہے اور کسی کا نام لو تو یہ دھڑکنے سے ہی جواب دے دیتا ہے" .... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"کاش۔ تمہارے پاس دل ہوتا۔ یہ سب باتیں ہیں" .... جولیا نے کہا تو عمران بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

ڈاکٹر راسکن لیبارٹری میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر راسکن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" .... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"اسرائیل کے صدر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں آپ سے"۔ دوسری طرف سے ان کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کیا چیک کر لیا ہے کہ وہی لائن پر ہیں"۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"یس سر" .... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ کراؤ بات" .... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"ہیلو" .... چند لمحوں بعد اسرائیل کے صدر کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں" .... ڈاکٹر راسکن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر راسکن ۔ پرزہ مل گیا ہے آپ کو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر راسکن نے جواب دیا۔

"کام درست طور پر شروع ہو گیا ہے دوبارہ یا نہیں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔ وہ شاید فطری طور پر کم الفاظ بولنے کا عادی تھا۔

"اب کتنے عرصے میں یہ فارمولا مکمل ہو جائے گا"۔ صدر نے کہا۔

"جناب صرف ایک ہفتے کے اندر ۔ ہم آپ کو فائنل خوشخبری سنائیں گے"...... ڈاکٹر راسکن نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ کیا آپ خود جا کر پرزہ لے آئے تھے یا کسی اور کو بھیجا تھا آپ نے"...... صدر نے کہا۔

"جناب آپ کی ہدایت کے مطابق میں نے ڈاکٹر رالف کو بھیجا تھا۔ اس نے وہاں اپنے آپ کو ڈاکٹر راسکن ہی ظاہر کیا تھا۔ وہ اپنے ساتھ سیکورٹی کے دو افراد لے گیا تھا جنہوں نے ان کی نگرانی کی لیکن کوئی بات سامنے نہیں آئی اور وہ پرزہ لے کر واپس آ گئے"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"اوکے ۔ آپ نے بہرحال ہر طرح سے ہوشیار رہنا ہے کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ قبرص پہنچ چکے ہیں اور یہ دنیا کے انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں"...... صدر نے کہا۔

"جناب ۔ انہیں کس طرح اس بات کا علم ہو گیا کہ ہم لاپاز سے قبرص میں شفٹ ہو گئے ہیں حالانکہ سوائے آپ کے اور ہمارے اور کسی کو بھی اس کا علم نہ تھا"...... ڈاکٹر راسکن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی ملاقات کرنل پلومر سے ہوٹل گرانڈ کے مینجر ہڈسن نے کرائی تھی اور انہیں یہ معلوم تھا کہ لاپاز کی لیبارٹری کے انچارج کا نام ڈاکٹر راسکن ہے اس طرح انہیں اس بات کا علم ہو گیا کہ آپ قبرص میں موجود ہیں اس لئے فوری طور پر مینجر ہڈسن کو انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا اور آپ کے پرزہ کے لئے اسی لئے لمبا کھیل کھیلا گیا تاکہ انہیں معلوم نہ ہو سکے"...... صدر نے کہا۔

"اوہ یس سر ۔ اس لئے آپ نے ہدایات دی تھیں ۔ ٹھیک ہے سر ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ اب وہ کسی صورت بھی معلوم نہ کر سکیں گے کیونکہ ہم نے ایک ماہ کے لئے سب کچھ اکٹھا کر لیا ہے جبکہ کام صرف ایک ہفتے کا رہ گیا ہے اس لئے وہ لاکھ ٹکریں مار لیں ہم تک پہنچ ہی نہیں سکتے"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"اوکے ۔ گڈ بائی"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر راسکن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھا اور ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے چند نمبر پریس کر دیئے ۔

"براڈ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے

ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"یس سر۔ حکم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"لیبارٹری کو مکمل کیمو فلاج کر دیا گیا ہے یا نہیں"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"یس سر۔ ٹوٹل کیمو فلاج کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کسی قسم کی کوئی لیک نہیں ہونی چاہئے۔ پاکیشیائی ایجنٹ اس لیبارٹری کی تلاش میں قبرص میں موجود ہیں اور نہ صرف قبرص میں بلکہ سکاپر میں موجود ہیں"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں جناب۔ وہ چاہے ہمارے دروازے پر کیوں نہ پہنچ جائیں انہیں معلوم ہی نہ ہو سکے گا"...... براؤ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل کے صدر صاحب کی ابھی کال آئی تھی اور وہ اس بارے میں پوچھ رہے تھے اس لئے ہر لحاظ سے ہوشیار رہنا"۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا اور پھر دوسری طرف سے جواب سنے بغیر اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اپنے سامنے موجود فائل پر جھک گئے۔ ان کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

ا سٹریٹ پلازہ دس منزلہ عمارت تھی۔ اس پورے پلازہ میں لگژری رہائشی فلیٹ تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس پلازہ کی پارکنگ کے قریب موجود تھا۔ لوگوں کی آمدورفت جاری تھی۔ عمران کے ساتھ جولیا اور تنویر تھے جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل موجود نہ تھے۔

"اس لڑکی کو وہاں گولڈن نائٹ کلب میں بھی تو گھیرا جا سکتا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"کس لڑکی کی بات کر رہی ہو"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"سرویا کے بارے میں کہہ رہی ہوں جس سے ملنے تم یہاں آئے ہو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں میں ایسا آدمی لگتا ہوں"...... عمران نے اس بار برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے جولیا نے یہ بات کر

کے اسے دلی تکلیف پہنچائی ہو۔

"کیا مطلب۔ ایسا آدمی کا کیا مطلب"...... جولیا نے کچھ نہ سمجھنے والے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں لڑکیوں کو گھیرتا ہوں"...... عمران نے اسی لہجے میں کہا تو جولیا اس بار بے اختیار ہنس پڑی۔

"ساری عمر تو تم یہی کام کرتے آرہے ہو"...... جولیا نے شاید لطف لیتے ہوئے کہا۔

"کاش۔ ایک بار بھی یہ کام کر لیا ہوتا تو اب کسی پاگل خانے میں ٹھاٹ سے بیٹھا لوگوں کو جمہوریت کے فائدوں پر لیکچر دے رہا ہوتا"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر میں نے زندگی میں ایک بار بھی کسی کو گھیر لیا ہوتا تو اماں بی کو فوراً کشف ہو جاتا کیونکہ ماں کو اولاد کے بارے میں ایسے ہی کشف ہوتا ہے اور ظاہر ہے اس کے بعد اماں بی نے میرے سر پر اس قدر جوتیاں برسانا تھیں کہ دماغ کے تمام خلیات گڈمڈ ہو جاتے اور پھر میں کسی پاگل خانے میں بیٹھا لیکچر دے رہا ہوتا اور موجودہ دور کا سب سے بہترین موضوع جمہوریت ہے اور پاگلوں سے بڑھ کر اور کون بڑا فلاسفر ہو سکتا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی

بات ہوتی عمران کی جیب سے ہلکی سی ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مارشل بول رہا ہوں۔ اوور"...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹارگٹ کلب سے روانہ ہو گیا ہے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ وہ چونکہ ایک طرف کافی ہٹ کر اور گہرے اندھیرے میں کھڑے تھے اس لئے ان کے قریب اور کوئی بھی نہ تھا۔ صرف پارکنگ میں جانے اور وہاں سے نکلنے والوں کا ریلا ان کے قریب سے گزر رہا تھا۔

"تمہارا انتظار ختم ہوا۔ محترمہ سرویا تشریف لا رہی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے پہلے کہا تھا کہ اسے وہیں کلب میں ہی گھیرا جا سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہم نے اس سے کچھ نہیں پوچھنا۔ اس کے پاس مشینی پرزہ ہے اس سے حاصل کرنے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر راسکن نے آنا ہے اور ہم نے اس ڈاکٹر راسکن کو پکڑنا ہے تاکہ اس سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ڈاکٹر راسکن کا انتظار کرنا پڑے گا "...... جولیا نے کہا۔

" نہیں ۔ ہم اس کے فلیٹ میں ہی رہیں گے کیونکہ ہم ڈاکٹر راسکن کو نہیں پہچانتے ۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے مل کر واپس بھی چلا گیا ہو اور ہم اس کا انتظار ہی کرتے رہ جائیں "۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ٹیکسی پلازہ کے سامنے آکر رکی اور اس میں سے صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں اتر کر آگے بڑھنے لگے ۔ ٹیکسی ڈرائیور کو شاید وہ پہلے ہی کرایہ ادا کر چکے تھے اس لئے ان کے اترتے ہی وہ ٹیکسی کو آگے بڑھا لے گیا تھا۔

" ادھر آجاؤ "...... عمران نے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کرتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل چونک کر مڑے اور پھر وہ دونوں ان کی طرف بڑھنے لگے۔

" عمران صاحب۔ سرخ رنگ کی کار میں سرویا آئی ہے ۔ آئیے "۔ صفدر نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ عمران نے اثبات میں سرہلایا کیونکہ وہ سرویا کو پہچانتا نہ تھا جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل نے تو ظاہر ہے گولڈن نائٹ کلب جا کر اس کی شناخت کی ہو گی اور پھر تھوڑی دیر بعد صفدر کے اشارے پر وہ ایک لڑکی کو دیکھنے لگا جو باہر سے آکر لفٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اس نے جینز کی پینٹ اور سرخ رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اوپر سیاہ رنگ کی جیکٹ تھی۔ اس کے بال

مردوں کے سے انداز میں کٹے ہوئے تھے اور وہ اپنے انداز سے خاصی چست اور چالاک دکھائی دے رہی تھی لیکن اس کے چلنے کا انداز بتا رہا تھا کہ اسے اپنی نگرانی یا تعاقب کا ادراک نہیں ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اکٹھے ہی لفٹ کے ذریعے اس منزل پر پہنچ گئے جہاں سرویا کا فلیٹ تھا۔ چونکہ اور لوگ بھی اس بڑی لفٹ میں موجود تھے اس لئے سرویا نے صرف انہیں سرسری انداز میں دیکھا تھا اور پھر وہ ان کے سامنے اپنے فلیٹ کا دروازہ کھول کر اندر چلی گئی تو عمران آگے بڑھا اور اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

" کون ہے "...... ڈور فون سے نسوانی آواز سنائی دی۔

" میرا نام ہمفرے ہے اور مجھے کرنل بگز نے بھیجا ہے چیف آف وائٹ سٹار "...... عمران نے مقامی لہجے میں کہا۔

" اوہ اچھا "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کٹک کی آواز کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو وہی لڑکی سامنے نظر آئی۔ وہ عمران کو دیکھ کر چونک پڑی۔ عمران اسے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے

" لک ۔ کون ہو تم لوگ ۔ کیا مطلب "...... سرویا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی جیکٹ اس کے جسم پر موجود نہ تھی۔ وہ شاید اندر داخل ہوتے ہی اسے اتار چکی تھی اور اب صرف پینٹ اور شرٹ میں ملبوس تھی۔

" ہم دوست ہیں ۔ گھبراؤ نہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"لیکن۔ کیا مطلب۔ تم نے کرنل بگز کا حوالہ دیا ہے"۔ سرویا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران سب سے آخر میں آنے والے صفدر نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

"ڈاکٹر راسکن کب پہنچے گا یہاں"...... عمران نے کہا تو سرویا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ڈاکٹر راسکن۔ کون ڈاکٹر راسکن"...... سرویا نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری۔ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اور پھر وہ جیسے ہی نیچے گری جولیا کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھتی ہوئی سرویا یکلخت چیختی ہوئی دوبارہ گری اور ساکت ہو گئی۔

"اسے اٹھا کر کرسی پر ڈال دو اور باندھ دو۔ یہ خاصی تربیت یافتہ عورت ہے اس لئے آسانی سے زبان نہ کھولے گی"...... عمران نے کہا تو عمران کے ساتھیوں نے اس کی ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ اسے اٹھا کر اندرونی کمرے میں ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا اور پھر ایک دروازے کے پردے اتار کر اس کی رسی بنائی گی اور اس رسی سے اس کے ہاتھ اور پیر اس انداز میں باندھ دیئے گئے کہ تربیت یافتہ ہونے کے باوجود وہ اسے کھول نہ سکتی تھی۔

"میرے ساتھ یہاں صرف جولیا رہے گی۔ تم لوگ باہر والے

کمرے میں رہو گے تاکہ زیادہ افراد کی وجہ سے یہ نفسیاتی طور پر اپ سٹ نہ ہو جائے۔ البتہ اگر کال بیل بجے تو تم میں سے کسی نے کوئی جواب نہیں دینا بلکہ میں خود بات کروں گا"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے جبکہ جولیا اس کے ساتھ کمرے میں ہی رہی۔ عمران نے دو کرسیاں اٹھا کر انہیں اس کرسی کے سامنے رکھا جس پر سرویا بے ہوشی کے عالم میں بندھی ہوئی موجود تھی اور پھر ایک کرسی پر خود بیٹھ گیا جبکہ دوسری کرسی پر جولیا بیٹھ گئی۔

"ڈاکٹر راسکن کے نام پر اس کا ردعمل بتا رہا ہے کہ یہ اسے اچھی طرح جانتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ معلوم ہو سکے کہ ڈاکٹر راسکن یہاں کس وقت آئے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"ارے۔ اوہ ٹھہرو۔ ابھی اسے ہوش میں مت لاؤ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ڈاکٹر راسکن اس سے صرف ملنے نہیں آ رہا بلکہ اس سے وہ مشینی پرزہ وصول کرنے کے لئے آ رہا ہے جو کرنل پلومر نے خرید کر اسے بھجوایا تھا اور سرویا تو ابھی سیدھی گولڈن نائٹ کلب سے یہاں آ رہی ہے۔ پھر وہ پرزہ یہاں کون پہنچائے گا اور کب"...... عمران نے

کہا۔
"تو پھر"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔
"میں پہلے یہاں کی تلاشی لے لوں۔ شاید وہ پرزہ اسے پہلے ہی پہنچا دیا گیا ہو"...... عمران نے کہا اور جولیا کے سر ہلانے پر وہ کمرے سے باہر آ گیا۔
"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا تو عمران نے اسے مشینی پرزے کے بارے میں بتا دیا۔
"اوہ ہاں۔ واقعی پرزہ تو یہاں ہونا چاہئے"...... صفدر نے کہا اور پھر وہ سب عمران کے ساتھ مل کر فلیٹ کی تلاشی میں مصروف ہو گئے لیکن پورا فلیٹ چھان مارنے کے باوجود وہ پرزہ انہیں کہیں نہ دستیاب ہو سکا۔
"اس کا مطلب ہے کہ ابھی یہ پرزہ یہاں پہنچنا ہے۔ بہرحال اب تمام شیڈول سرویا ہی بتائے گی"...... عمران نے کہا اور دوبارہ اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں سرویا ابھی تک بے ہوشی کے عالم میں موجود تھی۔
"ملا وہ پرزہ"...... جولیا نے پوچھا۔
"نہیں۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ یہ بتائے کہ کیا شیڈول ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اٹھ کر سرویا کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی سرویا کے جسم میں حرکت کے آثار

نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد سرویا کراہتی ہوئی ہوش میں آ گئی۔
"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ مجھے کیوں باندھا گیا ہے۔ کیا مطلب"...... سرویا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس نے بے اختیار اٹھنے اور اپنے آپ کو آزاد کرانے کی کوشش کی۔
"سنو سرویا۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا تعلق وائٹ سٹار سے بھی اور ناراک کی بلیک سٹرپ سے بھی ہے اور اس بات کا بھی مجھے علم ہے کہ کرنل پلومر اسرائیل سے جو مشینی پرزہ حاصل کرنے ناراک گیا ہے وہ پرزہ تم تک پہنچے گا اور پھر یہاں کی خفیہ لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر راسکن تمہارے فلیٹ پر پہنچ کر تم سے یہ پرزہ لے جائے گا لیکن وہ پرزہ یہاں فلیٹ میں نظر نہیں آ رہا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
"کون ڈاکٹر راسکن اور یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں تو یہاں کے ایک کلب میں اسسٹنٹ مینجر ہوں۔ میرا کسی مشینی پرزے یا کسی ڈاکٹر سے کیا تعلق"...... سرویا نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔
"مس مارگریٹ۔ یہ خنجر لو اور اس کی ایک آنکھ نکال دو"۔ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔
"کون سی آنکھ نکالوں۔ دائیں یا بائیں"...... جولیا نے خنجر لے

کر اٹھتے ہوئے انتہائی سردمہرانہ لہجے میں کہا۔

" یہ ۔ یہ کیا کر رہے ہو ۔ رک جاؤ ۔ مت کرو ایسا "...... سرویا نے یکلخت خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" کچھ نہیں ہوگا۔ ایک آنکھ کے بعد دوسری آنکھ نکالی جائے گی اور تم باقی زندگی اندھے پن میں گزارو گی "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ جولیا نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے سرویا کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ میں خنجر تھا۔ اس کے چہرے پر سردمہری اور سفاکی ابھر آئی تھی اور سرویا کا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا تھا۔

" میں ۔ میں بتا دیتی ہوں ۔ مت کرو ایسا۔ پپ ۔ پلیز " ۔ سرویا نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

" مارگریٹ ۔ اب اگر یہ خاموش ہو تو آنکھ نکال دینا اور اگر پھر بھی یہ ضد کرے تو دوسری آنکھ بھی نکال دینا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" وہ ۔ وہ ۔ ڈاکٹر راسکن پرزہ لے گیا ہے ۔ لے گیا ہے ۔ میں سچ کہہ رہی ہوں"...... سرویا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ جولیا بھی بے اختیار اچھل پڑی۔

" کب ۔ اس نے تو رات کو آنا تھا"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ پہلے ایسا ہی پروگرام تھا لیکن پھر ناراک سے باس رائٹ کی کال آ گئی کہ پلان بدل دیا گیا ہے ۔ اب یہ پرزہ صبح دس بجے

میرے فلیٹ پر پہنچ جائے گا اور ٹھیک بارہ بجے ڈاکٹر راسکن آ کر یہ پرزہ لے جائے گا اس لئے میں صبح کلب نہیں گئی ۔ دس بجے ایک آدمی ایک پیکٹ دے گیا اور ٹھیک بارہ بجے ڈاکٹر راسکن آیا اور اس نے پہلے پرزے کو پیکٹ سے نکالا اور اپنے ساتھ لے آنے والے بیگ میں موجود آلات سے اسے اچھی طرح چیک کیا اور پھر وہ اس پرزے کو بھی بیگ میں ڈال کر لے گیا۔ پھر میں نے چیف رائٹ کو رپورٹ دے دی ۔ اس کے بعد کلب میں گئی اور اب میں کلب سے واپس آئی ہوں "...... سرویا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ ایسا ہوا ہے "...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہاں اس میز کے نیچے ردی کی ٹوکری پڑی ہے اس میں پیکنگ موجود ہے ۔ اس پیکنگ سے ڈاکٹر راسکن نے پرزہ نکالا اور وہ یہ پیکنگ یہیں چھوڑ گیا تھا۔ میں نے اسے اٹھا کر ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا تھا"...... سرویا نے کہا تو عمران کے اشارے پر جولیا تیزی سے مڑی اور پھر اس نے میز کی سائیڈ پر پڑی ہوئی ردی کی ایک بڑی سی ٹوکری کھینچ لی اور پھر چند لمحوں بعد اس میں سے واقعی پیکنگ کے مخصوص کاغذات نکال کر عمران کے سامنے رکھ دیئے ۔ عمران نے ان کاغذات کو میز پر ترتیب دینا شروع کر دیا۔

" یہ واقعی مشینی پرزے کی سپیشل پیکنگ ہے "...... عمران نے کہا اور پیکنگ کے کاغذات اٹھا کر اس نے دوبارہ ٹوکری میں پھینک

دیئے۔

"اس ڈاکٹر راسکن کا حلیہ بتاؤ"...... عمران نے کہا تو سرویا نے حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

"ہم نے اس لیبارٹری کو تلاش کرنا ہے جہاں یہ ڈاکٹر راسکن کام کرتا ہے۔ کیا تم کوئی ٹپ دے سکتی ہو"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"نہیں۔ میں نے زندگی میں پہلی بار ڈاکٹر راسکن کو دیکھا تھا اور نہ میں کسی لیبارٹری کے بارے میں جانتی ہوں"...... سرویا نے جواب دیا تو عمران نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کی پیشانی پر لکیریں سی ابھر آئی تھیں۔ جولیا بھی خاموش بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک عمران چونک پڑا۔

"رائٹ کا فون نمبر کیا ہے اور یہاں سے ناراک کا رابطہ نمبر بھی بتا دو"...... عمران نے سرویا سے کہا تو سرویا نے فوراً دونوں نمبر بتا دیئے۔

"اس کے منہ میں رومال ٹھونس دو"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اٹھ کر اس کی ہدایت پر عمل کیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"قبرص سے سرویا بول رہی ہوں چیف"...... عمران نے سرویا کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھی ہوئی سرویا

کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ تم۔ رائٹ بول رہا ہوں۔ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں کلب سے تھوڑی دیر پہلے اپنے فلیٹ پر آئی تو میرے فلیٹ میں دو آدمی پہلے سے چھپے ہوئے تھے۔ انہوں نے اچانک مجھے بے ہوش کر دیا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں اپنے بیڈ روم میں کرسی پر بندھی ہوئی پڑی تھی اور وہ دونوں آدمی میرے سامنے موجود تھے۔ وہ مجھ سے ڈاکٹر راسکن کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ میں نے انہیں کہا کہ ڈاکٹر راسکن دن کے بارہ بجے آیا تھا اور وہ کوئی مشینی پرزہ لے کر چلا گیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ ڈاکٹر راسکن واپس لیبارٹری نہیں پہنچا اور نہ ہی مشینی پرزہ وہاں پہنچا ہے۔ میں نے انہیں بڑی مشکل سے یقین دلایا کہ ڈاکٹر راسکن یہاں سے مشینی پرزہ لے گیا ہے۔ میں نے انہیں ڈاکٹر راسکن کا پورا حلیہ بتایا تو تب انہیں یقین آیا اور وہ یہ کہہ کر واپس چلے گئے کہ ان کا تعلق اسرائیل سے ہے اس لئے اگر میں نے کسی کو بتایا تو میں ہلاک کر دی جاؤں گی۔ ان کے جانے کے بعد میں نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو بندشوں سے آزاد کرایا اور اب آپ کو کال کر رہی ہوں"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر راسکن لیبارٹری نہیں پہنچا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" اب میں کیا کہہ سکتی ہوں چیف۔ جو کچھ میرے ساتھ پیش آیا ہے وہ میں نے رپورٹ کر دی ہے۔ آپ لیبارٹری سے معلوم کر لیں "...... عمران نے کہا۔

" میرے پاس لیبارٹری کا فون نمبر یا ٹرانسمیٹر فریکونسی نہیں ہے مجھے صدر اسرائیل سے بات کرنا ہو گی۔ وہ خود ہی معلوم کر کے بتا سکتے ہیں لیکن اس وقت رات کو تو ان سے بات نہیں ہو سکتی اس لئے کل ہی بات ہو گی "...... رائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرے لئے کیا حکم ہے "...... عمران نے کہا۔

" کچھ نہیں ۔ تم نے جو کام کرنا تھا وہ کر دیا۔ اب تمہارا کوئی کردار نہیں رہا "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" انکوائری پلیز "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" یہاں سے اسرائیل اور پھر تل ابیب کا رابطہ نمبر دے دیں "۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں نمبر بتا دیئے گئے ۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" پریذیڈنٹ ہاؤس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" ناراک سے رائٹ بول رہا ہوں چیف آف ۔۔۔ ۔۔۔ ۔ صدر صاحب سے بات کرائیں اٹ از ایمرجنسی "...... عمران نے اس بار رائٹ کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ جناب ۔ صدر صاحب تو ایکریمیا کے آٹھ روزہ دورے پر روانہ ہو چکے ہیں۔ وہ وہاں پہنچنے ہی والے ہوں گے اس لئے ان سے براہ راست رابطہ نہیں ہو سکتا "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ ۔ وری بیڈ ۔ اٹ از ٹاپ ایمرجنسی ۔ اچھا کسی ایسے آدمی سے ملا دو جو قبرص میں اسرائیل کی خصوصی لیبارٹری سے متعلق ہو "...... عمران نے کہا۔

" سوری سر۔ ایسا کوئی آدمی نہیں ہے اور نہ ہی یہاں کسی کو قبرص میں کسی لیبارٹری کا علم ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" یہاں کوئی ایسا گروپ یا کمپنی ہے جو خفیہ لیبارٹریوں کو خوراک اور شراب وغیرہ مہیا کرتی ہو "...... عمران نے سرویا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے اس کے منہ سے رومال کھینچ لیا۔ سرویا نے چند لمحوں تک لمبے لمبے سانس لئے۔

" نہیں ۔ مجھے نہیں معلوم ۔ میرا کوئی تعلق کسی لیبارٹری سے نہیں رہا۔ ویسے تم کون ہو۔ تم نے کس طرح میرے اور چیف کے لہجے اور آواز کی نقل کر لی "...... سرویا نے کہا۔

"اسے آف کر دو جولیا۔ اب ہمیں خود ہی لیبارٹری تلاش کرنا ہو گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی سرویا کی کربناک چیخ سنائی دی لیکن عمران مڑے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا بھی واپس آ گئی۔

"یہ اپنا خنجر رکھ لو"...... جولیا نے کہا اور خنجر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے خنجر لے کر اسے جیب میں ڈال لیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"ٹائیں ٹائیں فش"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کمرے میں موجود ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ آپ الجھے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"لیبارٹری کو ٹریس کرنا مسئلہ بن گیا ہے اور یہودی سائنس دان یقیناً تیزی سے کام کو مکمل کرنے میں لگے ہوئے ہوں گے اور آلہ تیار ہوتے ہی انہوں نے سب سے پہلے پاکیشیا پر تجربہ کرنا ہے"۔ عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"تو اب کیسے اس لیبارٹری کو ٹریس کیا جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"بظاہر تو کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ میں نے کوشش تو کی تھی کہ اسرائیل کے صدر کے ذریعے اسے ٹریس کر لوں لیکن وہ

ایکریمیا کے دورے پر چلے گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ لیبارٹری قبرص کے علاقے سکاپر میں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں یہاں فون اٹھا لاؤں۔ شاید کام بن جائے"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ فون اٹھائے واپس آیا اور اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران اور دوسرے ساتھی اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر راسکن کی رہائش گاہ کا نمبر دیں"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا اور اس کے لبوں پر بے اختیار ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"سوری۔ اس نام پر کوئی نمبر نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صفدر کے چہرے پر بے اختیار مایوسی سی پھیل گئی اور اس نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال تھا کہ ڈاکٹر راسکن کی رہائش گاہ پر فون ضرور ہو گا۔ جس سے ہم آگے بڑھ سکیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ویری گڈ صفدر۔ تم نے انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے۔ ویری گڈ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ اسرائیلی تھا۔

"وزارت سائنس کے سیکرٹری صاحب کا فون نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری سائنس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پرسنل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہی ہوں"...... عمران منہ سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ یس میڈم۔ حکم"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سائنس دان ڈاکٹر راسکن کی رہائش گاہ کا فون نمبر آپ کے پاس ہوگا"...... عمران نے اسی طرح نسوانی آواز میں کہا۔

"ڈاکٹر راسکن۔ یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا۔

"سوری عمران صاحب۔ واقعی مجھ سے غلطی ہوئی۔ میں سمجھا تھا کہ ڈاکٹر راسکن قبرص میں رہتا ہو گا۔ وہ تو اسرائیلی ہے اس لئے لامحالہ اسرائیل میں رہتا ہو گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری اس غلطی نے تو اندھیرے میں روشنی کی ہے ورنہ میرے سامنے بھی گھپ اندھیرا تھا"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ راسٹر فیلڈ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ سنائی دی۔

"ڈاکٹر راسکن سے بات کرائیں۔ میں ناراک سے بول رہی"...... عمران نے نسوانی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر راسکن تو اسرائیل سے باہر گئے ہوئے ہیں اور ان کے ے میں کچھ معلوم نہیں کہ ان کی واپسی کب ہو گی"...... دوسری سے کہا گیا۔

"ان سے کسی طرح رابطہ ہو سکتا ہے۔ ان کے لئے انتہائی فائدہ یلت ہے ورنہ انہیں بہت بڑا نقصان بھی اٹھانا پڑ سکتا ہے"...... نے نسوانی آواز میں کہا۔

"وہ کبھی کبھار خود ہی فون کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں نہیں معلوم کہاں ہیں۔ البتہ ان کی مسز کو شاید معلوم ہو"...... دوسری سے کہا گیا۔

"تو ان کی مسز سے بات کرا دیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو قبرص گئی ہوئی ہیں۔ ان کا نمبر بتا دیتا ہوں۔ آپ ان سے اس نمبر پر بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"چیف پولیس کمشنر آفس سے چیف انسپکٹر رابرٹ بول رہا ہوں"۔ عمران نے یکلخت بدلے ہوئے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ فون نمبر کہاں نصب ہے اور کس کے نام پر ہے۔ اور سنو۔ اٹ از سٹیٹ سیکرٹ"۔ عمران نے مزید خشک لہجے میں کہا اور ساتھ ہی وہ فون نمبر بتا دیا جو مسز ڈاکٹر راسکن کا بتایا گیا تھا۔

"میں چیک کر کے بتاتی ہوں جناب"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھی طرح چیک کرنا۔ اٹ از ویری سیریس میٹر"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور

لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انکوائری آپریٹر کی دوبارہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ یہ نمبر کارلیک کے نام پر کارلیک ہاؤس سٹار روڈ میں نصب ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا اچھی طرح چیک کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اسے سیکرٹ رہنا چاہئے ورنہ تم"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبا کر اور ٹون آنے پر تیزی سے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کارلیک ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ کوئی ملازم ہے۔

"ڈاکٹر راسکن کی مسز ہوں گی یہاں۔ ان سے بات کرائیں۔ میں ناراک سے بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو کلب گئی ہوئی ہیں۔ رچمنڈ کلب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کا پورا نام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مارتھا راسکن جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رچمنڈ کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رچمنڈ کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسز مارتھا راسکن یہاں موجود ہوں گی۔ ان سے بات کرا دیں۔ میں ناراک سے جان رائٹ بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مارتھا بول رہی ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں جان رائٹ بول رہا ہوں سرکلر گیم کلب سے۔ ڈاکٹر راسکن آپ کے شوہر ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"وہ دو روز قبل ایک خاتون سردیا کے ساتھ کلب میں آئے تھے اور یہاں وہ بھاری رقم ہار گئے۔ پھر انہوں نے یہاں سے دس ہزار ڈالرز ادھار لئے اور ساتھ ہی کہا کہ وہ ایک ہفتے کے اندر اندر واپس

کر دیں گے۔ انہوں نے رابطہ کے لئے رچمنڈ کلب اور آپ کا نام دیا تھا لیکن انہوں نے پھر رابطہ نہیں کیا"...... عمران نے کہا۔

"دو روز قبل۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ تو لیبارٹری میں ہیں اور وہاں سے وہ باہر آ ہی نہیں سکتے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"وہ بھی یہی کہہ رہے تھے کہ وہ لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں اور مسلسل کام کر کے تھک کر یہاں تفریح کے لئے آئے ہیں۔ آپ پلیز ان سے رابطہ کر کے انہیں یاد دلا دیں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ان کا فون روزانہ رات کو دس بجے آتا ہے میں ان سے بات کروں گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"آؤ۔ اب ایک راستہ بن گیا ہے۔ اب ہمیں اس کارلیک ہاؤس جانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اس کی بیگم قبرص کیوں آئی ہو گی"۔ صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے مارتھا قبرصی ہو یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کی چیکنگ کرتی رہتی ہو۔ یہ بیگمات بہرحال بیگمات ہی ہوتی ہیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

ڈاکٹر راسکن لیبارٹری میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر راسکن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"مارتھا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے ایک خشک اور قدرے کرخت آواز سنائی دی۔

"مارتھا تم اور اس وقت ۔ کیوں فون کیا ہے"...... ڈاکٹر راسکن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سرویا کون ہے"...... مارتھا نے پہلے سے زیادہ خشک لہجے میں کہا۔

"سرویا ۔ کیا مطلب ۔ کون سرویا"...... ڈاکٹر راسکن نے چونک کر کہا۔

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم سرویا کو جانتے ہو ۔ سچ بتاؤ کون ہے سرویا ورنہ تم مجھے جانتے ہو"...... مارتھا کے لہجے میں اب غصے کا عنصر مزید بڑھ گیا تھا۔

"کسی عورت کا یہ نام ہو سکتا ہے لیکن میں تو اسے نہیں جانتا۔ البتہ ڈاکٹر رالف میرے میک اپ میں جا کر اس سے ملا تھا"۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارے میک اپ میں۔ کیا مطلب"۔ مارتھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک مشینی پرزہ چاہئے تھا جو ناراک سے منگوایا گیا اور اس سرویا کے پاس پہنچایا گیا تھا۔ چونکہ کوئی دشمن ایجنٹ لیبارٹری کے خلاف کام کر رہے ہیں اس لئے مجھے باہر بھیجنے کی بجائے میرے روپ میں ڈاکٹر رالف کو باہر بھیجا گیا اور وہ اس سرویا سے جا کر پرزہ لے آیا تھا"...... ڈاکٹر راسکن کو مجبوراً تفصیل بتانی پڑی۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی دوسرا کسی اور کے روپ میں جائے ۔ تم سائنس دان ہو ۔ جاسوس وغیرہ تو نہیں ہو۔ مجھے یقین ہے کہ تم اس سرویا کے پاس گئے ہو گے اور اب مجھے چکر دے رہے ہو اور میں اس لئے یہاں قبرص میں ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ تم میری بجائے دوسری عورتوں کے چکر میں رہتے ہو۔ اب مجھے سیکرٹری سائنس سے بات کرنا پڑے گی"...... مارتھا نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

" جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہی درست ہے اور سنو۔ اب اگر مجھے فون کیا تو اچھا نہیں ہو گا۔ اس وقت اسرائیل اور پوری دنیا کے یہودیوں کی نظریں مجھ پر جمی ہوئی ہیں اور اگر میں اس آلے کو تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا تو مجھے اسرائیل کا سب سے بڑا اعزاز ملے گا اور میں پوری دنیا کے یہودیوں کا ہیرو بن جاؤں گا جبکہ تمہارا نام بھی میرے نام کے ساتھ آئے گا اس لئے اب مجھے ڈسٹرب نہ کرنا"۔ ڈاکٹر راسکن نے بھی غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

" نانسنس۔ پوزیشن کو سمجھتی ہی نہیں"...... ڈاکٹر راسکن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اسے ایک خیال آیا تو اس نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین مختلف نمبر پریس کر دیئے۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے فون اسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں۔ سنو۔ اب اگر میری بیوی مارتھا کی کال آئے تو اسے میرے فون پر تھرو نہ کرنا"۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر راسکن نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ بہرحال اب اس آلے کو تیار کر کے ہی بیرونی دنیا سے رابطہ کرے گا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کارلیک ہاؤس کے باہر موجود تھا۔ اسے مارتھا کی واپسی کا انتظار تھا۔ اس کے سب ساتھی ادھر ادھر مختلف جگہوں پر تھے البتہ جولیا حسب دستور عمران کے ساتھ تھی۔

"اسے وہاں کلب میں بھی تو گھیرا جا سکتا تھا"...... جولیا نے کہا۔

" ہم نے اس سے نہ صرف ڈاکٹر راسکن کا فون نمبر معلوم کرنا ہے بلکہ اس کی بات بھی ڈاکٹر راسکن سے کرانی ہے اور رچمنڈ کلب میں یہ کام نہیں ہو سکتا تھا"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اس بار اسرائیل نے کوئی خاص ٹیم ہمارے مقابلے پر نہیں بھیجی۔ اس کی کیا وجہ ہے "...... کچھ دیر بعد جولیا نے ایک بار پھر کہا۔

" اس بار اسرائیل کے صدر نے گیم کھیلی ہے اور اس کے اور

میرے ہم دونوں کے خیال کے مطابق صدر اس گیم میں کامیاب رہے ہیں اس لئے انہیں یقین ہے کہ ہم کچھ بھی نہ کر سکیں گے اور وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے "...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی ۔اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

"کیا مطلب ۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"لاپاز میں لیبارٹری تھی تو اسے انتہائی خفیہ رکھا گیا لیکن اس کے ساتھ ہی ایک متبادل لیبارٹری بھی تیار کی گئی ۔چنانچہ جیسے ہی ہمیں لاپاز میں لیبارٹری کا علم ہوا تمام سائنس دان خاموشی سے قبرص کی اس لیبارٹری میں شفٹ ہو گئے اور اس لیبارٹری کا تو کیا اس ملک اور شہر کا علم بھی صرف سائنس دانوں کو تھا یا اسرائیل کے صدر کو اور پھر اس آلے کی تکمیل میں وقت بھی بہت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے وہ ہر لحاظ سے مطمئن ہیں کہ ان کی یہ گیم کامیاب رہے گی اور ہم ویسے ہی ٹکریں مارتے رہ جائیں گے جبکہ وہ آلہ تیار ہو کر اسرائیل پہنچ جائے گا اور ان کی یہ گیم کامیاب رہی ہے۔ ہم واقعی مکمل اندھیرے میں رہ گئے ہیں۔ قبرص کے بارے میں بھی اتفاق سے معلومات ملیں لیکن قبرص کا علاقہ سکاپر بہت وسیع و عریض علاقہ ہے اور لیبارٹری انتہائی خفیہ بھی ہے اور ہم ادھر ادھر اندھیرے میں ٹکریں مارتے پھر رہے ہیں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اب اگر ڈاکٹر راسکن کی بیوی مارتھا سے ڈاکٹر راسکن کا فون نمبر معلوم ہو گیا تو کیا کرو گے ۔ ظاہر ہے انہوں نے اس فون نمبر کو بھی انتہائی خفیہ رکھا ہو گا اور اس بارے میں انتظامات بھی کر رکھے ہوں گے "...... جولیا نے کہا۔

"کم از کم کوشش تو کی جا سکتی ہے اور یہ امید بھی صفدر کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میرے ذہن کی بیٹری تو مکمل طور پر فیل ہو گئی تھی"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری یہی عظمت ہے اور شاید اللہ تعالیٰ کو بھی یہ پسند ہے کہ تم صرف اپنا قصیدہ نہیں پڑھتے رہتے بلکہ اپنے ساتھیوں کی عقل مندی اور کارکردگی کا بھی اعتراف کرتے رہتے ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب میں نے تنویر کو کھل کر اپنا رقیب قرار دے دیا ہے تو پھر باقی کیا رہ جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تو تم نے اپنے آپ کو مجھ سے دور رکھنے کے لئے بہانہ تراش رکھا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے کچھ نہیں معلوم"...... جولیا نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ۔ ارے ۔ تنویر واقعی سنجیدہ ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑی ۔

"تم دنیا بھر کے مسائل کا حل نکال لیتے ہو لیکن اس مسئلے کا حل تم سے آج تک نہیں نکلا۔ بہر حال تمہاری مرضی "...... جولیا نے

ایک طویل اور ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ایک پرخلوص مشورہ دوں "...... عمران نے بڑے رازدارانہ انداز میں کہا۔

" خاموش رہو۔ مجھے تمہارے کسی مشورے کی ضرورت نہیں ہے "...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" گھبراؤ نہیں۔ مفت مشورہ دوں گا اور سارا مسئلہ چٹکیوں میں حل ہو جائے گا "...... عمران نے کہا تو جولیا ہونٹ بھینچ کر اسے ایسی نظروں سے دیکھنے لگی جیسے عمران کو زندگی میں پہلی بار دیکھ رہی ہو۔

" بولو "...... جولیا نے قدرے جذباتی سے لہجے میں کہا۔

" تم تنویر سے شادی کر لو۔ وہ تمہیں خوش رکھے گا جبکہ میری زندگی تو پانی کا بلبلہ ہے۔ یہ کسی بھی وقت ختم ہو سکتی ہے "۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اتنی زور سے ہونٹ بھینچے کہ اس کے ہونٹوں پر سیاہی سی ابھر آئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں یکلخت آنسو بھر آئے۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور تیزی سے چلتی ہوئی اس طرف کو بڑھ گئی جدھر تنویر موجود تھا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اس کے اس فقرے نے جولیا کی کیا حالت کی ہو گی لیکن اب وہ واقعی سنجیدگی سے یہ سوچنے لگ گیا تھا کہ جولیا کی شادی تنویر سے کرا کر وہ ان دونوں کو فیلڈ سے ہٹا کر کسی دوسرے سیکشن ٹرانسفر کر دے۔ ابھی وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ اچانک ایک طرف سے صفدر تیز تیز قدم اٹھاتا

عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے ساتھ ساتھ قدرے غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

" عمران صاحب۔ آپ نے جولیا کو کیا کہا ہے "...... صفدر نے قریب آ کر انتہائی ناراض سے لہجے میں کہا۔

" میں نے اسے مشورہ دیا ہے اور وہ بھی مفت۔ کیوں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ اگر کسی کے لئے کچھ کر نہیں سکتے تو کم از کم کسی کے جذبات سے اس طرح تو نہ کھیلا کریں۔ آپ کو معلوم ہے کہ جولیا کی کیا حالت ہے "...... صفدر نے کہا۔

" چھوڑو جولیا کی حالت کو۔ دو چار روز رو دھو کر خاموش ہو جائے گی۔ یہ تو ایک لڑکی ہے۔ نوے فیصد لڑکیاں اسی طرح رو دھو کر خاموش ہو جاتی ہیں۔ تم تنویر کے بارے میں بتاؤ۔ اسے یقیناً میرا مشورہ پسند آیا ہو گا "...... عمران نے کہا۔

" سوری عمران صاحب۔ اس مشن کے بعد ہم سب آپ کے ساتھ کام نہیں کر سکیں گے۔ ہم سب چیف کو اجتماعی استعفیٰ بھجوا دیں گے پھر چاہے چیف ہمیں گولی بھی مار دے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا "...... صفدر نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر واپس اسی طرف کو بڑھ گیا جدھر سے وہ آیا تھا۔ وہ اور تنویر اکٹھے تھے اور جولیا بھی اسی طرف کو گئی تھی اور عمران کو معلوم تھا کہ جولیا کی کیا حالت ہوئی ہو گی لیکن اس نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اس مشن کے بعد اس سیکرٹ سروس میں تبدیلیاں لانا پڑیں گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ سیاہ رنگ کی ایک کار تیزی سے کارلیک ہاؤس کے بند گیٹ کے سامنے آکر رکی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ڈرائیور تھا جبکہ عقبی سیٹ پر ایک خاتون بیٹھی ہوئی تھی۔ ڈرائیور نے ہارن دیا تو گیٹ کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک ملازم نما آدمی باہر آ گیا اور پھر وہ تیزی سے سلام کر کے واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور کار اندر جانے کے بعد پھاٹک دوبارہ بند ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہی مارتھا راسکن ہو گی اور اب کلب سے واپس آئی ہے۔ وہ تیزی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک کراس کر کے سائیڈ گلی میں گھستا چلا گیا۔ اس نے جیب سے ایک گیس پسٹل نکالا اور سائیڈ سے اس نے زوداثر گیس کے چار کیپسول اندر فائر کر دیئے اور پھر گیس پسٹل جیب میں ڈال کر وہ آگے بڑھ گیا۔ عقبی طرف بھی ایک گلی تھی جس میں کوڑا کرکٹ کے ڈرم پڑے ہوئے تھے۔ اس گلی میں بھی عقبی دروازہ موجود تھا جو بند تھا۔ اسی لمحے قدموں کی آوازیں سائیڈ گلی سے ہو کر عقبی طرف آتی سنائی دینے لگیں اور پھر جولیا سمیت باقی ساتھی بھی عقبی طرف آگئے۔ جولیا کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا جبکہ تنویر اور صفدر دونوں کے چہروں پر گہری سنجیدگی تھی البتہ کیپٹن شکیل کے چہرے پر حسب دستور کسی قسم کا کوئی تاثر نہ تھا۔

"عمران صاحب۔ یہ عورت جو کار میں آئی ہے یہی مارتھا

ہے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ لگتی تو یہی ہے۔ تم یہاں باہر ہی رکو۔ مجھے اکیلے اندر جانا ہو گا"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر دیوار پر دونوں ہاتھ رکھے اور دوسرے لمحے وہ تھوڑا سا اٹھ کر اندر کود گیا۔

"عمران صاحب۔ دروازہ کھول دیں"...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

"اب یہ دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ سائیڈ گلی سے ہوتا ہوا سامنے کے رخ آیا۔ یہاں گیٹ کے ساتھ ہی ایک کیبن بنا ہوا تھا۔ اس کیبن کے اوپر سیڑھیوں پر وہی آدمی بے ہوش پڑا ہوا تھا جو چھوٹی کھڑکی کھول کر باہر آیا تھا اور پھر واپس اندر چلا گیا تھا۔ پورچ میں وہی کار موجود تھی جس میں مارتھا راسکن آئی تھی۔ عمران اندر کی طرف بڑھ گیا اور تھوڑی دیر بعد ہی اس نے پوری کوٹھی کو چیک کر لیا۔ وہاں چار مرد ملازم اور دو عورتیں تھیں جبکہ ایک بیڈ روم میں باتھ روم کے دروازے کے سامنے وہ عورت بے ہوش پڑی ہوئی تھی جو کار میں آئی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا اور کرسی پر ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور اس نے ایک دروازے کا پردہ اتارا۔ اسے پھاڑ کر اس نے اس کی رسی بنائی اور پھر مڑ کر اس نے رسی سے خود ہی اس عورت کو کرسی سے باندھنا شروع کر دیا اور پھر اس نے اپنی جیب

میں ہاتھ ڈالا تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ گیس کا اینٹی تو صفدر کی جیب میں تھا۔

" اب کیا کیا جائے ۔ دروازہ کھولنا ہی پڑے گا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ کر وہ عقبی گلی کی طرف پہنچ گیا۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو ایک ڈرم کی اوٹ سے کیپٹن شکیل باہر آگیا۔

" باقی ساتھی کہاں ہیں "...... عمران نے پوچھا۔

" آپ نے سب کو منع کر دیا تھا اس لئے وہ تینوں فرنٹ کی طرف چلے گئے ہیں "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اچھا۔ جا کر انہیں بلا لاؤ۔ بہت بڑی کوٹھی ہے اور مجھے اکیلے ڈر لگتا ہے "...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا تو کیپٹن شکیل مسکراتا ہوا سائیڈ گلی کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور جولیا سائیڈ گلی سے ہو کر سامنے کے رخ پر پہنچ گئے۔

" کیا ہوا ہے جو تمہیں ڈر لگتا ہے "...... جولیا نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ میں کیا اور میری بساط کیا ۔ آؤ صفدر میرے ساتھ ۔ جولیا تم بھی آؤ۔ تنویر تم فرنٹ پر پہرہ دو گے اور کیپٹن شکیل عقبی طرف "...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اور جولیا اس کے پیچھے چلتے ہوئے اس روم میں پہنچ گئے جہاں مارتھا راسکن کرسی پر موجود تھی۔

" صفدر ۔ تمہاری جیب میں اینٹی گیس ہے اس سے اسے ہوش میں لے آؤ "...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جولیا کو بھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تو جولیا خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گئی۔

" تو اس لئے آپ کو ہماری ضرورت پڑی ہے "...... صفدر نے کہا۔

" ہاں ۔ اب کیا کرتا۔ مارتھا خاتون ہے اور اس کے چہرے پر تھپڑ مارنا انتہا درجے کی بد اخلاقی ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" اور کسی کے جذبات سے کھیلنا کیا یہ اخلاق ہے "...... جولیا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

" سچ کہہ دینا سب سے بڑی اخلاقی جرأت ہے "...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سرد مہری کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ صفدر نے اس دوران جیب سے شیشی نکالی، اس کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی مارتھا کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

" اب میں باہر ٹھہروں عمران صاحب "...... صفدر نے کہا۔

" تم یہاں بیٹھو ۔ میں باہر جا رہی ہوں "...... جولیا نے یکلخت انتہائی سرد مہرانہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر کوئی جواب دیتا جولیا تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

"عمران صاحب ۔ لگتا ہے کہ آپ نے کسی خاص مقصد کے لئے مس جولیا کو خصوصی طور پر ناراض کیا ہے"...... صفدر نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کمال ہے ۔ ناراضگی کی کون سی بات ہے ۔ میں نے تو جولیا کے فائدے کی بات کی ہے ۔ ضروری نہیں کہ ہر لڑکی کو اس کا آئیڈیل مل جائے"...... عمران نے کہا تو صفدر نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔ اسی لمحے مارتھا نے چونک کر کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی تھی۔

"تمہارا نام مارتھا ہے اور تم ڈاکٹر راسکن کی بیوی ہو"۔ عمران نے کہا تو مارتھا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت شعور کی چمک ابھر آئی۔

"یہ ۔ یہ کیا ہے ۔ یہ مجھے کیوں باندھا ہے۔ کون ہو تم۔ یہ میرا بیڈ روم ہے۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب"...... اس نے اس انداز میں چیخ چیخ کر بولنا شروع کر دیا جیسے اب اسے احساس ہوا ہو کہ وہ اس حالت میں ہے۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"ہاں ۔ مگر تم کون ہو۔ کیا ڈاکو ہو۔ مگر ۔ مگر ہمارے پاس تو رقم نہیں ہے ۔ میں تو یہاں مہمان ہوں"...... مارتھا نے اس بار قدرے

خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر اب خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم نے ڈاکٹر راسکن کو لیبارٹری فون کیا تھا"...... عمران نے براہ راست فون نمبر کے بارے میں پوچھنے کی بجائے گھما پھرا کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ ہاں ۔ مگر ۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... مارتھا نے چونک کر اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا تو عمران زیر لب مسکرا دیا کیونکہ اس کا اندھیرے میں پھینکا ہوا تیر ٹھیک نشانے پر لگا تھا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اس لیبارٹری کے خلاف دشمن ایجنٹ کام کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود تم نے وہاں فون کر دیا۔ کیوں"۔ عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"م ۔ م ۔ مگر میں نے تو ڈاکٹر راسکن کو فون کیا تھا۔ اس نے یہ نمبر مجھے خود دیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ یہ نمبر صرف اسرائیل کے صدر کے پاس ہے یا پھر میرے پاس اور میں نے تو کمرہ بند کر کے کال کی تھی ۔ کسی کو معلوم تو نہیں ہو سکتا"...... مارتھا نے جواب دیا تو عمران اس کے بھولپن پر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ چونکہ عام عورت تھی اس لئے اسے معلوم ہی نہ تھا کہ اس نے کیا کہنا ہے اور کیا نہیں۔

"کیا نمبر ہے"...... عمران نے کہا۔

"نمبر ۔ کس کا نمبر"...... مارتھا نے کہا۔

" لیبارٹری کا جہاں تم نے ڈاکٹر راسکن کو فون کیا تھا" ۔ عمران نے کہا۔

" میں نہیں بتا سکتی کیونکہ ڈاکٹر راسکن نے کہا تھا کہ اس نمبر کی سختی سے حفاظت کرنی ہے ۔ کسی دوسرے کو پتہ نہ چلے ورنہ وہ بھی ماری جا سکتی ہے اور میں بھی" ...... مارتھا نے کہا۔

" ہم صرف چیک کرنا چاہتے ہیں" ...... عمران نے کہا۔

" سوری ۔ میں نہیں بتا سکتی ۔ مجھے اس کی اجازت نہیں ہے" ۔ مارتھا نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ ہم کون ہیں" ...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

" تم جو کوئی بھی ہو ۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے ۔ تم مجھے کھول دو ورنہ میں پولیس کو کال کر لوں گی" ...... مارتھا نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ صفدر کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگنے لگی ۔

" اس کی ایک آنکھ نکال دو" ...... عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر سے کہا تو صفدر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔

" یہ ۔ یہ کیا کر رہے ہو ۔ کیا مطلب ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ رک جاؤ ۔ یہ تو غیر قانونی بات ہے ۔ یہ تو ظلم ہے" ...... مارتھا نے یکلخت انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" ہمارا تعلق حکومت اسرائیل سے ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ

اگر مارتھا تعاون نہ کرے تو اس کا مطلب ہوگا کہ مارتھا اسرائیل کے مفادات کے حق میں نہیں ہے اس لئے اس کی ایک ایک کر کے دونوں آنکھیں نکال دی جائیں ۔ اس کی ناک اور اس کے دونوں کان کاٹ دیئے جائیں تاکہ اس کی باقی عمر سسک سسک کر گزرے اور تم تعاون نہیں کر رہی ہو" ...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تت ۔ تعاون کروں گی ۔ پپ ۔ پلیز رک جاؤ ۔ مت کرو ایسا" ...... مارتھا نے رو دینے والے لہجے میں کہا جبکہ صفدر نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرا خنجر والا ہاتھ اس نے اس طرح سیدھا کر لیا جیسے ایک ہی لمحے میں خنجر مارتھا کی آنکھ میں مار دے گا اور مارتھا کی حالت انتہائی دگرگوں ہو گئی تھی ۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

" تعاون کرو اور نمبر بتاؤ ۔ ورنہ" ...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو مارتھا نے کانپتے ہوئے لہجے میں نمبر بتا دیا ۔ اور نمبر سنتے ہی عمران نے اس انداز میں منہ بنا لیا جیسے کونین کی اکٹھی دس بارہ گولیاں اس کے حلق میں انڈیل دی گئی ہوں ۔ اس نے صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر پیچھے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا ۔ عمران نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کر کے اس نے رسیور لے جا کر مارتھا کے کان سے لگا دیا۔

" بات کرو ڈاکٹر راسکن سے" ...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" یس" ...... اسی لمحے ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ عمران نے نمبر

پریس کر کے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔

"مارتھا بول رہی ہوں"...... ڈاکٹر راسکن سے بات کراؤ"۔ مارتھا نے رک رک کر کہا۔

"سوری میڈم۔ ڈاکٹر راسکن بے حد مصروف ہیں اور آپ آئندہ کال مت کریں"...... دوسری طرف سے انتہائی خشک لہجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مڑ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ مارتھا کا چہرہ دوسری طرف سے جواب سن کر بے اختیار سرخ ہو گیا تھا۔

"تم نے پہلے فون کیا تھا تو تمہاری بات ہوئی تھی ڈاکٹر راسکن سے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... مارتھا نے مختصر سا جواب دیا۔

"کیا یہ فارلیک ہاؤس تمہاری ملکیت ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں نے اسے کرایہ پر حاصل کیا ہے۔ میں ڈاکٹر راسکن کی نگرانی کرنا چاہتی تھی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ عورتوں کے پاس جاتا رہتا ہے"...... مارتھا نے تیز تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اور ڈاکٹر راسکن اکٹھے قبرص آئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے یہ لاپاز کی لیبارٹری میں تھے۔ میں بھی لاپاز میں تھی۔ پھر اچانک وہ یہاں قبرص آ گئے اور اس نے مجھے فون کر کے بتا

دیا تو میں بھی یہاں قبرص آ گئی"...... مارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر راسکن یہاں آتا رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایک بار آیا تھا۔ صرف چند گھنٹوں کے لئے۔ پھر نہیں آیا"۔ مارتھا نے جواب دیا۔

"تم اس کے پاس کتنی بار لیبارٹری گئی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ایک بار بھی نہیں گئی۔ میں نے بہت شور مچایا کہ وہ مجھے لیبارٹری میں لے جائے لیکن اس نے صاف انکار کر دیا"...... مارتھا نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔

"اس نے تمہیں بتایا تھا کہ لیبارٹری کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس نے کہا تھا کہ سکاپر میں ہے لیکن وہ مجھے وہاں نہیں لے جا سکتا کیونکہ وہاں کسی کا بھی داخلہ سختی سے ممنوع ہے"...... مارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سکاپر تو بہت وسیع علاقہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو پہلی بار قبرص آئی ہوں"...... مارتھا نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر راسکن یہاں کس پر آیا تھا۔ کیا کار پر"...... عمران نے کہا۔

"لیبارٹری کی کار تھی سرخ رنگ کی۔ اس پر لیبارٹری کا نام لکھا

ہوا تھا۔ سکاپر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ"...... مارتھا نے ازخود جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سکاپر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے وہی نمبر پریس کر دیئے جو انکوائری آپریٹر نے بتائے تھے۔

"سکاپر انسٹی ٹیوٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر راسکن سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"کون ڈاکٹر راسکن۔ ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں تو کوئی ڈاکٹر راسکن نہیں ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کون ہے انچارج"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر رابرٹ انچارج ہیں۔ مگر آپ کون ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور میرا تعلق حکومت سے ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"سوری سر۔ انسٹی ٹیوٹ تو دو ماہ کے لئے بند ہے۔ صرف انتظامی آفس میں چند افراد ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کا نمبر پریس کر دیا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی جس نے پہلے انسٹی ٹیوٹ کا نمبر بتایا تھا۔

"پولیس چیف آفس۔ ایک نمبر نوٹ کریں اور بتائیں کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے"...... عمران نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی وہ نمبر بتا دیا جو مارتھا نے لیبارٹری کا بتایا تھا۔

"اوہ سر۔ یہ نمبر تو اسرائیلی خلائی سیارے کا ہے جناب۔ اس کا تعلق قبرص ایکس چینج سے نہیں ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسے معلوم ہوا ہے تمہیں"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ اس نمبر کا آغاز زیرو ڈبل تھری سے ہو رہا ہے اور یہ اسرائیلی خلائی سیارے کا کوڈ نمبر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس خلائی سیارے کے نمبروں کے بارے میں کہاں سے معلومات مل سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"معلوم نہیں جناب۔ ہمارا تو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اسے آف کر دو"...... عمران نے صفدر کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آگیا۔ باہر برآمدے میں تنویر اور جولیا دونوں موجود تھے۔ عمران کے قدموں کی آواز سن کر وہ مڑے اور پھر عمران کو دیکھ کر جولیا نے یکلخت منہ موڑ لیا جبکہ تنویر کے ہونٹ اس طرح بھینچ گئے جیسے وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا ہو۔ عمران سائیڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں فون موجود تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھا اور اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ یہ وہی نمبر تھے جو لیبارٹری کے تھے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں اسرائیل سے"۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے چونک کر جواب دیا گیا۔

"جناب صدر صاحب ڈاکٹر راسکن سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"سوری سر۔ یہاں کوئی ڈاکٹر راسکن نہیں ہیں"...... دوسری طرف سے خشک لہجے میں جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا میں نے آپ کو بتایا نہیں کہ میں

ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جی میں نے سن لیا ہے لیکن یہاں کوئی ڈاکٹر راسکن نہیں ہے۔ یہ تو ڈرائی کلینز شاپ ہے جناب۔ یہاں کسی ڈاکٹر راسکن کا کیا تعلق"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نمبر کو باقاعدہ خفیہ رکھنے کے لئے یہ سارا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اس دوران صفدر بھی باہر آگیا تھا۔ عمران اٹھ کر کمرے سے باہر آگیا۔

"یہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ کر دو اور اب ہم نے واپس جانا ہے"...... عمران نے کہا اور سیڑھیاں اتر کر وہ سائیڈ گلی سے ہوتا ہوا عقبی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ اس فون نمبر سے لیبارٹری کا محل وقوع ٹریس نہیں کر سکتے"...... کوٹھی سے باہر آتے ہی صفدر نے کہا۔

"یہ خلائی سیارے سے لنکڈ فون ہے اس لئے اسے اس وقت تک ٹریس نہیں کیا جا سکتا جب تک خلائی سیارے میں موجود خصوصی مشینری کی پاور اور رینج کا علم نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"پھر تو صرف وہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ والا کلیو ہی رہ جاتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ بھی صرف ڈاج دینے کے لئے ایسا کیا گیا ہو گا۔ بہر حال تم کیپٹن شکیل کے ساتھ جاؤ اور اسے چیک کرو اور تنویر اور جولیا تم نیا میک اپ کر کے اس کوٹھی کی نگرانی کرو۔ مارتھا کی موت کی خبر جیسے ہی ڈاکٹر راسکن تک پہنچے گی وہ لامحالہ یہاں آئے گا اور اگر وہ ہاتھ لگ جائے تو لیبارٹری تک پہنچنا آسان ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"اور آپ کا کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میں واپس اپنی رہائش گاہ پر جا رہا ہوں۔ میں کوشش کروں گا کہ کسی طرح اسرائیلی خلائی سیارے کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اس فون نمبر سے لیبارٹری کا محل وقوع ٹریس کر سکوں"۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ساتھ ہی اس نے قدم آہستہ کر لئے تاکہ اپنے پیچھے آنے والے دوسرے ساتھیوں کو اس بارے میں بتا سکے۔ وہ سب اس وقت کوٹھی کی سائیڈ گلی سے گزر کر سامنے کے رخ کی طرف جا رہے تھے۔

ڈاکٹر راسکن اپنے کام میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر راسکن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"جناب۔ میں فون اسٹنڈنٹ جیکب بول رہا ہوں۔ پہلے آپ کی مسز کا فون آیا تو میں نے انہیں بتا دیا کہ آپ بے حد مصروف ہیں اس لئے فون پر بات نہیں ہو سکتی اور نہ ہی وہ دوبارہ فون کریں"۔ فون اسٹنڈنٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر"...... ڈاکٹر راسکن نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا کیونکہ ان کے خیال کے مطابق فون اسٹنڈنٹ نے خواہ مخواہ اسے ڈسٹرب کیا تھا۔

"جناب۔ کچھ دیر پہلے ایک کال آئی اور بولنے والے نے کہا کہ وہ اسرائیل کے صدر کا ملٹری سیکرٹری بول رہا ہے اور صدر صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ہدایت کے مطابق کہہ دیا کہ یہ ڈرائی کلینرز کی دکان ہے یہاں کوئی ڈاکٹر راسکن نہیں ہوتا کیونکہ

جناب صدر صاحب کا حکم ہے کہ وہ براہ راست بات کریں گے اور وہ براہ راست بات کرتے رہے ہیں اس لئے میں نے ایسا کہہ دیا اور جناب۔ کال ختم ہونے پر میں نے ویسے ہی چیکنگ کی تو جناب انتہائی حیرت انگیز بات سامنے آئی کہ دوسری کال بھی کارلیک ہاؤس سے ہی کی جا رہی تھی۔ یہاں قبرص سے ہی جناب"...... جیکب نے کہا تو ڈاکٹر راسکن بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کارلیک ہاؤس سے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر راسکن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں جناب۔ دونوں کالیں کارلیک ہاؤس سے ہی کی گئی ہیں۔ آپ آ کر بے شک چیک کر لیں"...... جیکب نے کہا تو ڈاکٹر راسکن کے چہرے پر یکلخت زلزلے کے سے تاثرات نمودار ہو گئے۔

" میں آ رہا ہوں"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچا جہاں ایک خاصی بڑی مشین موجود تھی اور جس کے پیچھے ایک نوجوان موجود تھا۔ یہ فون اٹنڈنٹ جیکب تھا۔ ڈاکٹر راسکن کے اندر داخل ہوتے ہی جیکب اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو اور مجھے دکھاؤ۔ کیسے چیک کیا ہے تم نے"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

" تشریف رکھیں جناب۔ میں بتاتا ہوں"۔ جیکب نے کہا تو ڈاکٹر راسکن ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا اور جیکب نے مشین کے نچلے حصے میں موجود چند بٹن پریس کئے تو سائیڈ سکرین پر ایک نمبر ابھر آیا۔

" یہ نمبر ہے جہاں سے پہلے کال کی گئی ہے اور یہ نمبر کارلیک ہاؤس کا ہے"۔ جیکب نے کہا تو ڈاکٹر راسکن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" میں آپ کو ٹیپ سنواتا ہوں جناب"...... جیکب نے کہا اور پھر مشین کے چند بٹن اور پریس کر دیئے۔ دوسرے لمحے مارتھا کی آواز سنائی دی۔ جیکب اور مارتھا کے درمیان ہونے والی بات چیت ڈاکٹر راسکن سنتا رہا۔ پھر گفتگو ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی صاف ہو گئی۔

" اب دوسری کال ٹیپ سنیں"...... جیکب نے کہا اور ایک بار پھر بٹن پریس کرنا شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔ بولنے والا اپنے آپ کو ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کہہ رہا تھا۔ ڈاکٹر راسکن خاموش بیٹھا سنتا رہا اور پھر جیسے ہی ٹیپ ختم ہوئی سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر سکرین پر نظر آنے لگ گیا اور ڈاکٹر راسکن یہ نمبر دیکھ کر اس طرح اچھلا جیسے کرسی میں اچانک طاقتور الیکٹرک کرنٹ آ گیا ہو۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ تو وہی نمبر ہے۔ ویری بیڈ۔ یہ نمبر ملاؤ اور میری بات کراؤ مارتھا سے"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا تو جیکب نے

مشین کی سائیڈ سے لٹکا ہوا رسیور علیحدہ کیا اور اس پر موجود نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے کال اٹنڈ نہ کی تو جیکب نے فون آف کر دیا۔

" جناب۔ میں نے پہلے خود بھی ٹرائی کی ہے لیکن دوسری طرف سے کال ہی اٹنڈ نہیں کی جا رہی "...... جیکب نے کہا۔

" یہ کیا ہو رہا ہے۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔ مارتھا کے نمبر سے کون کال کر رہا تھا اور اب کال کیوں اٹنڈ نہیں کی جا رہی "۔ ڈاکٹر راسکن نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج مارگن تھا۔

" آپ یہاں ڈاکٹر راسکن۔ خیریت "...... مارگن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر راسکن نے اسے ساری بات بتا دی۔

" اوہ۔ یہ تو انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ میں چیک کراتا ہوں "۔ مارگن نے کہا۔

" کیسے چیک کراؤ گے "...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

" جیکب۔ میں فون نمبر بتاتا ہوں تم اس نمبر پر میری بات کراؤ "...... مارگن نے کہا اور ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا۔ جیکب نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر رسیور ہک سے علیحدہ کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ ریڈ سٹار کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ

آواز سنائی دی۔

" مارگن بول رہا ہوں۔ رچرڈ سے بات کراؤ "...... مارگن نے رسیور لے کر کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ رچرڈ بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

" مارگن بول رہا ہوں رچرڈ "...... مارگن نے کہا۔

" اوہ آپ۔ کیا حکم ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کارنیک ہاؤس تمہارے کلب کے نزدیک ہے۔ کیا تم نے دیکھا ہوا ہے "...... مارگن نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تم خود وہاں جاؤ اور اندر جا کر چیک کرو کہ وہاں کیا ہوا ہے اور کون کون موجود ہے۔ کتنی دیر میں پہنچ جاؤ گے وہاں "...... مارگن نے کہا۔

" دس منٹ میں "...... رچرڈ نے کہا۔

" اوکے۔ میں وہیں دس منٹ بعد فون کروں گا "...... مارگن نے کہا اور فون آف کر کے رسیور جیکب کی طرف بڑھا دیا جس نے اسے ہک میں لٹکا دیا۔ ڈاکٹر راسکن خاموش بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔

" آخر یہ سب کیا ہوا ہے۔ کارنیک ہاؤس سے یہ کال کیوں کی

گئی"...... ڈاکٹر راسکن نے کچھ دیر بعد کہا لیکن ظاہر ہے کہ نہ جیکب کے پاس اس کے سوال کا جواب تھا اور نہ ہی مارگن کے پاس۔ اس لئے وہ دونوں خاموش بیٹھے رہے۔ پھر دس منٹ بعد مارگن کے کہنے پر جیکب نے کارلیک ہاؤس کا نمبر ملایا تو چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"کون بول رہا ہے"...... مارگن نے رسیور لے کر کہا۔

"رچرڈ بول رہا ہوں جناب۔ یہاں تو قتل عام کیا گیا ہے۔ تمام افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ایک کمرے میں مارتھا راسکن کرسی پر پردے سے بنی ہوئی رسی سے بندھی ہوئی موجود ہے۔ اس کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے"...... رچرڈ نے متوحش سے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہلاک ہوا ہے۔ کیا تم مارتھا کو پہچانتے ہو"...... ڈاکٹر راسکن نے یکلخت رسیور مارگن کے ہاتھ سے جھپٹ کر چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ کوٹھی مسز مارتھا راسکن نے لی ہوئی ہے۔ وہ میرے کلب میں بھی کئی بار آئی ہیں اور میں انہیں پہچانتا ہوں"۔ دوسری طرف سے رچرڈ نے جواب دیا تو ڈاکٹر راسکن کے ہاتھ سے رسیور چھوٹ گیا۔ اس کا چہرہ یکلخت مسخ سا ہو گیا تھا۔

"وہ۔ وہ۔ مارتھا کو ہلاک کر دیا گیا۔ اوہ۔ مارتھا۔ یہ کیا کیا ہو گیا۔ کس نے ایسا کیا ہے"...... ڈاکٹر راسکن نے یکلخت دونوں

ہاتھوں سے منہ چھپاتے ہوئے کہا۔

"رچرڈ تم واپس چلے جاؤ"۔ مارگن نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے جناب کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچی اور ان لوگوں نے مارتھا سے لیبارٹری کے بارے میں پوچھ گچھ کی ہو گی۔ چونکہ مسز مارتھا صرف یہاں کا فون نمبر جانتی تھی اس لئے انہوں نے نمبر بتا دیا ہو گا اس پر ان کے کسی آدمی نے ملٹری سیکرٹری بن کر بات کرنے کی کوشش کی لیکن بات نہ ہو سکی اور مسز مارتھا اور ان کے تمام ملازموں کو ہلاک کر کے وہ لوگ واپس چلے گئے ہوں گے"۔ مارگن نے اپنے طور پر تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"صدر صاحب سے میری بات کراؤ"...... یکلخت ڈاکٹر راسکن نے قدرے چیختے ہوئے کہا تو جیکب نے رسیور ہک سے نکال کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"میں ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں۔ سپیشل لیبارٹری قبرص سے۔ صدر صاحب سے میری بات کرائیں"...... ڈاکٹر راسکن نے رسیور لے کر کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر کی باوقار آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں جناب"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

" اوہ آپ ۔ کیسے کال کی ہے ۔ کوئی خاص بات "...... صدر نے چونک کر پوچھا تو ڈاکٹر راسکن نے کالیں آنے اور پھر وہاں چیکنگ کرنے اور مارتھا کی ہلاکت کی ساری تفصیل بتا دی۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ کیا آپ کی مسز کو لیبارٹری کے محل وقوع کا علم تھا"...... صدر نے اس انداز میں چیخ کر پوچھا جیسے وہ اپنا وقار وغیرہ سب بھول چکا ہو۔

" نہیں جناب ۔ اسے صرف فون نمبر کا علم تھا اور فون نمبر چونکہ آپ نے ہر لحاظ سے محفوظ کر رکھا ہے اس لئے فون نمبر سے وہ کسی صورت کچھ معلوم نہیں کر سکتے ۔ میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ میری بیوی کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب مجھے اپنی بیوی کی لاش لے کر تل ابیب پہنچنا ہو گا اور وہاں آخری رسومات تک ٹھہرنا ہو گا۔ تب تک ریسرچ کا کام میرے ساتھی کرتے رہیں گے "...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

" ہمیں آپ کی بیوی کی موت پر بے حد افسوس ہے ڈاکٹر راسکن لیکن یہ آلہ پوری دنیا کے یہودیوں کے مفادات اور گریٹ اسرائیل کے لئے تیار کیا جا رہا ہے ۔ انہوں نے یہ ساری کارروائی کی ہی اس لئے ہے کہ اس طرح وہ آپ کو کور کرنا چاہتے ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ آپ اپنی بیوی کی لاش پر پہنچیں گے اور آپ کو بہرحال لیبارٹری کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں آپ کی بیوی کی تمام رسومات حکومت اسرائیل خود سرانجام

دے گی ۔ آپ اپنا کام مکمل کریں"...... صدر نے کہا۔

" لیکن جناب ۔ میرا تل ابیب پہنچنا انتہائی ضروری ہے ۔ اگر میں مارتھا کی آخری رسومات میں شریک نہ ہوا تو میرا تمام خاندان میرے خلاف ہو جائے گا اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ میں یہاں سے براہ راست تل ابیب پہنچ جاؤں ۔ آپ مارتھا کی لاش وہاں منگوا لیں ۔ وہاں تو کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔ میں آخری رسومات میں شریک ہو کر خاموشی سے واپس آ جاؤں گا"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

" ہاں ۔ ایسا ہو سکتا ہے ۔ میں کسی کو لیبارٹری نہیں بھیجنا چاہتا آپ ایسا کریں کہ لیبارٹری سے نکل کر قبرص میں موجود اسرائیلی سفارت خانے پہنچ جائیں ۔ وہاں فرسٹ سیکرٹری مارٹن آپ کے تل ابیب پہنچنے کے تمام انتظامات کرے گا۔ مارتھا کی لاش بھی تل ابیب پہنچ جائے گی لیکن آپ نے ہر ممکن احتیاط کرنی ہے "۔ صدر نے کہا۔

" یس سر"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

" اوکے ۔ آپ فوراً سفارت خانے پہنچ جائیں ۔ میں وہاں احکامات دے رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر راسکن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کر کے جیکب کی طرف بڑھا دیا۔

" میں سائنس دانوں کو احکامات دے دوں مارگن ۔ تم میرے لئے کار تیار کراؤ اور سپیشل وے کھول کر مجھے سفارت خانے پہنچا آؤ"...... ڈاکٹر راسکن نے کہا تو مارگن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنی رہائش گاہ پر اکیلا موجود تھا۔ تنویر اور جولیا کارلیک ہاؤس کی نگرانی پر مامور تھے جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے گئے ہوئے تھے۔ عمران کے سامنے قبرص کا تفصیلی نقشہ پھیلا ہوا تھا۔ ساتھ ہی کاغذوں کا ایک دستہ اور ایک جدید کیلکولیٹر بھی موجود تھا۔ عمران یہ سب چیزیں کارلیک ہاؤس سے واپسی پر بازار سے خرید کر لایا تھا۔ نقشے پر سکاپر کے علاقے کے گرد ایک دائرہ لگا ہوا تھا اور عمران مسلسل اس دائرے میں موجود علاقے پر جھکا ہوا اسے انتہائی غور سے دیکھ رہا تھا کہ اچانک ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں ناراک سے"...... دوسری طرف سے گراہم

کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ باوجود شدید ترین کوشش کے ہم اسرائیلی مواصلاتی خلائی سیاروں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکے۔ البتہ ایک ٹپ ملی ہے لیکن یہ ٹپ اسرائیل کی ہے اور ہمارا وہاں رابطہ نہیں ہے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"کیا ٹپ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اسرائیل کی وزارت سائنس میں خلائی سیاروں کا باقاعدہ علیحدہ سیکشن ہے جس کا انچارج ڈاکٹر ولیم ہے۔ ڈاکٹر ولیم کے چھوٹے بھائی ہیمر کا تل ابیب میں ہیمر بار ہے اور ڈاکٹر ولیم اس بار میں روزانہ رات کو جاتا رہتا ہے۔ اگر کسی طرح اس ہیمر کو کور کیا جا سکے تو ڈاکٹر ولیم سے خلائی سیاروں کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کی جا سکتی ہیں"...... دوسری طرف سے گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دیکھ لوں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے اسے باہر سے کھٹکے کی آواز سنائی دی تو وہ چونک کر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"پھاٹک بند کر دو تنویر"...... اس کے کانوں میں جولیا کی آواز پڑی تو اس نے ایک طویل سانس لیا اور واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد تنویر اور جولیا کمرے میں داخل ہوئے۔

" کیا ہوا ۔ کیوں نگرانی ختم کر دی "...... عمران نے چونک کر پوچھا۔
" کوئی ضرورت نہیں ہے اس فضول کام کی ۔ ہمیں تم نے فالتو سمجھ رکھا ہے کہ وہاں کھڑا کر دیا ہے اور خود یہاں آکر بیٹھ گئے ہو "۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران چند لمحوں تک اس طرح غور سے جولیا کو دیکھتا رہا جیسے زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہو۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔
" تم کیوں واپس آئے ہو تنویر ڈیوٹی چھوڑ کر "...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔
" مس جولیا کا حکم تھا اور مس جولیا ڈپٹی چیف ہیں "...... تنویر نے اکھڑے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بغیر کچھ کہے سر جھکایا اور دوبارہ نقشے کی چیکنگ میں مصروف ہو گیا۔ جولیا اور تنویر ساتھ پڑی کرسیوں پر بیٹھ گئے ۔ عمران کافی دیر تک غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے سر اٹھایا اور ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔
" ریمزے بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔
" مائیکل بول رہا ہوں "...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔
" یس ۔ حکم فرمائیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں ایک خاتون اور ایک مرد کو یہاں سے پاکیشیا فوری طور پر بھجوانا چاہتا ہوں آپ اس سلسلے میں تمام انتظامات کر کے مجھے فون کریں "...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔
" یس سر ۔ ہو جائے گا انتظام "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو تنویر تیزی سے اٹھا اور قدم بڑھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ عمران رسیور رکھ کر دوبارہ نقشے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے ۔ انہوں نے سلام کیا اور پھر کرسیوں پر بیٹھ گئے ۔
" کیا رپورٹ ہے "...... عمران نے پوچھا۔
" عمران صاحب ۔ ڈشان روڈ پر ایک چھوٹی سی عمارت ہے جس پر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا بورڈ موجود ہے ۔ عمارت خالی ہے البتہ اندر ایک آفس کھلا ہوا ہے جس میں فون سیکرٹری اور دو افراد موجود ہیں اور ادھر ادھر سے معلومات حاصل کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ یہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ گورنمنٹ نے شروع کیا ہے لیکن پھر اس کے فنڈز پاس نہ ہو سکے اور انسٹی ٹیوٹ بند کر دیا گیا۔ البتہ چونکہ آئندہ بجٹ میں اس کے فنڈز منظور ہونے کا حکومت کو یقین ہے اس لئے تھوڑا سا عملہ موجود ہے "...... صفدر نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔
" اس انسٹی ٹیوٹ کی کار لے کر ڈاکٹر راسکن مارتھا کے پاس آیا تھا۔ اس پہلو کو سامنے رکھ کر تم نے کیا چیکنگ کی ہے "...... عمران

نے کہا۔

" انسٹی ٹیوٹ کا ڈائریکٹر رچمنڈ تھا جو ڈاکٹر راسکن کا گہرا دوست تھا اور ڈاکٹر راسکن اس سے ملنے آتا رہتا تھا اور اکثر اس کی کار میں شہر گھومتا رہتا تھا لیکن کچھ روز پہلے یہ سلسلہ بند ہو گیا اور ڈائریکٹر رچمنڈ بھی اسرائیل چلا گیا"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس عمارت کی ساخت ایسی تو نہیں کہ اس کے نیچے لیبارٹری موجود ہو یا اس عمارت سے راستہ لیبارٹری کو جاتا ہو"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ ہم نے اس پہلو کو بھی مدنظر رکھ کر چیکنگ کی ہے لیکن ایسا نہیں ہے"...... صفدر نے جواب دیا تو اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... عمران نے کہا۔

" ریمزے بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ریمزے کی آواز سنائی دی۔

" یس ۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

" انتظامات مکمل ہو گئے ہیں ۔ اب سے چار گھنٹے بعد ایئر فلورٹ کی ناراک فلائٹ پر دو ٹکٹیں کنفرم ہو گئی ہیں ۔ ناراک سے آگے ایئر فلورٹ والے تمام بندوبست کر دیں گے ۔ آپ کے آدمی ایئر پورٹ پر پہنچ کر ایئر فلورٹ کے آفس میں رپورٹ کریں ۔ ریمزے کلب کا حوالہ دینے سے باقی کام بھی مکمل کر دیا جائے گا"...... ریمزے نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ شکریہ "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" مس جولیانا فٹزواٹر ۔ تم اور تنویر واپس پاکیشیا جانے کی تیاری کرو ۔ چار گھنٹے بعد تمہاری فلائٹ یہاں سے روانہ ہو جائے گی"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں جولیا اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیوں ۔ وجہ "...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی عمران کی بات سن کر چونک پڑے تھے جبکہ تنویر نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے بڑی مشکل سے اپنے غصے کو ضبط کر رہا ہو۔

" تم دونوں نے میرے احکامات کی خلاف ورزی کی ہے ۔ میں نے ابھی تمہارے ساتھ رعایت کی ہے کہ تمہارے چیف کو رپورٹ نہیں دی ۔ اگر میں اسے رپورٹ دے دوں تو شاید تم دونوں دوسرا سانس بھی نہ لے سکو لیکن اب ان حالات میں تم دونوں میرے ساتھ مزید کام نہیں کر سکتے اس لئے میں نے تمہاری واپسی کے انتظامات کرا دیئے ہیں ۔ تم دونوں واپس چلے جاؤ ۔ میں تمہارے چیف کو خود ہی سمجھا لوں گا کہ مشن میں تمہاری مزید ضرورت نہیں رہی تھی اس لئے میں نے تمہیں واپس بھجوا دیا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" تم نے جان بوجھ کر ہم دونوں کو وہاں روکا تاکہ ہم وہاں

فضول وقت ضائع کرتے رہیں ۔ جب مارتھا اور اس کے تمام ملازمین ہلاک ہو گئے تو اب ہم نے وہاں رک کر کیا کرنا تھا۔ کیا اب مارتھا کی لاش اٹھوانی تھی"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب ۔ مس جولیا کی بات درست ہے ۔ اب وہاں نگرانی کے لئے کیا رہ گیا تھا"...... صفدر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" کیپٹن شکیل ۔ تمہارا کیا خیال ہے ۔ وہاں نگرانی کی ضرورت تھی یا نہیں"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

" عمران صاحب ۔ میرے خیال کے مطابق نہیں تھی کیونکہ جو کچھ آپ سوچ رہے ہیں ویسا ان حالات میں ممکن نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

" میں کیا سوچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" آپ سوچ رہے ہیں کہ مارتھا کی موت کی خبر ڈاکٹر راسکن تک پہنچ جائے گی اور چونکہ مارتھا ڈاکٹر راسکن کی بیوی ہے اس لئے ڈاکٹر راسکن لیبارٹری چھوڑ کر یہاں پہنچے گا اور اس طرح ڈاکٹر راسکن کو کور کر کے اس سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کیا جاسکے گا اور اس لئے آپ نے مس جولیا اور تنویر کی وہاں ڈیوٹی لگائی تھی لیکن میرا خیال ہے کہ ان حالات میں ایسا نہیں ہو گا کیونکہ اول تو لیبارٹری تک اس کی اطلاع ہی نہیں پہنچے گی۔ زیادہ سے زیادہ اطلاع پولیس تک پہنچے گی اور پولیس لاشیں اٹھا کر لے جائے گی اور اگر کسی طرح ڈاکٹر

راسکن تک اطلاع پہنچ بھی گئی تب بھی میرا خیال ہے کہ اسے شاید کھلے عام یہاں نہ آنے دیا جائے کیونکہ اتنی بات وہ بھی سمجھتے ہیں کہ مارتھا اور اس کے ملازمین کی اس انداز میں ہلاکت کے پیچھے یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں کا ہاتھ ہے اور یقیناً وہاں ان کی نگرانی ہو رہی ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے مزید تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو صفدر، تنویر اور جولیا تینوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

" تمہیں معلوم ہے کہ میں نے اس کوٹھی سے دو فون کالیں لیبارٹری میں کی ہیں ۔ ایک کال میں مارتھا نے خود بات کی تھی اور دوسری کال میں نے اسرائیل کے صدر کے ملٹری سیکرٹری بن کر کی ہے لیکن لیبارٹری والوں نے صدر کے ملٹری سیکرٹری کو بھی صاف جواب دے دیا۔ کیوں ۔ اس لئے کہ یقیناً وہاں فون چیکنگ مشین لگی ہو گی اور اس مشین نے انہیں بتا دیا ہو گا کہ دوسری کال اسرائیل سے نہیں بلکہ یہاں قبرص سے کی گئی ہے بلکہ دونوں کالیں ایک ہی نمبر سے کی گئی ہیں اور یہ نمبر یقیناً وہ جانتے ہوں گے کہ کارلیک ہاؤس کا ہے اس لئے لامحالہ وہ وہاں فون کر کے مارتھا سے وضاحت طلب کریں گے لیکن جب وہاں فون ہی اٹنڈ نہ کیا جائے گا تو لیبارٹری کا کوئی آدمی کارلیک ہاؤس بھیجیں گے ۔ یہ صورت حال کو چیک کر کے واپس فون پر اطلاع دے گا تو دو صورتیں سامنے آسکتی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ اس آدمی کو واپس بلا لیا جائے اور حکومت

اسرائیل کو اطلاع کر دی جائے ۔ دوسری صورت یہ کہ ڈاکٹر راسکن خود وہاں پہنچ جائے ۔ پہلی صورت میں اس آدمی کی لیبارٹری واپسی سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کیا جا سکتا ہے اور دوسری صورت میں ڈاکٹر راسکن کو کور کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ آپ کی بات بھی درست ہے "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تم یہ باتیں ہمیں پہلے بھی تو بتا سکتے تھے "...... جولیا نے کہا۔

" مس جولیانا فٹرواٹر مشن کے دوران ہر امکان پر کام کیا جاتا ہے اس لئے صرف ہدایات دینے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اگر ہدایت سے پہلے اس کی پوری وضاحت کر دی جائے تو پھر مشن شاید آئندہ صدی تک بھی مکمل نہ ہو سکے ۔ میں نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو انسٹی ٹیوٹ کی چیکنگ کے لئے اس لئے بھیجا تھا کہ وہاں ارد گرد سے معلومات حاصل کی جانی تھیں اس لئے کسی خاتون کی موجودگی شکوک پیدا کر سکتی تھی اور تمہیں اور مسٹر تنویر کو وہاں کوٹھی کی نگرانی پر اس لئے چھوڑا تھا کہ رہائشی کالونی میں کسی خاتون کی موجودگی میں کسی کو شک نہیں پڑ سکتا تھا اور میں خود یہاں اس لئے آیا تھا کہ میں اس دوران فون نمبر سے لیبارٹری کا محل وقوع تلاش کرنے کی کوشش کروں اور اس کے ساتھ ہی میں نے ناراک میں گراہم کو فون کر کے کہا کہ وہ اسرائیلی خلائی سیاروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے لیکن مس جولیانا فٹرواٹر اور

مسٹر تنویر دونوں نگرانی چھوڑ کر اپنی مرضی سے واپس آ گئے اور یقیناً اب وہاں صورت حال تبدیل ہو چکی ہو گی۔ ایسی صورت حال میں ان دونوں کی کم سے کم سزا یہی ہو سکتی ہے کہ ان دونوں کو واپس پاکیشیا بھجوا دیا جائے "...... عمران نے کہا۔

" آئی ایم سوری عمران ۔ رئیلی ویری سوری "...... جولیا نے کہا۔

" یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے مس جولیانا فٹرواٹر ۔ یہ پاکیشیا کے پندرہ کروڑ عوام اور پوری دنیا کے مسلم ممالک کے اربوں مسلمانوں کی زندگی موت کا مسئلہ ہے اس لئے صرف سوری کہہ دینے سے معاملات ایڈجسٹ نہیں ہو سکتے اس لئے اب تمہیں اور تنویر دونوں کو واپس جانا ہو گا ورنہ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ میں چیف کو فون کر کے سب کچھ بتا دوں۔ پھر جو فیصلہ وہ کرے مجھے منظور ہو گا"...... عمران نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب پلیز۔ مس جولیا نے سوری کہہ دیا ہے"۔ صفدر نے شاید بیچ بچاؤ کرتے ہوئے کہا۔

" میں نے بتایا ہے صفدر کہ یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" تو تم ہم دونوں کو اب موت کے گھاٹ اتروانا چاہتے ہو۔ ہاں"...... یکلخت جولیا نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"خاموش رہو ورنہ"...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے کہا تو جولیا شاید نہ چاہتے ہوئے بھی ایک جھٹکے سے واپس بیٹھ گئی۔ تنویر کی حالت دیکھنے والی تھی لیکن وہ بیٹھا صرف مسلسل ہونٹ کاٹنے میں مصروف تھا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پاکیشیا کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران خاموش ہو گیا۔

"سر"...... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"نمبر نوٹ کریں جناب"...... انکوائری آپریٹر نے کہا اور پھر اس نے دونوں نمبر بتا دیئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ماحول میں عجیب سا تناؤ موجود تھا۔ جولیا کا رنگ زرد پڑ چکا تھا۔ اس کا چہرہ دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے پھانسی کی سزا سنا دی گئی ہو۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ قبرص سے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ لہجہ بے حد سرد تھا۔

"جناب میں مس جولیانا فٹز واٹر اور مسٹر تنویر دونوں کو واپس بھجوا رہا ہوں۔ دونوں نے میرے احکامات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اور ان حالات میں وہ میرے ساتھ مزید نہیں چل سکتے"۔ عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"تفصیل بتاؤ"...... دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا گیا تو عمران نے پوری تفصیل بتا دی۔

"جولیا نے جو فیصلہ کیا ہے وہ درست ہے اور تم نے جس طرح جولیا کو ٹریٹ کیا ہے وہ غلط ہے اور میں تمہیں لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں کہ آئندہ جولیا کے ساتھ اگر تم نے ایسا سلوک کرنے کی کوشش کی تو تمہارا حشر عبرتناک ہو گا۔ جولیا اور تنویر کی واپسی کے بعد وہاں کوٹھی میں پولیس پہنچ گئی ہے اور پولیس کو خاص طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ کوٹھی کی نگرانی کی جا رہی ہو گی اس لئے نگرانی کرنے والوں کو پکڑا جائے تاکہ ان کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کیا جا سکے۔ اگر جولیا اور تنویر وہاں سے واپس نہ آجاتے تو اب تک تم سب ہلاک ہو چکے ہوتے"...... چیف نے الٹا عمران پر چڑھائی کر دی تو جولیا کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا جبکہ صفدر اور تنویر دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں حیرت کی پرچھائیاں ابھر آئی تھیں۔

"جناب ۔ میں نے تو ڈاکٹر راسکن کو چیک کرنے کے لئے انہیں وہاں چھوڑا تھا"...... عمران نے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ تم نے جان بوجھ کر ان دونوں کو چارہ بنانے کی کوشش کی ہے اس لئے آئندہ محتاط رہنا ۔ ورنہ "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"چیف کو کیسے معلوم ہو گیا کہ کارلیک ہاؤس پر پولیس پہنچ چکی ہے "...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" معلوم نہیں ۔ اسے کیسے وہاں بیٹھے بیٹھے سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے ۔ شاید اس کے قبضے میں کوئی جن بھوت ہیں ۔ بہرحال اب چونکہ ہمارے درمیان رفٹ پیدا ہو چکی ہے اس لئے اب یہ مشن مکمل ہوتا نظر نہیں آتا اور چونکہ مشن مکمل کرنے کی ذمہ داری میری ہے اس لئے اس کی ناکامی کا تمام تر ملبہ بھی مجھ پر ہی گرے گا اور میں یہ ملبہ اٹھانے کے لئے تیار ہوں ۔ چنانچہ اب یہی ہو سکتا ہے کہ میں خود واپس چلا جاؤں اور تم لوگ اپنی ڈپٹی چیف کی سرکردگی میں مشن مکمل کرو ۔ مجھے جو سزا ملے گی اسے میں خود ہی بھگت لوں گا"۔ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے ۔ تم اچانک کیوں اس طرح بدل گئے ہو ۔ پہلے تو تم نے کبھی ایسا انداز اختیار نہیں کیا"...... جولیا نے کہا۔

" یہ ناکامی کی جھلاہٹ میں مبتلا ہو گیا ہے ۔ جب کوئی شخص مسلسل کامیابیاں حاصل کرتا رہے اور پھر اسے اچانک ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے تو وہ ایسی ہی ذہنی جھلاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے"۔ تنویر نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں نے تو کوشش کی تھی کہ تنویر کے راستے سے ہٹ جاؤں لیکن تنویر ابھی سے فلاسفر بن گیا ہے تو میں جولیا کو جانتے بوجھتے آگ میں نہیں جھونک سکتا اس لئے سابقہ معاملہ ختم"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ آپ فون کر کے معلوم تو کریں کہ کیا واقعی کارلیک ہاؤس میں پولیس پہنچ چکی ہے یا نہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تمہارا چیف جھوٹ نہیں بول سکتا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سب کو بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

" یس "...... اچانک رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے ساتھ ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

" مسز مارتھا راسکن سے بات کرائیں"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

" آپ کون ہیں اور کہاں سے بات کر رہے ہیں"...... دوسری

طرف سے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا گیا۔

" میرا نام ہنری ہے اور میں ناراک سے بول رہا ہوں۔ مسز مارتھا میری عزیزہ ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

" مسز مارتھا راسکن کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور میرا تعلق پولیس ڈیپارٹمنٹ سے ہے"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ تو پھر ڈاکٹر راسکن سے بات کرا دیجئے۔ وہ تو یہاں ان حالات میں لازماً موجود ہوں گے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" مسز مارتھا راسکن کی ڈیڈ باڈی اسرائیل بھجوائی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر راسکن بھی وہاں ہوں گے یہاں نہیں ہیں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" آئی ایم سوری۔ میرا اندازہ واقعی درست ثابت نہیں ہوا۔ میں سمجھا تھا کہ ڈاکٹر راسکن لازماً کارلنیک ہاؤس آئے گا اس لئے مجھے جولیا اور تنویر کے واپس آ جانے پر غصہ آیا تھا لیکن اب معلوم ہوا کہ وہ لوگ حد سے زیادہ محتاط ہیں۔ ڈاکٹر راسکن کارلنیک ہاؤس آنے کی بجائے یہاں سے براہ راست اسرائیل جا رہا ہے یا پہنچ گیا ہو گا اور پولیس یہاں سے مارتھا کی لاش اسرائیل بھجوا دے گی اس طرح اس کارروائی کا اصل مقصد ہی ختم ہو گیا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" آئی ایم سوری عمران۔ تم واقعی انتہائی گہرائی میں سوچتے ہو۔ میرے ذہن میں بھی یہ بات نہ آئی تھی کہ چونکہ مارتھا ڈاکٹر راسکن کی

بیوی ہے اس لئے وہ کارلنیک ہاؤس آ سکتا ہے ورنہ میں وہاں سے واپس نہ آتی"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

" اسی لئے تو میں نے تمہیں مشورہ دیا تھا تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ بیوی کیا حیثیت رکھتی ہے اور تم الٹا ناراض ہو گئی"۔ عمران نے کہا تو اس بار جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" کیا یہ مشورہ میں تمہیں نہیں دے سکتی"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔ اس کا موڈ اب واقعی کافی خوشگوار ہو گیا تھا۔ شاید اس کے ذہن سے یہ بوجھ ہٹ گیا تھا کہ اس کی عمران کے حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے لیبارٹری کو ٹریس کرنے کے لئے ڈاکٹر راسکن کو کور کیا جا سکتا تھا اور شاید اس لئے بھی کہ چیف ایکسٹو نے خلاف توقع اس کی کھل کر حمایت کر دی تھی۔

" تنویر سے پوچھ لو۔ کیا وہ بھی میرے جیسا دل رکھتا ہے یا نہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کوئی اور بات کرو عمران۔ فضول باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور یہ بھی کان کھول کر سن لو کہ میں یہ دل رکھنے اور نہ رکھنے کا سرے سے قائل ہی نہیں ہوں"۔۔۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ کیا اب ہمیں اسرائیل جانا ہو گا"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے اپنی عادت کے مطابق موضوع بدلنے کے لئے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

" اسرائیل۔ کیوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" کیونکہ ڈاکٹر راسکن تو اسرائیل جا چکا ہے اور اس کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی کلیو نہیں ہے "...... صفدر نے کہا۔

" جنہوں نے اس قدر احتیاط کی ہے کہ ڈاکٹر راسکن کو یہاں کارلیک ہاؤس نہیں بھیجا وہ وہاں اسے کھلا کیسے چھوڑ دیں گے ۔ اس کی سختی سے نگرانی کی جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ ان کے ذہن میں بھی یہ بات ہو کہ ہم اس کے پیچھے وہاں بھی پہنچ سکتے ہیں اس لئے ہماری تلاش کی جا رہی ہو گی اور چونکہ ڈاکٹر راسکن وہاں کسی علاقے تک محدود رہے گا اس لئے ہم چیک بھی ہو سکتے ہیں اور مارے بھی جا سکتے ہیں "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر اب اس لیبارٹری کو کیسے تلاش کیا جائے ۔ وقت تیزی سے گزرتا جا رہا ہے "...... صفدر نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ کیا آپ فون نمبر سے اسے ٹریس نہیں کر سکے حالانکہ لگتا ہے کہ آپ نے خاصا کام کیا ہے اس پر "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں ۔ میں نے کوشش کی ہے لیکن جب تک خلائی سیاروں میں نصب مشین کی رینج اور قوت کا علم نہ ہو یہ کام مکمل نہیں ہو سکتا اور معمولی سی غلطی بھی ہمارے لئے بھیانک ثابت ہو سکتی ہے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر اب کیا کرنا ہے "...... جولیا نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

" شادی کرنی ہے ۔ ولیمہ کھانا ہے اور پھر ہنی مون منانا ہے اور

کیا کرنا ہے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بکواس مت کرو ۔ اس لیبارٹری کے بارے میں سوچو ۔ وقت واقعی انتہائی تیزی سے گزر رہا ہے اور ہم ابھی تک اتنی بھاگ دوڑ کے باوجود اب بھی اندھیرے میں کھڑے ہیں "...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں عمران صاحب ۔ اس بار واقعی عجیب صورتحال ہے کہ مقابل میں کوئی تنظیم بھی نہیں ہے لیکن ٹارگٹ بھی سامنے نہیں آ رہا "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اس بار اسرائیل کے صدر نے واقعی ایسا انتظام کیا ہے کہ ہمیں کھلی چھوٹ دے دی ہے لیکن ٹارگٹ کو اس طرح کیموفلاج کر دیا ہے کہ باوجود کوشش کے وہ کسی طرح بھی سامنے نہیں آ رہا ۔ اب تو واقعی میرے ذہن کی بیٹری فیل ہوتی جا رہی ہے "...... عمران نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ چیف سے پوچھا جائے "...... جولیا نے کہا۔

" وہ کیا بتا سکے گا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیوں نہیں بتا سکے گا ۔ اسے ہمارے بارے میں تمام صورتحال ساتھ ساتھ معلوم ہوتی رہتی ہے تو اسے یہ بھی معلوم ہو گا کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے "...... جولیا نے کہا تو عمران دل ہی دل میں بے اختیار ہنس پڑا ۔ اب وہ جولیا یا دوسرے ساتھیوں کو کیا بتاتا کہ ان کی عدم موجودگی میں وہ بلیک زیرو سے فون پر تفصیلی بات کر چکا تھا

کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس نے جولیا کو جس انداز میں ٹریٹ کیا تھا اس کے بعد لامحالہ معاملات بگڑتے جائیں گے اور انہیں سدھارنے کا یہی طریقہ ہے کہ بلیک زیرو بطور ایکسٹو عمران کے مقابلے میں جولیا کی کھلے عام حمایت کر دے۔ اصل میں عمران نے دانستہ جولیا کے ساتھ ایسی بات کی تھی جس سے اسے شدید غصہ آجائے کیونکہ اس وقت اس کے ذہن میں یہ منصوبہ بھی تھا کہ وہ مارتھا کو اپنے مخصوص انداز میں ٹریٹ کرے اور اسے پچکار کر اس کو مجبور کر دے گا کہ وہ ڈاکٹر راسکن کو کارلیک ہاؤس میں بلالے یا لیبارٹری کا محل وقوع بتا دے اور ایسی ٹریٹمنٹ کے دوران ظاہر ہے جولیا جب موجود ہوتی تو وہ واقعی اسے گولی مارنے سے بھی دریغ نہ کرے گی اس لئے اس نے جان بوجھ کر اسے شدید غصے میں مبتلا کر دیا تھا لیکن بعد میں حالات ایسے ہوتے چلے گئے کہ اس کی ضرورت ہی باقی نہ رہی اس لئے عمران اکیلا رہائش گاہ پر واپس آیا تھا تاکہ بلیک زیرو کو فون کر کے معاملات کو دوبارہ نارمل کر سکے اور وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا کیونکہ اب جولیا کا موڈ نارمل ہو گیا تھا۔

"چیف بھی کیپٹن شکیل کے انداز کا نجومی ہے۔ جو کچھ میں سوچتا ہوں وہی کچھ وہ بھی سوچتا ہے۔ اب چونکہ میں نے اس بارے میں تو کچھ سوچا نہیں اس لئے نہ ہی کیپٹن شکیل کچھ بتا سکے گا اور نہ ہی تمہارا چیف۔ بے شک پوچھ لو۔ ورنہ وہ مجھے لیڈر بنا کر کیوں بھیجتا۔ وہیں بیٹھے بیٹھے تمہیں ہدایات دیتا رہتا اور میرا چھوٹا سا چیک صاف بچا لے

جاتا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو پھر تم سوچو۔ بہرحال اب آگے تو بڑھنا ہی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"صفدر نے میری جگہ سنبھال لی ہے۔ پہلے بھی اس کے سوچنے کی وجہ سے ہم قبرص میں مارتھا کے پاس پہنچ سکے تھے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ اسرائیل کے صدر سے فون پر اس انداز میں بات کریں کہ اس لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں کوئی اشارہ مل سکے"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ سب پلاننگ اسرائیل کے صدر کی ہے کہ ہم یہاں خوار ہوتے پھر رہے ہیں۔ اس کے باوجود تمہارا خیال ہے کہ وہ اشارہ دے گا"...... عمران نے کہا تو صفدر کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"عمران صاحب۔ اگر کسی چیز کو کیموفلاج کر دیا جائے تو اسے اوپن کرنے کے لئے کیا کیا جاتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اسے ٹریس کرنا پڑتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اور ٹریس کیسے کیا جائے گا۔ کیا اخبار میں اشتہار دیا جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب تو واقعی یہ نوبت آگئی ہے کہ اخبار میں اشتہار دیا جائے کہ

جو کوئی اسرائیل کی اس کیمو فلاج لیبارٹری کا پتہ بتائے گا اسے نقد انعام دیا جائے گا"...... عمران نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے ۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... عمران نے کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے گراہم کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ مائیکل بول رہا ہوں۔ کوئی خاص بات ۔ کیوں فون کیا ہے"...... عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر مائیکل ۔ اسرائیل سے ایک اطلاع ملی ہے کہ لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر راسکن قبرص میں اسرائیل کے فرسٹ سیکرٹری مارٹن کے ساتھ اسرائیل پہنچا ہے اور پھر وہ ایئرپورٹ سے سیدھا پریذیڈنٹ ہاؤس گیا۔ وہاں اس کی ملاقات صدر سے ہوئی ۔ اس ملاقات کے بعد ڈاکٹر راسکن اپنے آبائی شہر ناریت چلا گیا ہے اور اس کی انتہائی کڑی حفاظت اور نگرانی کی جا رہی ہے جبکہ مارٹن دوسری فلائٹ سے ہی واپس قبرص چلا گیا ہے"...... گراہم نے کہا۔

"تو اس میں اہم بات کیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل ۔ اس سیکرٹری مارٹن کو یقیناً اس لیبارٹری کے بارے میں علم ہو گا یا اس سے کوئی اشارہ مل سکتا ہے"...... گراہم

نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ہاں واقعی ۔ ویری گڈ ۔ ویری گڈ گراہم۔ تم نے واقعی ذہانت سے کام لیا ہے۔ اوکے ۔ میں چیک کرتا ہوں"۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا بات ہے کہ اب تمہارا ذہن کام کرنا ہی چھوڑ گیا ہے"۔ جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جب سے میں نے تنویر کے راستے سے ہٹنے کی بات کی ہے سب کچھ ہی ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ نہ دماغ کام کرتا ہے اور نہ ہی دل ۔ بس زندہ لاش بن کر رہ گیا ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت جگمگاہٹ سی ابھر آئی۔

"عمران صاحب ۔ یہ سیکرٹری مارٹن کیا اس لیبارٹری کے محل وقوع سے واقف ہو گا"...... صفدر نے شاید ایک بار پھر موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"اب یہ تو وہ خود ہی بتا سکے گا۔ صفدر تم تنویر کو ساتھ لے کر جاؤ اور اس سیکرٹری مارٹن کو یہاں لے آؤ تا کہ اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو سکے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

مارگن ڈاکٹر راسکن کو قبرص میں اسرائیل سفارت خانے کے اندر فرسٹ سیکرٹری مارٹن تک پہنچا کر واپس آیا تھا اور جب سے وہ واپس آیا تھا وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ آخر کس طرح مارتھا تک پہنچے ہوں گے اور مارتھا سے انہوں نے کیا معلوم کیا ہو گا۔ یہ تو اسے بہرحال پہلے سے معلوم تھا کہ مارتھا سے انہوں نے یہاں کا فون نمبر معلوم کر لیا تھا تب ہی انہوں نے یہاں کالیں کی تھیں لیکن اسے بہرحال اس بات کا اطمینان تھا کہ خلائی سیارے سے منسلک ہونے کی وجہ سے وہ کسی صورت فون نمبر کے ذریعے لیبارٹری کو ٹریس نہ کر سکیں گے۔ ویسے وہ شروع سے ہی اس لیبارٹری سے متعلق تھا اس لئے ڈاکٹر راسکن اور اس کے ساتھیوں کی آمد سے قبل بھی وہ یہاں رہتا تھا لیکن اب بہرحال لیبارٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا تھا اور ڈاکٹر راسکن کو سفارت خانے تک

پہنچانے کے لئے اسے سپیشل وے کھلوانا پڑا تھا لیکن واپس آکر اس نے بہرحال سب سے پہلے نہ صرف یہ سپیشل وے بند کر دیا تھا بلکہ اس نے لیبارٹری کو مکمل طور پر ریڈ الرٹ کر دیا تھا۔ اس کے باوجود ایک نامعلوم سی بے چینی اور اضطراب اس کے ذہن پر سوار تھا کہ اچانک پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو مارگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"چیف سیکورٹی آفیسر مارگن بول رہا ہوں"...... مارگن نے کہا۔

"ڈاکٹر ریمنڈ بول رہا ہوں مارگن"...... دوسری طرف سے بے تکلف انداز میں کہا گیا تو مارگن بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ڈاکٹر ریمنڈ تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں"...... مارگن نے بے چین سے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ڈاکٹر ریمنڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"کیسی گڑبڑ۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ بیوی تو ڈاکٹر راسکن کی فوت ہوئی ہے اور پریشان تم ہو گئے ہو"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر راسکن تو رسمی طور پر اپنی بیوی کی موت کی رسومات میں مشغول ہو رہا ہو گا ورنہ ڈاکٹر راسکن کے لئے تو مارتھا کی موت سب سے بڑی خوشخبری ہے۔ وہ تو مارتھا کے خوف کی وجہ سے وہ سب کچھ نہ کر سکتا تھا جو وہ کرنا چاہتا تھا"...... مارگن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ مارتھا اس پر ہر وقت کڑی نگاہ رکھتی

تھی۔ اسے دراصل ڈاکٹر راسکن کی فطرت کا علم تھا۔ بہرحال اب ڈاکٹر راسکن ایک ہفتے بعد آئے گا اور یہاں لیبارٹری میں بھی کام اس وقت شروع ہو گا۔ اس وقت تک کیا کریں یہ بتاؤ"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے کہا۔

" کارڈ کھیلو، شراب پیو اور جی بھر کر سوؤ اور کیا کرنا ہے"۔ مارگن نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

" کیا شراب پینے کے لئے ساتھی کا بندوبست نہیں ہو سکتا"۔ ڈاکٹر ریمنڈ نے کہا تو مارگن ایک بار پھر زور سے ہنس پڑا۔

" کیسے ہو سکتا ہے۔ ہنگامی حالات ہیں۔ ریڈ الرٹ ہو چکا ہے لیبارٹری کو کیموفلاج کر دیا گیا ہے اس کے باوجود تم ایسی بات کر رہے ہو"...... مارگن نے کہا۔

" چھوڑو مارگن۔ اگر تم چاہو تو یہ سب کچھ خاموشی سے ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے کہا۔

" اوہ۔ نہیں ڈاکٹر ریمنڈ۔ ایسا تو سوچنا بھی غلط ہے۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے کہا۔

" چلو ساتھی اگر یہاں نہیں آ سکتا تو ہم دونوں چند گھنٹوں کے لئے باہر تو جا سکتے ہیں۔ کہیں بیٹھ کر شراب پیئیں گے، گپ شپ کریں گے بلکہ پھر خاموشی سے واپس آ جائیں گے"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے کہا۔

" نہیں ڈاکٹر ریمنڈ۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... مارگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیوں دل جلانے والی باتیں کر رہے ہو۔ یہاں تو سب بوڑھے سائنس دان ہیں۔ ایک میں اور تم ان بوڑھوں میں پھنس گئے ہیں ویسے بھی کسی کو کیا معلوم ہو گا۔ پھر ڈاکٹر راسکن بھی یہاں موجود نہیں ہے اور تم چیف سیکورٹی آفیسر ہو۔ کیا فرق پڑتا ہے"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ ایک شرط پر ایسا ہو سکتا ہے"...... مارگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے تم رضامند ہو جاؤ۔ مجھے تمہاری تمام شرطیں بغیر سنے منظور ہیں"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" شرط یہ کہ خرچ تمہارا ہو گا"...... مارگن نے کہا۔

" منظور ہے۔ بالکل منظور ہے"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے کہا۔

" اوکے۔ پھر تیار ہو کر یہاں میرے پاس آ جاؤ۔ میں سپیشل وے کھلواتا ہوں۔ اپنے اسسٹنٹ جیکب کو میں خود ہی ہدایات دے دوں گا۔ تمہاری بات درست ہے۔ ہمیں دشمن ایجنٹ تو سرے سے جانتے ہی نہیں اور ہم گھوم پھر کر واپس بہرحال آ ہی جائیں گے"۔ مارگن نے کہا۔

" زندہ باد۔ تم واقعی بے حد اچھے دوست ہو۔ میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارگن نے ہنستے ہوئے اوکے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ ڈاکٹر ریمنڈ سے گفتگو کے بعد اس کی تمام بے چینی اور اضطراب ختم ہو گیا تھا کیونکہ اسے خیال آ گیا تھا کہ

لیبارٹری تو مکمل طور پر زیر زمین ہے اور کیموفلاج کر دی گئی ہے او
دشمن ایجنٹ لاکھ کوشش کر لیں یہاں کا پتہ کسی طرح بھی معلو
نہیں کر سکتے اس لئے وہ خواہ مخواہ پریشان اور مضطرب ہو رہا ہے۔
اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر
کے اپنے اسسٹنٹ جیکب کو کال کیا تاکہ اسے سپیشل دے
کھلوانے کے ساتھ ساتھ مزید ہدایات دے سکے۔

رہائش گاہ کے تہہ خانے میں کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی رسیوں
ے بندھا ہوا بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ یہ قبرص میں
رائیلی سفارت خانے کا فرسٹ سیکرٹری مارٹن تھا جسے اس کی
ائش گاہ سے صفدر اور تنویر بے ہوش کر کے اغوا کر لائے تھے۔
فارت خانے کے قریب ہی ایک کالونی میں اس کی رہائش گاہ تھی
ور یہ چونکہ آج ہی اسرائیل سے واپس آیا تھا اس لئے آج آفس سے
ن کی چھٹی تھی اور یہ اپنی رہائش گاہ میں تھا کہ صفدر اور تنویر نے
ور بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر اندر بیڈ روم میں بے
وش پڑے ہوئے مارٹن کو وہ کار میں ڈال کر اس انداز سے نکال
ئے تھے کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکا تھا۔ اس کی رہائش گاہ میں صرف
ملازم تھے جو ظاہر ہے ہوش میں آنے کے باوجود صفدر اور تنویر کے
رے میں کسی کو کچھ نہ بتا سکتے تھے۔ عمران اور جولیا سامنے کرسیوں

پر موجود تھے جبکہ صفدر نے ایک شیشی کا دہانہ مارٹن کی ناک سے لگایا ہوا تھا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل باہر موجود تھے۔ چند لمحوں بعد صفدر نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔

"اب آپ دونوں اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ کریں۔ میں باہر کا خیال رکھتا ہوں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا تہہ خانے سے باہر چلا گیا۔

"کیا تم اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتی ہو"..... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ اسے لیبارٹری کے بارے میں علم ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں ۔ اسے قطعاً علم نہیں ہو گا۔ اگر اسے علم ہو سکتا تو پھر آدھے قبرص کو معلوم ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر تم اس سے کیا پوچھو گے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب چونکہ تمہارا موڈ خوشگوار ہو گیا ہے اس لئے اب میرا ذہن بھی کام کرنے لگ گیا ہے۔ اب دیکھنا میں اس سے کیا پوچھتا ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم روح کو فنا کر دینے والی ایسی باتیں ہی نہ کیا کرو"۔ جولیا

نے کہا۔

"اچھا۔ میرا تو خیال ہے کہ روح کو فنا ہی نہیں کیا جا سکتا"۔ عمران نے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی مارٹن کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔

"یہ ۔ یہ ۔ کیا مطلب ۔ یہ میں کہاں ہوں ۔ یہ کیا ہے ۔ یہ مجھے کیوں باندھا گیا ہے۔ تم کون ہو"...... مارٹن نے ہوش میں آتے ہی انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"تمہارا نام مارٹن ہے اور تم قبرص میں اسرائیلی سفارت خانے کے سیکرٹری ہو"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے۔ میں کہاں ہوں"۔ مارٹن نے کہا۔

"ایسی جگہ پر ہو جہاں تمہاری چیخیں بھی سننے والا کوئی نہیں ہے اس لئے اگر تم نہیں چاہتے کہ تمہارے جسم پر زخم ڈال کر ان میں نمک بھر دیا جائے تو میرے سوالوں کے درست جواب دے دو۔ ایسی صورت میں تمہیں خاموشی سے واپس تمہاری رہائش گاہ پر پہنچا دیا جائے گا اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو گی ورنہ دوسری صورت میں تمہاری لاش کسی گٹر میں تیرتی پھرے گی اور وہیں گل سڑ کر کیڑوں کی خوراک بن جائے گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں

کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو ۔ میں جو کچھ جانتا ہوں وہ سب بتا دوں گا"...... مارٹن نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران نے جو تصویر کشی کی تھی اس نے شاید اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔

" تم ڈاکٹر راسکن کے ساتھ اسرائیل گئے تھے"...... عمران نے کہا تو مارٹن بے اختیار چونک پڑا۔

" تم ۔ تم کون ہو ۔ کیا تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو"...... مارٹن نے رک رک کر کہا۔

" ہم تمہیں ایشیائی نظر آ رہے ہیں۔ کیوں"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ مگر ڈاکٹر راسکن تو کہہ رہا تھا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے خوف کی وجہ سے چھپ کر اسرائیل جا رہا ہے اور صدر صاحب نے بھی یہی کہا تھا۔ مگر تم تو ایکریمین ہو اور تمہارا لہجہ بھی ایکریمین ہے"...... مارٹن نے کہا۔

" ہم قبرص میں ایکریمین مفادات کے تحفظ کے لئے کام کرتے ہیں ۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم سائنس دان ڈاکٹر راسکن کو انتہائی خفیہ طور پر اسرائیل چھوڑ کر دوسری فلائٹ سے ہی واپس آ گئے ہو تو ہم چونک پڑے اور ہم نے تمہیں تمہاری رہائش گاہ سے اس لئے اغوا کیا ہے کہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ یہ چھپ کر آخر کارروائی کیوں کی جا رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ایکریمیا کے خلاف کچھ نہیں ہو رہا۔ ایکریمیا اور اسرائیل میں تو گہری دوستی ہے"...... مارٹن نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

" ڈاکٹر راسکن کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو مارٹن نے جلدی جلدی تفصیل بتانا شروع کر دی۔

" ڈاکٹر راسکن کس کے ساتھ سفارت خانے آیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

" ایک آدمی مارگن کے ساتھ ۔ وہ اسے میرے پاس چھوڑ کر واپس چلا گیا اور میرے پوچھنے پر ڈاکٹر راسکن نے بتایا تھا کہ یہ لیبارٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر ہے"...... مارٹن نے کہا۔

" اس مارگن کا حلیہ اور قدوقامت تفصیل سے بتاؤ"...... عمران نے کہا تو مارٹن نے اس کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

" کس چیز پر آئے تھے یہ دونوں"...... عمران نے پوچھا۔

"کار پر"...... مارٹن نے جواب دیا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ تم تو آفس کے اندر ہو گے"۔ عمران نے کہا۔

" ڈاکٹر راسکن کو اچانک اسے کوئی ہدایت دینے کا خیال آ گیا تو وہ باہر گیا۔ مجھے بھی اس کے ساتھ حفاظت کے لئے جانا پڑا اس لئے مجھے معلوم ہے"...... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے ساتھ کوئی ڈرائیور بھی تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں ۔ مارگن خود کار ڈرائیو کر کے ڈاکٹر راسکن کو لے آیا تھا کیونکہ جب ہم آفس سے باہر آئے تو وہ کار میں اکیلا تھا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا"...... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کار کی تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو مارٹن نے کار کی تفصیل بتا دی۔

"کار کا رجسٹریشن نمبر کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔ میں نے تو دیکھا ہی نہیں"...... مارٹن نے جواب دیا تو عمران اس کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے ۔ اس نے صرف کار کا رنگ، میک اور ماڈل بتایا تھا اور یہ عام سی کار تھی جو قبرص کی خاصی مقبول کار تھی اور شاید قبرص کی سڑکوں پر موجود ٹریفک میں پچھتر فیصد سے زیادہ تعداد اسی کار کی تھی۔

"کوئی ایسی نشانی بتاؤ اس کار کی کہ اسے فوری اور یقینی طور پر پہچانا جا سکے"...... عمران نے کہا تو مارٹن نے آنکھیں بند کر لیں ۔ تھوڑی دیر بعد اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔

"مجھے یاد آ گیا ہے ۔ اس کی فرنٹ سکرین کے کونے میں ایک خوبصورت عورت کی تصویر کا سٹیکر لگا ہوا تھا۔ اس تصویر میں وہ عورت ایک سیاہ رنگ کے سانپ کو پکڑے ہوئے تھی اور عقب میں کسی دوا کا نام تھا جو مجھے یاد نہیں"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"دیکھو ۔ ہم نے لیبارٹری کو چیک کرنا ہے اس لئے لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں کوئی ٹپ دے دو"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہی نہیں تو میں بتاؤں کیا"...... مارٹن نے کہا۔

"سوچ لو اچھی طرح ۔ ہمیں تو کوئی جلدی نہیں ہے۔ تم نے ہم سے تعاون کیا ہے اس لئے تم زندہ بھی نظر آ رہے ہو اور اگر اسی طرح تعاون کرتے رہے تو زندہ بھی رہو گے ورنہ دوسری صورت میں جیسے میں نے تمہیں پہلے بتایا ہے کہ گٹر کے کیڑے تمہاری لاش کھا جائیں گے اور دنیا بھول جائے گی کہ کوئی مارٹن بھی تھا"...... عمران نے کہا۔

"جو کچھ میں جانتا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے لیکن تم کیوں یہ سب کچھ پوچھ رہے ہو ۔ میری سمجھ میں تو ابھی تک نہیں آیا"...... مارٹن نے کہا۔

"ڈاکٹر راسکن کی واپسی کب ہے"...... عمران نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے پوچھا تھا ۔ انہوں نے کہا کہ وہ رسومات مکمل ہوتے ہی واپس آ جائیں گے ۔ انہیں ایک ہفتہ بھی لگ سکتا ہے اور اس سے زیادہ بھی"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ڈاکٹر راسکن اس وقت کہاں ہو گا"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں ۔ مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے ۔ میں تو انہیں بحفاظت پہنچا کر واپس آ گیا تھا"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ اب تم آرام کرو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

[illegible]...... مارٹن نے کہا۔

"تیرے ساتھی آکر تمہیں آزاد کر دیں گے اور چھوڑ بھی آئیں گے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔ جولیا بھی خاموشی سے اٹھی اور باہر چل پڑی۔ اس کے چہرے پر قدرے مایوسی کی جھلکیاں موجود تھیں کیونکہ ظاہر ہے عمران مارٹن سے کوئی کام کی بات معلوم نہ کر سکا تھا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ لیبارٹری کا محل وقوع معلوم ہوا"۔ باہر موجود صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اسے معلوم ہی نہیں ہے۔ بہرحال تنویر سے کہو کہ اسے آف کر دے اور اس کی لاش یہاں سے کچھ دور پھینک آئے۔ اس نے ہمیں دیکھ لیا ہے اور یہ ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کمرے میں داخل ہو کر ایک کرسی پر بیٹھا اور اس نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا ہی تھا کہ پھر واپس رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم سب یہیں رکو۔ میں باہر جا کر پبلک فون بوتھ سے کال کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"کہاں کال کرنی ہے تم نے"...... جولیا نے کہا۔

"اس مارگن سے بات کرتا ہوں۔ وہ یقیناً لیبارٹری میں موجود ہو گا۔ شاید کوئی بات بن جائے"...... عمران نے کہا۔

"مارٹن بن کر بات کرو گے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ مارٹن کو تو وہ گھاس بھی نہیں ڈالے گا۔ ڈاکٹر راسکن بن کر بات کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر راسکن اسے پہلے ہی اسرائیل سے کال کر چکا ہو"...... جولیا نے کہا۔

"دیکھو۔ بہرحال کوئی نہ کوئی نتیجہ شاید نکل ہی آئے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی سے باہر آ گیا۔ قریب ہی ایک منی مارکیٹ تھی اور وہاں پبلک فون بوتھ موجود تھے۔ عمران کو کوٹھی کے فون سے کال کرتے ہوئے اچانک خیال آ گیا تھا کہ لیبارٹری میں ایسا آلہ موجود ہو سکتا ہے جس سے کال کرنے کی وجہ سے یہ چیک بھی ہو سکتا ہے کہ کال کہاں سے کی جا رہی ہے۔ ایسی صورت میں ان کے لئے مسئلہ بن سکتا ہے۔ اس خیال کے تحت اس نے پبلک فون بوتھ سے بات کرنے کا سوچا تھا۔ منی مارکیٹ پہنچ کر وہ پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھا اور اس نے جیب سے سکے نکال کر مشین میں ڈالے اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں"...... عمران نے ڈاکٹر راسکن کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں اسسٹنٹ سیکورٹی آفیسر جیکب بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"چیف سیکورٹی آفیسر مارگن سے بات کراؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ ۔ وہ ۔ سر ۔ وہ تو شہر گئے ہیں"...... دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"شہر گئے ہیں ۔ کیوں اور کہاں گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں جناب ۔ البتہ وہ ڈاکٹر ریمنڈ کے ساتھ شہر گئے ہیں اور رات گئے ان کی واپسی ہو گی سر"...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس چیز پر گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"کار پر جناب"...... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں جواب دیا گیا جیسے جیکب کو عمران کے اس سوال کی سمجھ نہ آئی ہو۔

"احمق آدمی اسی لئے تو پوچھ رہا ہوں کہ کس کار پر گئے ہیں سیکورٹی کار پر یا"...... عمران نے کہا۔

"جناب ۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ایک ہی کار ہے جناب ۔ اس پر گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جہاں وہ گئے ہیں وہاں کا فون نمبر بتاؤ تاکہ اس سے رابطہ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے جناب ۔ کسی کلب میں ہی گئے ہوں گے"...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عام طور پر وہ کہاں جاتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی مجھے نہیں معلوم"...... جیکب نے کہا۔

"اوکے ۔ اب میں کل فون کروں گا"...... عمران نے کہا اور اس نے رسیور ہک میں ڈالا اور پھر فون بوتھ سے نکل کر واپس رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ تنویر مارٹن کو ہلاک کر کے اس کی لاش کہیں پھینکنے گیا ہوا تھا۔

"کیا ہوا۔ فون سے کچھ کام بنا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں ۔ لیبارٹری کے چیف سیکورٹی آفیسر مارگن کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ لیبارٹری کے کسی ڈاکٹر ریمنڈ کے ساتھ شہر گیا ہوا ہے اور اگر یہ ہمارے ہاتھ لگ جائے تو پھر نہ صرف لیبارٹری کا محل وقوع معلوم ہو جائے گا بلکہ پوری لیبارٹری ہی اوپن ہو جائے گی اور یہ قدرت کی طرف سے بہت بڑا انعام ہے"...... عمران نے کہا۔

"کہاں ہو گا وہ"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ صرف اتنی ٹپ ملی ہے کہ وہ کسی کلب میں ہو گا اس لئے ہمیں کلب چیک کرنے ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"اس کے حلیئے اور قدوقامت کے بارے میں کنفرمیشن کر لی ہے تم نے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ بات میں نے اس لئے نہیں پوچھی کہ جیکب ظاہر ہے انتہائی

مشکوک ہو جاتا۔ میں نے ڈاکٹر راسکن بن کر بات کی تھی اور ڈاکٹر راسکن ظاہر ہے مارگن سے اچھی طرح واقف ہے۔ البتہ مارٹن سے اس کا حلیہ اور قدوقامت معلوم ہوا ہے۔ وہ تم نے بھی سن لیا تھا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن یہاں سکاپر میں تو سینکڑوں کلب ہوں گے۔ ہم کس کس کو چیک کرتے رہیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ہم نے انہیں چیک نہیں کرنا کیونکہ اس طرح وہ کیسے مل سکتے ہیں کیونکہ اس کے لئے کلب میں داخل ہو کر ہال میں موجود ہر آدمی کو چیک کرنا پڑے گا اور کلبوں میں سپیشل روم بھی ہوتے ہیں اور بقول تمہارے سینکڑوں کلبوں میں چیکنگ تو مہینوں مکمل نہیں ہو سکتی اور انہوں نے چند گھنٹوں بعد واپس چلے جانا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر کیسے چیکنگ ہو گی"...... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم ان کی کار چیک کریں گے اور جس کلب میں بھی وہ کار نظر آئے اسے نگرانی میں رکھیں گے۔ اس کے بعد اس کار کا تعاقب کرتے ہوئے ہم اس کیمو فلاج لیبارٹری تک پہنچ جائیں گے اور اس طرح یہ لاینحل مسئلہ حل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ وری گڈ واقعی۔ یہ واقعی انتہائی بہترین طریقہ ہے۔ کار

نکہ کلب سے باہر ہو گی اس لئے وہ کلب میں داخل ہوئے بغیر ہی
یک ہو جائے گی"...... جولیا نے کہا اور پھر تنویر کی واپسی پر وہ سب
میں سوار ہوئے اور اپنی رہائش گاہ سے نکل پڑے۔ عمران نے
ائگی سے پہلے نقشے کی مدد سے کلبوں کو چیک کر لیا تھا اور سکاپر میں
یباً دو درجن کلب تھے۔ عمران نے رہائش گاہ سے ان کے فاصلوں
مطابق انہیں باقاعدہ نمبر دیئے تھے تاکہ باری باری ان کو چیک
جاسکے۔

"عمران صاحب۔ صرف ماڈل اور میک سے کیسے چیکنگ ہو گی۔
ماڈل، میک اور رنگ کی تو بے شمار کاریں ہوں گی"۔ عقبی
ٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر تھا
جولیا اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور کیپٹن
، صفدر اور تنویر عقبی سیٹ پر موجود تھے۔

اس پر موجود سٹیکر کی مدد سے"...... عمران نے کہا اور پھر واقعی
کی چیکنگ کا کام شروع ہو گیا۔ وہ کلب سے باہر اپنی کار روکتے
پھر عمران اور جولیا نیچے اتر کر کلب کی پارکنگ کی طرف بڑھ جاتے
یہاں موجود کاروں کو چیک کر کے وہ باہر آجاتے جبکہ کسی کلب
عمران اور جولیا کی بجائے صفدر اور کیپٹن شکیل جاتے اور کسی
کیپٹن شکیل اور تنویر جاتے۔ اسی طرح باری باری سب ہی
ک کر رہے تھے لیکن ابھی تک وہ مخصوص سٹیکر انہیں کہیں نظر
یا تھا۔ البتہ دو گھنٹوں کی محنت کے بعد جیسے ہی ان کی کار راسٹر

نائٹ کلب کے قریب جا کر رکی تو عمران اچانک چونک پڑا کیونکہ
ان کے آگے وہی ماڈل اور اسی میک اور کلر کی کار موجود تھی جس ک
انہیں تلاش تھی۔ کار روک کر عمران تیزی سے نیچے اترا اور تیزی
کار کے فرنٹ کی طرف بڑھ گیا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں
دیکھ کر بے اختیار چمک اٹھیں کہ کار کی فرنٹ سکرین پر ایک کو
میں وہ مخصوص سٹیکر موجود تھا جس میں ایک عورت ہاتھ میں
رنگ کا سانپ پکڑے کھڑی تھی اور پیچھے کسی دوا کا نام لکھا ہوا تھ
عمران چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سان
لیا اور اس کار کی طرف آ گیا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا
نکالا اور اس پر انگلی پھیر کر اس نے اسے اس کار کے عقبی بمپر کے
حصے میں لگا دیا اور پھر مڑ کر اپنی کار کی طرف آ گیا۔

" یہ سامنے والی کار ہماری مطلوبہ کار ہے۔ میں نے اس کے
بمپر کے نیچے ٹیلی ویو بٹن لگا دیا ہے اس لئے اب یہ گم نہیں ہو
البتہ اب اندر جا کر اس مارگن کو چیک کر لیں"...... عمران نے
تو جولیا نیچے اتر آئی۔

" میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور پھر ا
سے پہلے کہ وہ کوئی قدم اٹھاتے اچانک سامنے سے دو آدمی تیز تیز
اٹھاتے اس کار کی طرف آتے دکھائی دیئے تو عمران نے جولیا کو
میں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی وہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر
گیا۔ جولیا خاموشی سے سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ سامنے والی کار

رف آنے والے دونوں آدمی اس کار میں بیٹھ چکے تھے اور چند لمحوں
کار سٹارٹ ہو کر ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

" حلیئے کے مطابق تو ڈرائیور مارگن تھا"...... جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ ڈرائیونگ کرنے والا مارگن ہے۔ میں نے اسے دیکھتے
پہچان لیا ہے۔ ہم بروقت پہنچے ہیں۔ اگر ہمیں تھوڑی سی بھی دیر ہو
تو یہ کلیو بھی ہاتھ سے گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

" کیا یہ ضروری ہے کہ یہ لیبارٹری ہی جائیں گے"...... عقبی
ٹ پر بیٹھے صفدر نے کہا۔

" کہیں نہ کہیں تو جائیں گے۔ ٹیلی ویو بٹن کی وجہ سے اب کار
ی نظروں سے اوجھل نہیں ہو سکتی"...... عمران نے جواب دیا
س کے ساتھ ہی اس نے کار کے ڈیش بورڈ کو کھول کر اس میں
ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر اس نے کار کے ڈیش بورڈ پر رکھ دیا۔
آلے کے نچلے حصے میں ایسا مواد موجود تھا کہ وہ ڈیش بورڈ سے
خود چمٹ گیا تھا۔ عمران نے اس پر موجود ایک بٹن پریس کیا تو
کی چوڑی سی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر ایک چھوٹا سا نقشہ
آیا۔ اس پر ایک کونے میں سرخ رنگ کا ایک نقطہ چمک رہا تھا
آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا۔ عمران نے یہ مخصوص ڈیٹکٹو اور اس
رسیونگ آپریٹس یہاں سے ہی خریدا تھا اس لئے اس رسیونگ
ٹ میں یہاں کا نقشہ ہی فیڈ کیا گیا تھا۔ عمران نے کار آگے بڑھا دی
پھر وہ کار چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر وہ اس علاقے سے نکل کر

ایک لمبا چکر کاٹ کر ایک اور کمرشل علاقے میں پہنچ گئے لیکن اچانک
عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اچانک نقطہ چلنا بند ہو گیا تھا۔
" اوہ ۔ یہ کیا ہوا"...... عمران نے کار سائیڈ میں کر کے روکی اور
پھر آگے کی طرف جھک کر نقشے کو غور سے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے
ہاتھ بڑھا کر ایک اور بٹن دبایا تو سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے
ساتھ ہی سکرین پر وہ حصہ پھیلتا چلا گیا۔
" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ نقطہ وے برج روڈ کے آخر میں بند ہوا ہے"۔
عمران نے کہا۔
" لیکن یہ بجھ کیوں گیا ہے ۔ اسے بجھنا تو نہیں چاہئے ۔ چاہے
کہیں بھی ہو۔ یہ تو آن رہے گا"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" میرے خیال میں کار لیبارٹری کے اندر پہنچ گئی ہے اور وہاں
موجود سائنسی انتظامات نے ڈیٹکٹو کو خود بخود آف کر دیا ہے"۔ عمران
نے کہا تو جولیا اور عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے اس کے ساتھیوں نے
اثبات میں سر ہلا دیئے۔
" پھر اب کہاں تلاش کیا جائے اسے ۔ اور کیسے"۔ صفدر نے کہا۔
" یہ نقطہ جہاں جا کر بجھا ہے وہ وے برج روڈ کا آخری حصہ ہے
نقشے میں اس حصے پر سٹوڈنٹس کا ہاسٹل دکھایا گیا ہے۔ آؤ چلیں
ہیں"۔ عمران نے کہا تو سب کار سے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے
ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کافی بڑی عمارت
کے سامنے پہنچ گئے ۔ اس پر پرنسٹن سٹوڈنٹس ہاسٹل کا کافی بڑا

سائن موجود تھا اور کھلے ہوئے پھاٹک سے بے شمار نوعمر نوجوان آجا
رہے تھے ۔
" یہ ہاسٹل ہے ۔ یہاں نقطہ بجھا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر
وہ اپنے ساتھیوں کو وہاں رکنے کا کہہ کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ گیٹ پر
ایک مسلح چوکیدار موجود تھا۔
" کیا یہ ہاسٹل پرائیویٹ ہے یا حکومت کا ہے"...... عمران نے
چوکیدار سے مخاطب ہو کر کہا۔
" جی پرائیویٹ ہے ۔ یہاں قبرص میں پرائیوٹ ہاسٹلوں کی تعداد
حکومتی ہاسٹلوں سے زیادہ ہے۔ آپ نے بچے داخل کرانے ہیں۔ آپ
بے شک کرا دیں یہاں بچوں کے لئے ہر سہولت کا خیال رکھا جاتا
ہے"...... چوکیدار نے باقاعدہ سیلز شپ شروع کر دی۔
" کتنی تعداد ہو گی بچوں کی اس وقت ہاسٹل میں"۔ عمران نے
کہا۔
" جی بہت بڑا ہاسٹل ہے ۔ یہ قبرص کا دوسرا بڑا ہاسٹل ہے ۔ سب
سے بڑا ہاسٹل تو لانگ فیلڈ ہے لیکن پرنسٹن ہاسٹل بھی کم نہیں ہے۔
اس میں اس وقت ہر کلاس کے پانچ سو سے زائد بچے داخل ہیں"۔
چوکیدار نے بڑے فخر سے کہا۔
" کیا اس عمارت کے نیچے تہہ خانے بھی ہیں"۔ عمران نے کہا۔
" تہہ خانے ۔ کیوں ۔ تہہ خانوں کی ہاسٹل میں کیا ضرورت
ہے"۔ چوکیدار نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ویسے ہی پوچھ رہا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔یہاں کمرے ہیں اور بس"۔چوکیدار نے کہا۔

"اوکے ۔کل دن میں آکر وارڈن سے ملوں گا"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ پھر انہوں نے اس عمارت کے گرد چکر لگایا۔اس کے چاروں طرف سڑکیں تھیں۔آگے چوک کے بعد دوسرا ایریا شروع ہو جاتا تھا۔

"اس عمارت کے نیچے تو لیبارٹری نہیں ہو سکتی کیونکہ اوپر نوجوان لڑکوں کا ہاسٹل ہے اور لڑکوں کی حسیات بے حد تیز ہوتی ہیں۔ کیمیکلز کی بو یا مشینری کی دھمک انہیں بہرحال محسوس ہو جاتی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اب واپس چلا جائے۔کل پھر ٹرائی کریں گے"۔عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔آگے کا راؤنڈ لگا لیں ۔ہو سکتا ہے کسی تکنیکی خرابی کی وجہ سے لنک ختم ہو گیا ہو"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ہو تو سکتا ہے لیکن اس طرح راؤنڈ سے تو ظاہر ہے لیبارٹری نظر نہیں آ سکتی۔بہرحال یہ ایریا اب خصوصی طور پر چیک کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب واپس آکر کار میں بیٹھ گئے ۔ عمران نے ڈیش بورڈ پر موجود رسیونگ سیٹ اٹھا کر اسے واپس ڈیش بورڈ میں رکھا اور کار موڑ کر واپس اپنی رہائش گاہ

طرف بڑھتا چلا گیا۔اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے کیونکہ ایک لحاظ سے وہ عین آخری لمحے میں ناکام ہو گئے تھے ۔

"عمران صاحب ۔اس مارگن کو اب ہم نے بھی دیکھ لیا ہے ۔ہم کل یہاں آکر اس کے حلیئے کی مدد سے یہاں چیکنگ کریں گے ۔مجھے یقین ہے کہ کہیں نہ کہیں سے بہرحال اس کا سراغ مل جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"جبکہ میرا خیال ہے کہ جس کلب کے پاس اس کی کار موجود تھی وہاں سے معلومات حاصل کی جائیں ۔ہو سکتا ہے کہ ان کا وہاں کوئی جاننے والا مل جائے اور اس کی وجہ سے اس کا کھوج بھی لگایا جا سکے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"عمران کو شوق ہے تعاقب کا اور پیچھے بھاگنے کا ۔وہیں سڑک پر ہی اس کی گردن دبا کر اس سے سب کچھ معلوم کیا جا سکتا تھا"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہاں کی پولیس انتہائی تیز ہے۔وہ چند لمحوں میں ہی ہماری گردنیں دبا لیتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوتا ۔ان سے تو جان چھڑوا لیتے لیکن اس فضول بھاگ دوڑ سے تو جان چھوٹ جاتی"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب اس کے انداز پر بے اختیار ہنس پڑے ۔

مارگن ڈاکٹر ریمنڈ کو راہداری میں چھوڑ کر واپس اپنے آفس میں پہنچا ہی تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور جیکب اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا جیکب"...... مارگن نے اس کا متوحش چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ کی کار کے عقبی بمپر کے نیچے الیون زیرو ٹیلی ویو ڈیٹکٹو موجود ہے"...... جیکب نے کہا تو مارگن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کا چہرہ حیرت کی شدت سے مسخ سا ہو گیا تھا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... مارگن نے رک رک کر کہا۔ اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"ریڈ الرٹ کی وجہ سے وہ نہ صرف خود بخود آف ہو گیا بلکہ اسے چیک کر لیا گیا۔ آئیے"...... جیکب نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ پھر وہ

پہلے مشین روم میں گئے جہاں دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں اور وہ سب کام کر رہی تھیں۔ ہر مشین کے سامنے ایک ایک آدمی سٹول پر چڑھا بیٹھا تھا جبکہ ایک طرف شیشے کا بنا ہوا کیبن تھا جس میں ایک بہت بڑی کنٹرولنگ مشین تھی۔ اس کے سامنے ایک چھوٹی میز اور اس کے پیچھے چار کرسیاں موجود تھیں۔ ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ مارگن اور جیکب دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس شیشے والے کیبن میں داخل ہوئے تو ادھیڑ عمر آدمی جس کا نام ڈینس تھا بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ یہ ساری مشینری لیبارٹری کے حفاظتی نظام سے متعلق تھی اور ڈینس اس کا انچارج تھا۔

"یہ جیکب کیا کہہ رہا ہے ڈینس"...... مارگن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

"جیکب درست کہہ رہا ہے باس۔ میں نے انٹرکام پر اسے اطلاع دی ہے اور پھر اس نے خود یہاں آ کر چیکنگ کی ہے اور اس کے بعد ہی آپ کو بتانے گیا تھا"...... ڈینس نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی پر بیٹھ کر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک کونے میں موجود سکرین جھماکے سے روشن ہو گئی۔ سکرین پر ایک کار نظر آ رہی تھی اور یہ وہی کار تھی جس میں مارگن اور ڈاکٹر ریمنڈ شہر گئے تھے اور ابھی واپس آئے تھے۔ اس کار کے عقبی بمپر کے نیچے سکرین پر ایک سرخ رنگ کا نقطہ مسلسل جل

بجھ رہا تھا۔

"یہ دیکھیں باس۔ مشین اس ایلون زیرو ٹیلی دیو ڈیشکٹو کو ظاہر کر رہی ہے۔ ویسے یہ ریڈ الرٹ کی وجہ سے اس وقت آف ہو گیا تھا جب آپ سپیشل دے میں داخل ہوئے"...... ڈینس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں باقاعدہ مارک کیا گیا ہے اور اگر یہاں ریڈ الرٹ نہ ہوتا تو یہ لوگ ہمارے پیچھے یہاں پہنچ چکے ہوتے۔ ویری بیڈ"...... مارگن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ ان لوگوں کو اس بٹن سے ٹریس کر سکتے ہیں"۔ ڈینس نے کہا تو مارگن بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ وہ کیسے"...... مارگن نے کہا۔

"آپ بیٹھیں۔ میں آپ کے سامنے انہیں ٹریس کرتا ہوں"۔ ڈینس نے کہا تو مارگن اور جیکب دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے تو ڈینس نے ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ایک اور سکرین جھماکے سے روشن ہو گئی۔ سکرین پر سکاپر کا نقشہ پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا اور ایک کونے میں سرخ رنگ کا ایک نقطہ نہ صرف جل بجھ رہا تھا بلکہ آہستہ آہستہ حرکت بھی کر رہا تھا۔

"یہ اس ایلون زیرو ٹیلی ڈیشکٹو کا رسیونگ سیٹ ہے جو کاشن دے رہا ہے اور حرکت کرنے کا مطلب ہے کہ یہ کسی کار میں موجود ہے اور کار حرکت میں ہے۔ یہ کار اس وقت پائر روڈ پر موجود ہے"۔

ڈینس نے کہا۔

"کیا وہ رسیونگ سیٹ آن ہے جو اس سے رابطہ ہو گیا ہے"۔ مارگن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں باس۔ رابطہ اس کے اندر موجود مخصوص طاقتور بیٹری سے ہوا ہے"...... ڈینس نے جواب دیا۔

"پھر تو وہ یہاں سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں"...... مارگن نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں باس۔ ان کے پاس ہماری طرح انتہائی طاقتور مشین موجود نہیں ہے"...... ڈینس نے جواب دیا تو مارگن نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر وہ مسلسل اس حرکت کرتے ہوئے نقطے کو دیکھتے رہے۔

"باس۔ راسٹر کلب کے سامنے کار رک گئی ہے"...... نقطہ کے اچانک رک جانے پر ڈینس نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ وہاں سے ہمارے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں گے لیکن انہیں وہاں سے ہمارے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکے گا کیونکہ میں ڈاکٹر ریمنڈ کو لے کر اسی لئے اس کلب میں گیا تھا کہ وہ لوگ ہمارے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ ہم دونوں پہلی بار وہاں گئے تھے"...... مارگن نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد نقطہ ایک بار پھر حرکت میں آ گیا۔

"لیکن انہیں ہماری کار کے بارے میں کیسے معلوم ہوا اور یہ

کس طرح راسٹر کلب پہنچ گئے "...... چند لمحوں بعد مارگن نے کہا لیکن ظاہر ہے جیکب اور ڈینس دونوں خاموش رہے۔

" جیکب ۔ کیا میری عدم موجودگی میں کسی کا فون آیا تھا "۔ اچانک مارگن نے ساتھ بیٹھے ہوئے جیکب سے چونک کر پوچھا۔

" یس باس ۔ ڈاکٹر راسکن کی کال آئی تھی اسرائیل سے "۔ جیکب نے جواب دیا۔

" ڈاکٹر راسکن کی کال اسرائیل سے ۔ کیا کہہ رہے تھے وہ "۔ مارگن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جیکب نے ڈاکٹر راسکن سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ کیا تم نے چیک کیا تھا کہ کال واقعی اسرائیل سے کی جا رہی تھی "...... مارگن نے کہا۔

" میں نے چیک تو نہیں کی تھی لیکن ڈاکٹر راسکن بہرحال اسرائیل میں موجود ہیں "...... جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جا کر چیک کر کے آؤ۔ کال ابھی مشین کی میموری میں موجود ہو گی۔ جاؤ "...... مارگن نے کہا تو جیکب تیزی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا شیشے والے کیبن سے نکل کر ہال سے ہوتا ہوا باہر چلا گیا۔

" باس ۔ یہ لوگ ویسٹ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک میں گئے ہیں "...... اچانک ڈینس نے کہا۔

" ویسٹ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک "...... مارگن نے کہا اور ہونٹ بھینچ لئے ۔ نقطہ اب ایک جگہ مسلسل چمک رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد جیکب واپس آ گیا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے

" باس ۔ میں نے چیک کیا ہے ۔ حیرت انگیز رزلٹ ہے۔ کال یہیں سکاپر سے ہی کی جا رہی تھی اور کال پوائنٹ ویسٹ کالونی کے قریب منی مارکیٹ کا ایک پبلک فون بوتھ ہے "...... جیکب نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور انہوں نے ڈاکٹر راسکن کی آواز اور لہجے میں بات کی ہے۔ اوہ ۔ اب بات سمجھ میں آ گئی ہے۔ انہوں نے ہماری عدم موجودگی میں یہاں تم سے بات کی اور تم نے انہیں بتایا کہ ہم شہر گئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کسی طرح کار کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور اس طرح انہوں نے راسٹر کلب کے سامنے موجود ہماری کار میں ایلیون زیرو ٹیلی ویو ڈیٹیکٹو فٹ کر دیا اور چونکہ سپیشل دے میں داخل ہوتے ہی ٹیلی ویو بٹن آف ہو گیا اس لئے یہ لیبارٹری کو ٹریس نہ کر سکے اور واپس راسٹر کلب گئے اور وہاں سے اس کوٹھی میں چلے گئے "...... مارگن نے اپنے طور پر تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن باس ۔ انہیں محل وقوع کا تو علم نہیں ہوا ہو گا ۔ اب یہ یہاں کا جائزہ لیں گے "...... جیکب نے کہا۔

" ہاں ۔ یقیناً یہ صبح یہاں آئیں گے لیکن میں اس سے پہلے ان کا خاتمہ کر دیتا ہوں۔ آؤ میرے ساتھ ۔ ڈینس تم نے انہیں مسلسل

چیک کرتے رہتا ہے۔ اگر کار کوٹھی سے باہر آئے تو اسے چیک کرتے رہنا اور مجھے انٹرکام پر اطلاع دینا۔ میں اب آفس میں رہوں گا"...... مارگن نے کہا۔

"یس باس"...... ڈینس نے کہا تو مارگن اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جیکب اس کے پیچھے تھا تھوڑی دیر بعد مارگن اپنے آفس میں پہنچ چکا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جا کر ریڈ الرٹ کو چیک کرتے رہو"۔ اچانک مارگن نے جیکب سے کہا تو جیکب سر ہلاتا ہوا مڑا اور واپس چلا گیا مارگن نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سپر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"مارگن بول رہا ہوں۔ ماسٹر بلسن سے بات کراؤ"...... مارگن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے اسی طرح خشک لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔ بلسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد پہلے سے بھی زیادہ کرخت لہجے میں کہا گیا لیکن آواز مختلف تھی۔

"مارگن بول رہا ہوں بلسن"...... مارگن نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے۔ کوئی کام"...... دوسری طرف سے

حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں۔ ایک فوری کام آن پڑا ہے اور کام بھی تمہارے مطلب کا ہے۔ حکومت اسرائیل کا کام ہے اور معاوضہ منہ مانگا ملے گا"۔ مارگن نے کہا۔

"حکومت اسرائیل کا کام۔ اوہ۔ کیا کام ہے۔ بتاؤ"...... بلسن نے کہا۔

"ایک رہائش گاہ میں چند افراد موجود ہیں۔ ان کا خاتمہ کرنا ہے"...... مارگن نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی معمولی کام ہے۔ میں سمجھا کہ تم نے حکومت کی بات کی ہے اس لئے کوئی بڑا کام ہو گا"...... بلسن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم معاوضہ بڑے کام کا لے لینا"...... مارگن نے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ دس لاکھ ڈالر بھجوا دو۔ کام ہو جائے گا"۔ بلسن نے کہا۔

"پانچ لاکھ ڈالر ملیں گے بلسن اور یہ بھی بہت ہیں۔ اس سے بھی بہت کم رقم پر یہ کام ہو سکتا ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ بلسن انتہائی ذمہ دار ہے اس لئے میں تمہیں پانچ لاکھ ڈالر دوں گا لیکن کام حتمی طور پر اور فوری طور پر ہونا چاہئے"...... مارگن نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ بولو کہاں ہیں یہ لوگ"...... بلسن نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"ویسٹ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک میں۔ لیکن یہ سن لو کہ یہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ اور انہیں پوری دنیا میں سب سے خطرناک سمجھا جاتا ہے۔ چار پانچ افراد ہوں گے۔ تم نے انہیں اچانک اور یقینی طور پر ہلاک کرنا ہے"۔ مارگن نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دوں"۔ بلسن نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اس طرح ان کے بچ نکلنے کا سکوپ رہ جائے گا کیونکہ یہ لوگ اپنے سائے سے بھی ہوشیار رہتے ہیں"...... مارگن نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ پہلے اس کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دوں گا اور پھر انہیں ہلاک کر دوں گا اس طرح کام یقینی اور محتاط انداز میں ہو جائے گا"۔ بلسن نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن انہیں ہلاک کر کے تم نے ان کی لاشیں اٹھا کر اپنے کسی اڈے پر لے جانی ہیں تاکہ میں وہاں پہنچ کر خود انہیں چیک کر سکوں"...... مارگن نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں ہے"...... بلسن نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں ہے۔ یہ لوگ اس قدر خطرناک ہیں کہ ان کی لاشیں اسرائیلی حکمرانوں کے پاس بھجوانا پڑیں گی تاکہ انہیں یقین آ

سکے کہ یہ لوگ واقعی ہلاک ہو گئے ہیں اور ابھی صرف اطلاع ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں اس لئے انہیں اسرائیل بھجوانے سے پہلے میں خود دیکھنا چاہتا ہوں"...... مارگن نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے لیکن وہ رقم"...... بلسن نے کہا۔

"رقم میں خود لے کر آؤں گا۔ تم بے فکر رہو"...... مارگن نے کہا۔

"تم اپنا فون نمبر بتا دو تاکہ میں تمہیں اطلاع کر دوں"۔ بلسن نے کہا تو مارگن نے اسے نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ میں جلد ہی تمہیں اطلاع دوں گا"...... بلسن نے جواب دیا تو مارگن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بلسن نکاپر کا سب سے خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے۔ اس کے پاس پیشہ ور قاتلوں کا بڑا گروپ ہے اور یہ کام اس کے لئے اتنا ہی آسان ہوگا جتنا کہ کسی عام آدمی کے لئے لباس تبدیل کرنا اس لئے اس نے بلسن کا ہی انتخاب کیا تھا کہ کام سو فیصد یقینی اور انتہائی محفوظ انداز میں ہو جائے گا۔

عمران کے تاریک ذہن میں اچانک روشنی کا ایک چھوٹا سا نقطہ نمودار ہوا اور پھر یہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے یاد آگیا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت اپنی رہائش گاہ کے بڑے کمرے میں موجود تھا اور وہ سب لیبارٹری کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کیونکہ واپسی پر انہوں نے راسٹر کلب کو بھی چیک کر لیا تھا لیکن وہاں کوئی بھی مارگن سے واقف نہیں تھا اس لئے وہ واپس رہائش گاہ پر پہنچ گئے تھے۔ ان سب کا خیال تھا کہ جہاں نقطہ جلنے بجھنے سے آف ہوا تھا وہیں اس علاقے میں ہی لیبارٹری کا کوئی ایسا راستہ ہے جس میں حفاظتی سائنسی آلات نصب ہیں اس لئے ٹیلی ویو ڈ وہاں پہنچتے ہیں خود بخود آف ہو گیا اس لئے اب وہ سب بیٹھے ٹریس کرنے کے متعلق بات چیت کر رہے تھے کہ اچانک ان کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور عمران نے لاشعوری طور پر سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن فوراً ہی گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا اور اب اسے ہوش آیا تھا۔ یہ سارا منظر ایک لمحے کے

ہزارویں حصے میں اس کے ذہن میں گھوم گیا۔ اس نے بے اختیار ماحول کا جائزہ لیا تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک تہہ خانے میں لکڑی کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے رسی سے باندھے گئے تھے اور پھر اس کے جسم کو بھی کرسی کے ساتھ باندھا گیا تھا۔ اس کے باقی ساتھی بھی اسی طرح عام سی کرسیوں پر رسیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے لیکن ان کے جسم ڈھلکے ہوئے تھے۔ وہ بے ہوش تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ اسے مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے خود بخود ہوش آگیا ہے۔ تہہ خانے کا دروازہ بند تھا اور تہہ خانے میں کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔ عمران نے اپنے ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکنا شروع کر دیا تاکہ ناخنوں میں موجود بلیڈ باہر آجائیں اور وہ ان کی مدد سے رسیوں کو کاٹ کر ان سے نجات حاصل کر سکے۔ ویسے اسے یہ بات سمجھ نہ آرہی تھی کہ انہیں اس طرح بے ہوش کرنے والے کون ہیں اور وہ کیسے ان کی رہائش گاہ تک پہنچ گئے۔ ابھی وہ رسیاں کاٹنے میں مصروف تھا کہ اچانک تہہ خانے کا دروازہ کھلا اور مشین گن سے مسلح ایک آدمی اندر داخل ہوا لیکن اس کا انداز اور چہرے مہرے کے خدوخال بتا رہے تھے کہ وہ زیر زمین دنیا کا عام سا بدمعاش اور غنڈہ ہے۔ وہ عمران کو ہوش میں دیکھ کر چونک پڑا۔

"تم ہوش میں ہو۔ کیسے۔ کیوں"...... اس نے آگے بڑھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسے اور کیوں کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ بس اچانک میری

آنکھیں کھل گئیں اور دماغ میں روشنی آگئی لیکن تم کون ہو۔ یہ کون سی جگہ ہے اور ہمیں کیوں باندھا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ماسٹر درست کہہ رہا تھا کہ تم انتہائی خطرناک لوگ ہو اور پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ میں پہلے تمہیں چیک کر لوں"...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے باقاعدہ ہاتھوں سے کھینچ کھینچ کر رسیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ عمران دل ہی دل میں ہنس پڑا کیونکہ ابھی تو وہ اپنے ہاتھوں کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کاٹنے میں مصروف تھا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم جادوگر ہیں کہ یوں بیٹھے بیٹھے رسیاں اپنے آپ کھل جائیں گی"۔ عمران نے اس کے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"باس نے کہا تھا کہ تم انتہائی خطرناک لوگ ہو اس لئے چیک کر رہا تھا"...... اس آدمی نے کہا اور سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم نے اپنا تعارف نہیں کرایا تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ تم کس اعلیٰ شخصیت سے مخاطب ہوں"...... عمران نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تم واقعی اچھی باتیں کرتے ہو۔ بہرحال میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ میرا نام براسکی ہے۔ میں سر کلب کے ماسٹر بلسن کا آدمی ہوں، یہ ماسٹر بلسن کا خاص اڈا ہے۔ ماسٹر بلسن نے اچانک مجھے حکم دیا کہ ویسٹ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک میں پاکیشیائی سیکرٹ

ایجنٹ جو انتہائی خطرناک لوگ ہیں، موجود ہیں اس لئے میں وہاں جا کر پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کروں اور پھر تم لوگوں کو اٹھا کر یہاں لے آؤں اور کرسیوں پر باندھ کر اسے اطلاع دوں۔ پھر باس بلسن یہاں آئے گا اور تمہیں اپنے سامنے ہلاک کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اب چونکہ باس بلسن آنے والا ہے اس لئے میں یہاں آیا ہوں تاکہ باس بلسن کہیں ناراض نہ ہو جائے کہ تم جیسے خطرناک لوگوں کو اکیلے کیوں چھوڑا ہے"...... براسکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ لفظ خطرناک تمہارے ذہن پر سوار ہو گیا ہے ورنہ ہم تو بڑے معصوم سے لوگ ہیں اور دوسری بات یہ کہ ہمارا کوئی تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے۔ یہ تو شاید کوئی ایشیائی ملک ہے مگر ہم تو ایکریمین ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر بلسن نے جو کچھ بتایا وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔ اب یہ ماسٹر بلسن جانتا ہو گا کہ وہ کیوں تمہیں پاکیشیائی کہہ رہا ہے"۔ براسکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہارا باس بلسن یہاں آکر ہم سے کیا باتیں کرے گا"۔ عمران نے کہا۔

"باتیں بھی شاید کرے ورنہ میرا خیال ہے کہ وہ یہاں آتے ہی مجھے تم پر فائر کھولنے کا کہہ دے گا اور میں فائر کھول دوں گا"۔ براسکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کام تو وہ فون پر بھی کر سکتا تھا اس کے لئے اسے سپر کلب سے یہاں آنے کی کیا ضرورت ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔اس بات کا تو مجھے واقعی خیال نہیں رہا۔بہرحال ہو گی کوئی بات"...... براسکی نے کہا۔

"تمہارا یہ ماسٹر بلسن یہودی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہودی۔نہیں۔وہ تو عیسائی ہے"...... براسکی نے جواب دیا۔

"اس کا کوئی تعلق اسرائیل سے ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں۔باس کا اسرائیل سے کیا تعلق"...... براسکی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ویسے کام کیا کرتا ہے تمہارا ماسٹر بلسن"...... عمران نے کہا۔

"پورے قبرص میں اس کے پیشہ ور قاتلوں کا گروپ سب سے بڑا ہے اور سب سے خطرناک گروپ سمجھا جاتا ہے"...... براسکی نے جواب دیا۔اسی لمحے اسے دور سے ہارن کی آواز سنائی دی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا باہر چلا گیا۔عمران اس کے اس طرح دوڑنے پر حیران رہ گیا تھا۔اس کا تو مطلب تھا کہ وہ یہاں اکیلا ہے اس لئے ہارن کی آواز سن کر وہ پھاٹک کھولنے گیا ہے لیکن اب عمران نے اپنے ہاتھوں کی حرکت میں تیزی پیدا کر دی لیکن وہ صرف اپنے ہاتھوں کو آزاد کر سکا تھا کہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بڑے فاتحانہ انداز میں چلتا ہوا اندر داخل ہوا۔اس کی گردن بھینسے کی طرح موٹی تھی اور اس کا سر

انڈے کے چھلکے کی طرح صاف تھا۔پیشانی کی سائیڈ پر باقاعدہ ایک سانپ کی تصویر گندھی ہوئی تھی جو کنڈلی مارے بیٹھا ہوا تھا۔وہ بڑے فاتحانہ انداز میں چلتا ہوا اس کرسی پر آکر بیٹھ گیا جس پر کچھ دیر پہلے براسکی بیٹھا ہوا تھا۔براسکی اس کے پیچھے اندر داخل ہوا تھا لیکن اب وہ اس کی کرسی کے ساتھ کھڑا تھا۔عمران اس بلسن کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ عام سا پیشہ ور بدمعاش ہے۔اس کا کوئی تعلق سیکرٹ ایجنسی سے نہیں ہے۔

"یہ آدمی کیوں ہوش میں ہے براسکی"...... بلسن نے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

"اسے خود بخود ہوش آیا ہے ماسٹر"...... براسکی نے انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... بلسن نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مائیکل"...... عمران نے جواب دیا۔اس کے ناخنوں سے نکلے ہوئے بلیڈ البتہ مسلسل اپنے کام میں مصروف تھے کیونکہ بلسن کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ اس شخص کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔کسی بھی لمحے وہ ان پر فائر کھولنے کا حکم دے سکتا تھا۔

"کیا تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو"...... بلسن نے کہا۔

"ہم تو ایکریمین ہیں اور ایکریمیا کے ریڈ ڈیتھ سینڈیکیٹ کا نام تم نے بھی ضرور سنا ہو گا"۔عمران نے کہا تو بلسن بے اختیار اچھل پڑا۔

اس کے چہرے پر حیرت اور قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ریڈ ڈیتھ سینڈیکیٹ ۔ ہاں ۔ کیوں "...... بلسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمارا تعلق اس سے ہے اور ہم ایک خاص مشن پر یہاں آئے ہیں ۔ نجانے تم نے کیوں یہ حرکت کی ہے کہ ہمیں اغوا کر کے یہاں باندھ رکھا ہے حالانکہ ریڈ ڈیتھ سینڈیکیٹ کا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن جیسے ہی یہ اطلاع ریڈ ڈیتھ سینڈیکیٹ تک پہنچی کہ تم نے ہمیں اس طرح اغوا کرایا ہے تو تم خود سوچ سکتے ہو کہ تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا کیا حشر ہو گا"...... عمران نے کہا تو بلسن بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم مجھے احمق سمجھتے ہو مائیکل ۔ کون اطلاع دے گا ۔ کسی کو علم تک نہیں ہو سکا کہ تمہیں بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا ہے "۔ بلسن نے کہا۔

" جس کوٹھی سے ہمیں لایا گیا ہے وہاں خصوصی خفیہ آلات موجود ہیں اور تم ریڈ ڈیتھ سینڈیکیٹ کو کیا سمجھتے ہو ۔ کیا وہ اپنے آدمیوں سے بے خبر رہتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہم تمہیں ہلاک کر کے تمہاری لاشیں غائب کر دیں گے۔ پھر"۔ بلسن نے کہا۔

" تو پھر اتنے تکلف کی کیا ضرورت تھی ۔ یہ کام تو تم وہیں ہماری رہائش گاہ پر بھی کر سکتے تھے"...... عمران نے کہا۔

" جس پارٹی نے ہمیں یہ کام دیا ہے اس کا کہنا ہے کہ تم انتہائی خطرناک پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ ہو اس لئے تمہاری موت سو فیصد یقینی اور محفوظ انداز میں ہونی چاہئے اس لئے میں نے تمہیں وہاں بے ہوش کر کے یہاں لانے کا حکم دیا تھا کیونکہ یہاں پہنچنے کے بعد یہ کام سو فیصد یقینی اور محفوظ انداز میں ہو جائے گا"...... بلسن نے کہا۔

" تو پھر انتظار کس کا کر رہے ہو۔ چلاؤ گولیاں اور ہمیں ہلاک کر دو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" حیرت ہے۔ تم اپنی موت کی بات اس طرح کر رہے ہو جس طرح تم نے نہیں بلکہ کسی اور نے مرنا ہے"...... بلسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم بہت چھوٹی مچھلی ہو بلسن اور جس پارٹی نے تمہیں یہ کام دیا ہے اصل میں اس نے تم سے کوئی پرانا انتقام لیا ہے۔ ریڈ ڈیتھ سینڈیکیٹ کے آدمیوں پر ہاتھ ڈالنے والا آج تک دوسرا سانس نہیں لے سکا"...... عمران نے کہا تو بلسن ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" تم بار بار مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہو لیکن تمہیں نہیں معلوم کہ میرا اپنا تعلق ریڈ ڈیتھ سینڈیکیٹ سے ہے۔ اگر تمہارا تعلق اس سے ہوتا تو تم قبرص میں پہنچ کر سب سے پہلے مجھ سے رابطہ کرتے اور ہیڈ کوارٹر سے بھی مجھے اطلاع مل جاتی۔ بہرحال اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی خطرناک لوگ ہو اس لئے اب تم سب کو لاشوں میں تبدیل ہو جانا چاہئے"...... بلسن نے کہا اور ایک جھٹکے

سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"براسکی گن مجھے دو"...... بلسن نے مڑ کر براسکی سے کہا۔

"ماسٹر ایک درخواست ہے"...... اچانک براسکی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے مشین گن بھی بلسن کو دے دی۔

"کیا"...... بلسن نے گن لیتے ہوئے چونک کر کہا۔

"یہ لڑکی مجھے بخش دیں"...... براسکی نے بڑے شیطانی لہجے میں کہا تو بلسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پارٹی کو کہہ دوں گا کہ لڑکی ان کے ساتھ نہیں تھی۔ تم اسے کھول کر اٹھا کر لے جاؤ ورنہ یہ درمیان میں ہے اس لئے گولیوں کی زد میں آجائے گی"...... بلسن نے بڑے سفاکانہ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو ماسٹر"۔ براسکی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے جولیا کی طرف بڑھ گیا جبکہ بلسن دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ مشین گن اس نے اپنے گھٹنوں پر رکھ لی تھی۔ عمران اب مطمئن ہو گیا تھا کیونکہ اسے بہت تھوڑا سا وقت چاہئے تھا اور وہ اسے مل گیا تھا۔ رسیاں آدھی سے زیادہ کٹ چکی تھیں اور اب صرف ایک جھٹکے سے وہ انہیں کھول سکتا تھا۔ اس کے جسم کے گرد صرف تین رسیاں بندھی ہوئی تھیں اور اب اسے براسکی کے باہر جانے کا انتظار تھا۔

"کیا تم بتاؤ گے کہ تمہاری پارٹی کون ہے"...... عمران نے کہا تو بلسن نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"نہیں۔ یہ ہمارا بزنس سیکرٹ ہوتا ہے"...... بلسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب جبکہ ہم نے بہرحال ہلاک ہو جانا ہے پھر تمہارا یہ سیکرٹ کیسے آؤٹ ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ پھر بھی میں نہیں بتا سکتا"...... بلسن نے کہا۔ اسی لمحے براسکی نے بے ہوش جولیا کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا تو بلسن ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"براسکی کو تو آ جانے دو۔ آخر تمہیں اتنی جلدی کیوں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تمہیں براسکی سے کیا دلچسپی ہے"...... بلسن نے چونک کر کہا۔

"مجھے براسکی کی موجودگی میں مرتے ہوئے کوئی تکلیف نہ ہو گی"...... عمران نے جواب دیا تو بلسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے میں نے اپنی زندگی میں تم سے زیادہ موت سے بے خوف آدمی نہیں دیکھا۔ بہرحال اب تم مر جاؤ"...... بلسن نے مشین گن سیدھی کرتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے عمران نے پیروں پر زور دیا تو اس کی کرسی الٹ گئی اور ایک دھماکے سے پیچھے جا گری۔ اس طرح گرنے سے رسیاں ایک جھٹکے سے ٹوٹ گئیں۔ دوسرے لمحے عمران نے قلابازی کھائی اور اس کے ساتھ ہی کرسی ہوا میں اڑتی ہوئی توپ کے گولے کی طرح سامنے حیرت سے بت بنے کھڑے بلسن سے ٹکرائی اور بلسن چیختا ہوا الٹ کر پیچھے جا گرا۔ پھر اس سے

[illegible] ہوا اور اس کی سائیڈ پر [illegible] کے ساتھ ہی اس کی لات گھومی اور کمرہ بلسن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران کی ٹانگیں کسی مشین کی طرح چل رہی تھیں کیونکہ اسے براسکی کی واپسی کا خطرہ تھا۔ بلسن خاصے طاقتور جسم کا مالک تھا اس لئے اسے بے ہوش ہونے میں بہرحال چند منٹ لگ ہی گئے اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اسے لات سے پکڑا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر اچھال دیا تاکہ سامنے کھلے ہوئے دروازے کی وجہ سے راہداری میں سے آتے ہوئے براسکی کو وہ نظر نہ آسکے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف پڑی کرسی اٹھا کر سائیڈ پر کر دی اور مشن گن اٹھا کر وہ دروازے کی سائیڈ پر رک گیا۔ اسی لمحے اسے راہداری میں تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دی تو عمران نے مشین گن کو نال سے پکڑ لیا اور پھر براسکی جیسے ہی اندر داخل ہوا عمران کے بازو گھومے اور مشین گن کا بٹ پوری قوت سے اس کی کھوپڑی پر پڑا اور براسکی چیختا ہوا اچھل کر گرا ہی تھا کہ عمران نے آگے بڑھ کر دوسرا وار کیا اور اس بار براسکی جھٹکا کھا کر گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران مشین گن پکڑے تیزی سے دروازہ کراس کر کے راہداری میں داخل ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے پوری عمارت کا راؤنڈ لگا لیا۔ وہاں ایک کمرے میں جولیا بیڈ پر اسی طرح بے ہوش پڑی ہوئی تھی جبکہ اور کوئی آدمی نہ تھا۔ البتہ پورچ میں دو کاریں موجود تھیں۔ عمران نے جولیا کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور واپس اس کمرے میں آکر

اس نے اسے فرش پر لٹا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے براسکی کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اس نے براسکی کی ایک جیب سے نیلے رنگ کی بوتل نکال لی جس کی لمبی گردن ہی بتا رہی تھی کہ یہ اینٹی گیس کی بوتل ہے کیونکہ اینٹی گیس کی بوتلوں کی یہ مخصوص شناخت ہوتی ہے۔ اس کا مقصد صرف اتنا ہے کہ بوتل کو ہلانے کی وجہ سے جو گیس بنے وہ بوتل کی لمبی گردن کی وجہ سے باہر نکلنے تک اپنی مطلوبہ طاقت پوری کر لے۔ عمران نے بوتل کو ہلایا اور پھر اس کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل کا دہانہ جولیا کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر صفدر کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر کے بعد اس نے یہی کارروائی باقی ساتھیوں کے ساتھ کی اور آخر میں اس نے ڈھکن بند کر کے بوتل واپس جیب میں ڈال لی۔ اسی لمحے جولیا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور چند لمحوں بعد وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہاں جہاں سے اپنی خبر بھی نہیں ملا کرتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ باقی ساتھی تو کرسیوں پر پڑے ہیں مگر میں فرش پر۔ کیا مطلب"...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے

شروع سے لے کر آخر تک ساری بات بتا دی۔ جولیا کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہوتا چلا گیا۔ وہ اب فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے براسکی کو اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے وہ اسے نظروں ہی نظروں میں کھا جائے گی۔

"تم نے اسے ابھی تک زندہ رکھا ہوا ہے۔ کیوں"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ابھی اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر باری باری سب ساتھی ہوش میں آگئے تو عمران نے ان کی رسیاں کھول دیں اور عمران کو ایک بار پھر انہیں سارے حالات بتانے پڑے۔

"اس کا مطلب ہے کہ اسرائیلی صدر نے اس بدمعاش کو ہمارے خلاف میدان میں اتارا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ براہ راست اسرائیلی صدر نے ایسا نہیں کیا۔ درمیان میں کوئی اور پارٹی ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ لیبارٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر مارگن ہو"...... عمران نے کہا اور پھر اس کے کہنے پر اس کے ساتھیوں نے بے ہوش پڑے ہوئے بلسن اور براسکی دونوں کو فرش سے اٹھا کر کرسیوں پر ڈالا اور رسیوں سے باندھ دیا۔

"اب تم لوگ باہر جا کر چیکنگ کرو۔ کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا ہے۔ البتہ باہر پڑا ہوا کارڈلیس فون پیس مجھے یہاں لا دو"۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اس کی ہدایت کی تعمیل کر دی۔ اب اس کمرے

عمران اور جولیا رہ گئے تھے۔ عمران نے اٹھ کر دونوں ہاتھوں سے بلسن اور پھر براسکی کا ناک اور منہ بند کر دیا اور جب باری باری دونوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو تو عمران واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پہلے بلسن نے تے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر چند لمحوں بعد براسکی نے بھی تے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو گیا۔ تم آزاد ہو گئے۔ کیا ب"...... بلسن نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے اس کی جسامت طابق اسے اس انداز میں جکڑا گیا تھا کہ وہ سوائے کسمسانے کے چھ بھی نہ کر سکتا تھا اور پھر براسکی نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں ں دیں اور اس کا رد عمل بھی بلسن جیسا ہی تھا اور اب وہ سامنے ی جولیا سے اس طرح نظریں چرا رہا تھا جیسے اس نے کوئی بہت بڑا کر لیا ہو۔ جولیا بھی اسے کھا جانے والی نظروں سے بار بار دیکھ تھی اور وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا تھا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ ہم تم جیسے گھٹیا درجے کے بدمعاش سامنے خاموشی سے مرجائیں گے"...... عمران نے منہ بناتے ئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا تم واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہو"۔ بلسن نے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ تم ہمیں اس پارٹی کا نام بتاؤ جس

نے تمہیں ہمارے خلاف ہائر کیا ہے اور یہ سن لو کہ صرف نام بتل
سے بات مکمل نہیں ہو گی بلکہ تمہیں اسے کنفرم بھی کرانا ہو گا
عمران نے کہا۔

"سوری ۔ میں نہیں بتا سکتا۔ یہ ہمارا بزنس سیکرٹ ہے"۔ بلسن
نے کہا۔

"تم بتاؤ براسکی"۔ عمران نے براسکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا معلوم ۔ یہ تو باس کا کام ہے"۔ ...... براسکی نے کہا۔

"تو پھر تم دونوں فالتو ہو اس لئے تمہیں زندہ رکھنے کا ہمیں
فائدہ ۔ ویسے بھی تم نے ہماری ساتھی خاتون پر بری نظریں ڈالی
اس لئے تمہاری سزا موت ہی ہو سکتی ہے"۔ ...... عمران نے
سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ براسکی کچھ کہتا عمران
گھٹنوں پر رکھی ہوئی مشین گن اٹھائی اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ
کی آوازوں کے ساتھ ہی تہہ خانہ براسکی کی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران
نے براسکی کو گولیوں سے چھلنی کر کے رکھ دیا تھا اور جولیا کے چہرے
پر یکلخت جگمگاہٹ سی ابھر آئی تھی۔

"اب آخری بار کہہ رہا ہوں بلسن ۔ اس کے بعد میں نہیں بلکہ
خود ہی بولو گے"۔ ...... عمران نے یکلخت بلسن سے مخاطب ہو
انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ براسکی کی اس انداز کی موت نے بلسن
واقعی خوفزدہ کر دیا تھا۔

"وہ ۔ وہ ۔ مارگن ہے پارٹی ۔ مارگن"۔ ...... بلسن نے کہا۔

"وہی مارگن جو اسرائیلی لیبارٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر ہے"۔
ران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔ مجھے تو صرف یہی معلوم ہے کہ وہ یہودیوں
کسی بڑی تنظیم کا آدمی ہے"۔ ...... بلسن نے جواب دیا۔

"تم نے اسے رپورٹ دی ہے ہمارے بارے میں"۔ ...... عمران
پوچھا۔

"ہاں ۔ میں نے اسے بتایا ہے کہ تمہیں بے ہوش کر کے تمہاری
ش گاہ سے اغوا کر کے یہاں میرے پوائنٹ پر لایا گیا ہے تو اس
کہا ہے کہ تم سب کو ہلاک کر کے لاشیں رکھی جائیں اس لئے
خود یہاں آیا تھا"۔ ...... بلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس ذریعے سے رپورٹ دی تھی تم نے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ذریعہ ۔ کیا مطلب"۔ ...... بلسن نے چونک کر اور حیرت بھرے
میں کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ اطلاع فون پر دی تھی یا ٹرانسمیٹر پر یا کوئی
ی بھیجا تھا"۔ ...... عمران نے کہا۔

"فون پر"۔ ...... بلسن نے جواب دیا۔

"ہماری لاشیں لینے کون آئے گا۔ کیا وہ خود آئے گا یا آدمی بھیجے
"۔ ...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ میں نے پوچھا تھا۔ البتہ اس نے مجھے رقم
ی ہے پانچ لاکھ ڈالر اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ خود آئے"۔

بلسن نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا فون نمبر بتاؤ۔ میں تمہاری اس سے بات [illegible] کراتا ہوں اور سنو۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو اسے یہاں [illegible] بلواؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو بلسن نے اثبات میں سر [illegible] دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔ یہ اسی لیبارٹری [illegible] نمبر تھا۔ عمران نے ساتھ رکھا ہوا کارڈلیس فون پیس اٹھایا اور اسے [illegible] کو آن کر کے اس پر نمبر پریس کئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس [illegible] کر کے اس نے اٹھ کر فون پیس کرسی پر بندھے ہوئے بلسن کے [illegible] سے لگا دیا۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بلسن بول رہا ہوں"...... بلسن نے کہا۔

"اوہ یس۔ مارگن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میں اپنے زیرو پوائنٹ سے بول رہا ہوں۔ میں نے خود [illegible] ہاتھوں سے فائرنگ کر کے ان سب کو لاشوں میں تبدیل کر دیا [illegible] ہے"۔ بلسن نے کہا۔

"کتنے افراد ہیں"...... مارگن نے کہا۔

"ایک عورت اور چار مرد"۔ بلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ان کی لاشیں وہیں چھوڑ دو۔ میرے آدمی انہیں [illegible] لے جائیں گے اور اسرائیل بھجوا دیں گے"...... دوسری طرف سے کہا [illegible]

"نہیں۔ تم رقم لے کر خود یہاں آؤ اور انہیں چیک کر لو تاکہ یہ [م]عاملہ مکمل طور پر فنش ہو سکے"...... بلسن نے کہا۔

"سوری بلسن۔ میں جس پوزیشن میں ہوں اس پوزیشن میں فی [illegible]ال میں نہیں آسکتا البتہ رقم تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دی [جا]ئے گی اور یہ لاشیں میرے آدمی لے جائیں گے۔ مجھے معلوم ہے کہ [زیر]و پوائنٹ پر تمہارا آدمی براسکی مستقل طور پر رہتا ہے۔ تم اسے [ہد]ایت دے دینا۔ میرے آدمی وہاں جا کر میرا نام لیں گے اور لاشیں [ل]ے جائیں گے۔ تم اس معاملے کو فنش ہی سمجھو"...... دوسری [طر]ف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے [ایک] طویل سانس لیتے ہوئے فون ہٹا کر اسے آف کر دیا۔ وہ سمجھ گیا [تھا] کہ مارگن بے حد محتاط آدمی ہے۔

"کیا مارگن نے تمہیں ہماری رہائش گاہ کی نشاندہی کی تھی یا تم [illegible] خود ہمیں ٹریس کیا ہے"...... عمران نے واپس جا کر دوبارہ کرسی [پر] بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس نے خود ہی کوٹھی کا نمبر اور ایڈریس بتایا تھا"...... بلسن [نے] کہا۔

"تم اسے بلانے میں ناکام رہے ہو اس لئے اب تمہارے زندہ [ر]ہنے کا میرا وعدہ ختم"...... عمران نے فون رکھ کر مشین گن اٹھاتے [ہو]ئے کہا۔

"سنو۔ سنو۔ رک جاؤ۔ مجھے آزاد کر دو۔ میں تمہیں جتنی دو
کہو گے دوں گا"...... بلسن نے کہا۔

"ایک صورت میں زندہ رہ سکتے ہو کہ تم ہمیں اس مارگن کے
بارے میں بتاؤ کہ اس وقت وہ کہاں موجود ہے اور پھر اسے کنٹ
کرا دو"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ البتہ مارشیا کو معلوم ہو گا۔ ان کے ج
طویل عرصے سے تعلقات رہے ہیں۔ مارگن اس کا دیوانہ رہا ہے
بلسن نے کہا۔

"کون ہے یہ مارشیا"...... عمران نے کہا۔

"میری کلب کی ڈانسر ہے۔ اس کی وجہ سے تو مارگن سے می
تعلقات بنے تھے"...... بلسن نے کہا۔

"کیا یہ تعلقات اب بھی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ گزشتہ چھ ماہ سے ان کے درمیان تعلقات نہیں رہے
مارشیا نے مارگن کی بجائے ایک اور آدمی میں دلچسپی لینا شروع کر
اور مارگن کو دھتکار دیا تو مارگن نے بھی عورت بدل لی۔ اس
رابرٹ کلب کی مینجر کرٹسی سے تعلقات قائم کر لئے"...... بلسن
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اب بھی یہ تعلقات قائم ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہوں گے لیکن وہ یقیناً مارگن کی رہائش یا آفس کے بارے
کچھ نہیں جانتی ہو گی کیونکہ مجھے جو رپورٹ ملتی رہی ہے اس

بق مارگن اور کرٹسی دونوں کلب کے سپیشل روم میں ہی ملاقات
تے رہے ہیں جبکہ مارشیا تو مارگن کے پاس جا کر ایک ایک ہفتہ
ہ کرتی تھی"...... بلسن نے جواب دیا۔

"اب یہ مارشیا کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا فلیٹ لکی پلازہ میں ہے۔ مجھے نمبر معلوم نہیں ہے"۔
ن نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر معلوم ہے تمہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ البتہ میرے کلب کے ملازمین کو معلوم ہو گا"۔ بلسن
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے کلب کا نمبر کیا ہے۔ میں تمہاری بات کراتا ہوں۔ تم
یا کا نمبر معلوم کرو اور پھر اس سے بات کرو اور اسے یہاں
...... عمران نے کہا تو بلسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور نمبر بتا
عمران نے فون اٹھا کر اسے آن کیا اور پھر بلسن کا بتایا ہوا نمبر
س کر دیا اور اٹھ کر اس نے فون پیس بلسن کے کان سے لگا دیا۔

"سپر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی
لہجہ خاصا کرخت تھا۔

"بلسن بول رہا ہوں"...... بلسن نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم باس"...... دوسری طرف سے یکلخت جھیک
نے والے لہجے میں کہا گیا۔

"مارشیا کے فلیٹ کا فون نمبر کیا ہے"...... بلسن نے پوچھا تو

دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔

"کیا اس وقت وہ اپنے فلیٹ پر ہو گی"...... بلسن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے
آف کر کے وہ نمبر پریس کر دیا جو کلب کے آدمی نے بتایا تھا۔ دوسری
طرف گھنٹی بجنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں اور پھر کسی نے رسیو
لیا تو عمران نے فون پیس بلسن کے کان سے لگا دیا۔

"یس۔ مارشیا بول رہی ہوں"...... نیند میں ڈوبی ہوئی
نسوانی آواز سنائی دی۔

"بلسن بول رہا ہوں"...... بلسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ باس آپ۔ خیریت۔ اس وقت آپ کا یہاں فون۔ کیا
سے کوئی قصور ہو گیا ہے"۔ مارشیا نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے ایک کام نکل آیا ہے مارشیا۔ جس کے بعد تم
انعام ملے گا۔ ایک آدمی کو پہچاننے کے لئے تمہاری ضرورت ہے۔
راکس روڈ پر بلڈنگ نمبر آٹھ میں پہنچ جاؤ۔ ابھی اور اسی وقت"۔ بلسن
نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی پہنچ رہی ہوں باس"...... دوسری طرف
سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو
گیا تو عمران نے فون آف کیا اور واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

"جا کر اس لڑکی کو لے آؤ یہاں۔ ہاف آف کر کے"...... عمران
نے جولیا کا نام لئے بغیر اس سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا سرہلاتی ہوئی

اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی باہر چلی گئی۔

"اب مجھے تو آزاد کر دو"...... بلسن نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ ابھی اس مارشیا سے گفتگو ہو جائے پھر تمہارے
بارے میں بھی فیصلہ ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"کاش میں تمہیں ہوش میں لانے کے چکر میں نہ پڑتا"...... بلسن
نے یکلخت بڑبڑاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تو خود بخود ہوش میں آیا ہوں۔ براسکی نے تمہیں بتایا تو
تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب تھا کہ وہیں کوٹھی میں ہی تمہارا خاتمہ کر دیا جاتا"۔
بلسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کاش نے ہی تو لاکھوں بار ہماری زندگیاں بچائی ہیں بلسن۔
ویسے مجھے یہ توقع تک نہ تھی کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے ورنہ شاید
تمہارے آدمی اتنی آسانی سے ہم پر ہاتھ نہ ڈال سکتے۔ بہرحال ابھی
تک تم زندہ ہو اسے ہی غنیمت سمجھو"...... عمران نے کہا تو بلسن
نے ہونٹ بھینچ لئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد صفدر اندر داخل ہوا۔
اس کے پیچھے جولیا تھی۔ صفدر کے کاندھے پر ایک لڑکی بے ہوشی کے
عالم میں لدی ہوئی تھی۔ صفدر نے آگے بڑھ کر اسے ایک خالی کرسی
پر ڈالا اور پھر جولیا کی مدد سے اسے رسی سے باندھ دیا۔

"یہی مارشیا ہے"...... عمران نے بلسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ یہی ہے"...... بلسن نے جواب دیا۔

"کیسے بے ہوش کیا ہے اسے اور کس چیز پر آئی ہے یہاں"۔ عمران نے صفدر سے پوچھا۔

"یہ شاید ٹیکسی پر آئی ہے۔ اس نے کال بیل دی تو جولیا باہر گئی اور پھر وہ اسے لے کر اندر آئی۔ میں نے اس کی کنپٹی پر وار کر کے اسے بے ہوش کر دیا"...... صفدر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا ہی تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر فون کی طرف دیکھا۔

"صفدر۔ بلسن کا منہ بند کر دو"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اس نے ایک ہاتھ سے بلسن کا منہ بند کر دیا تھا۔ عمران نے رسیور اٹھا کر اسے آن کر دیا۔

"یس"...... عمران نے جان بوجھ کر صرف یس کہا تھا کیونکہ اسے نہیں معلوم تھا کہ کس کا فون ہے۔

"کون بول رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں مارگن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مارگن کی آواز سنائی دی۔

"براسکی بول رہا ہوں"...... عمران نے براسکی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"ماسٹر بلسن ہے یہاں"...... مارگن نے کہا۔

"نہیں۔ وہ تو آپ سے فون پر بات کر کے چلے گئے ہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ لاشیں کہاں ہیں جن کے بارے میں بات ہوئی تھی"۔ مارگن نے کہا۔

"یہاں موجود ہیں۔ ماسٹر نے مجھے کہا تھا کہ جب آپ کے آدمی لاشیں لینے آئیں تو میں لاشیں انہیں دے دوں لیکن ابھی تک تو آپ کی طرف سے کوئی آدمی نہیں آیا"...... عمران نے کہا۔

"کتنی لاشیں ہیں"...... مارگن نے پوچھا۔

"پانچ ہیں ایک عورت اور چار مردوں کی"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا ان کے میک اپ واش کر دیئے گئے ہیں یا نہیں"۔ مارگن نے کہا۔

"میک اپ واش کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن واش نہیں ہو سکے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میرے آدمی صبح کو آئیں گے۔ تم نے خیال رکھنا ہے لاشیں ضائع نہیں ہونی چاہئیں"...... مارگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر کے اسے ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔

"اس فون کال کا مقصد شاید کنفرمیشن تھا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ مارگن بے حد احتیاط سے کام لے رہا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صفدر کو اشارہ کیا کہ وہ بلسن کے منہ سے ہاتھ ہٹا دے تو صفدر نے بلسن کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"اسے ہاف آف کر دو"...... عمران نے کہا تو صفدر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا تو بلسن جو شاید کچھ کہنے کے لئے منہ کھول رہا تھا کہ اس کے حلق سے چیخ نکلی اور پھر کنپٹی پر پڑنے والی دوسری ضرب نے اس کی گردن ڈھلکا دی۔

"اب اس مارشیا کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا اٹھی اور اس نے آگے بڑھ کر مارشیا کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب مارشیا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میں باہر جاؤں"...... صفدر نے کہا تو عمران کے سرہلانے پر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ اسی لمحے مارشیا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی تھی۔ اس کے چہرے پر حیرت اور خوف کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ ماسٹر بلسن اور یہ لاش۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ تم کون ہو اور مجھے کیوں باندھ رکھا ہے"...... مارشیا نے رک رک کر کئی ٹکڑوں میں بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام مارشیا ہے اور تم مارگن کی دوست رہی ہو"۔ عمران

نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو مارشیا ایک بار پھر چونک پڑی۔

"کون مارگن۔ کیا کہہ رہے ہو"۔ مارشیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اگر تم مارگن کو نہیں جانتی تو تمہیں زندہ رکھنے کا کیا فائدہ"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کو یکلخت سیدھا کر لیا۔ اس کے چہرے پر سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جانتی ہوں۔ جانتی ہوں۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ رک جاؤ"...... مارشیا نے یکلخت ہذیانی لہجے میں کہا۔

"سنو مارشیا۔ یہ تمہارے ساتھ کرسی پر لاش پڑی ہوئی تمہیں نظر آ رہی ہے۔ اس نے بھی جھوٹ بولنے کی کوشش کی تھی اس لئے اگر تم نے جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو تمہارا حشر اس سے بھی زیادہ عبرتناک ہو گا۔ تمہاری لاش گٹر میں تیرتی پھر رہی ہو گی اور گٹر کے کیڑے اسے کھا جائیں گے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو مارشیا کا جسم بے اختیار اس طرح کانپنے لگ گیا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ آیا ہو۔

"مم۔ مم۔ میں تعاون کروں گی۔ میں مارگن کو جانتی ہوں۔ وہ میرا دوست رہا ہے لیکن اب نہیں ہے"...... مارشیا نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب میرے سوال کا سوچ کر جواب دینا اور اس سوال کا جواب مجھے پہلے سے معلوم ہے لیکن میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم تعاون کر

رہی ہو یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"مم ۔ مم ۔ میں جھوٹ نہیں بولوں گی"...... مارشیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مارگن جس لیبارٹری میں کام کرتا ہے وہ لیبارٹری کس عمارت میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیبارٹری ۔ کون سی لیبارٹری ۔ وہ تو امپورٹ ایکسپورٹ کی ایک فرم میں اسسٹنٹ مینجر تھا۔ وہ فرم ختم ہو گئی اور وہ بے کار ہو گیا۔ پھر اس نے ایک کلب میں کام شروع کر دیا۔ اس کلب کا نام رچرڈ کلب تھا۔ وہ وہاں مینجر بن گیا اور کلب کا مینجر بننے کے بعد اس نے مجھے چھوڑ دیا اور دوسری عورت کے ساتھ تعلقات قائم کر لئے کرتسی کے ساتھ"...... مارشیا نے تیز تیز لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ مارشیا سچ بول رہی ہے۔

"بلسن نے مجھے بتایا ہے کہ تم اس کے پاس ایک ایک ہفتہ رہ کر آتی تھی۔ کہاں رہتی تھی تم"...... عمران نے کہا۔

"اس کے رہائشی فلیٹ پر ۔ سٹاگرا پلازہ میں اس کا رہائشی فلیٹ ہے دو سو دس نمبر ۔ وہ میرے کہنے پر دفتر سے چھٹی لے لیتا اور پھر ہم ایک ایک ہفتہ اس فلیٹ میں اکٹھے رہتے تھے"۔ مارشیا نے جواب دیا۔

"کیا اب بھی وہ وہیں رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہیں رہتا ہو گا ۔ مجھے اب کا تو علم نہیں ہے"...... مارشیا نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ اور قدوقامت بتاؤ تفصیل کے ساتھ"...... عمران نے کہا تو مارشیا نے فوراً ہی تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"کیا تم کبھی اس کے ساتھ ویسٹ روڈ کے علاقے میں کسی عمارت میں بھی گئی ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ویسٹ روڈ ۔ ہاں ۔ ایک بار گئی تھی صرف ایک بار"۔ مارشیا نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

"کس جگہ گئی تھی"...... عمران نے کہا۔

"نوجوان لڑکوں کا ہاسٹل تھا۔ اس کے عقب میں چوک ہے۔ اس چوک کی دوسری طرف ایک کافی قدیم سی بلڈنگ تھی۔ چھوٹی سی بلڈنگ ۔ اس بلڈنگ کے اندر اس نے ایک آدمی سے ملنا تھا۔ وہ مجھے ساتھ لے گیا تھا"...... مارشیا نے کہا۔

"کیا وہیں ملاقات ہوئی یا تمہیں وہیں چھوڑ کر وہ آگے کہیں چلا گیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے اس نے ایک کمرے میں چھوڑ دیا تھا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ واپس آیا تھا اور پھر ہم دونوں واپس آ گئے تھے"...... مارشیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر میں فون پر تمہاری بات مارگن سے کرا دوں تو کیا تم اسے اپنے ساتھ ملنے پر مجبور کر سکتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں ۔ اب میرے اور اس کے درمیان مکمل لاتعلقی ہو چکی ہے۔ اس نے مجھ پر انتہائی وحشیانہ انداز میں جسمانی طور پر تشدد کیا تھا جس کی میں نے پولیس کو رپورٹ کر دی تھی اور پولیس نے اسے دو روز حوالات میں رکھا اور پھر بھاری جرمانہ کر دیا تھا۔ اس وقت سے میری اور اس کی قطعاً کوئی بول چال نہیں ہے اور نہ ہی ہم ایک دوسرے سے بات کرنے کے روادار ہیں"...... مارشیا نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم اپنی انا چھوڑ کر اسے دوبارہ ملنا چاہو تو کیا وہ ملنے پر تیار ہو جائے گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ مرد اپنی پرانی دوستی ساری عمر نہیں بھولتے"۔ عمران نے کہا تو ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"نہیں ۔ میں ایسا نہیں کر سکتی"...... مارشیا نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ جولیا۔ اس کو آف کر دو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... باہر موجود صفدر اور کیپٹن شکیل نے عمران کے باہر آتے ہی کہا۔ تنویر شاید دوسری طرف موجود تھا۔

"ٹائیں ٹائیں فش ۔ میں نے جتنی بھی کوشش کی ہے کہ کسی طرح لیبارٹری کا محل وقوع معلوم ہو جائے لیکن نہیں ہو سکا۔ بہرحال اب ایک ہی صورت ہے کہ وہاں پہنچ کر اسے برسٹل میٹر کے

ذریعے تلاش کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"برسٹل میٹر تو اس وقت کام دے گا جب نیچے مشینری کام کر رہی ہو جبکہ میرے خیال میں ڈاکٹر راسکن کی عدم موجودگی میں وہاں کام ہی نہیں ہو رہا ہوگا ورنہ مارگن وغیرہ باہر آ ہی نہ سکتے تھے"۔ صفدر نے کہا

"ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے لیکن بہرحال اب وہاں ایک راؤنڈ لگانا ضروری ہے"...... عمران نے کہا اور اسی لمحے جولیا بھی تیز تیز قدم اٹھاتی باہر آ گئی۔

"کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"دونوں کو آف کر دیا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ یہیں سے ویسٹ روڈ پر جائیں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ یہاں دونوں کاریں موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن بلسن کا گروپ شہر میں لازماً پھیلا ہوا ہوگا اور وہ یقیناً اپنی کاریں پہچانتے ہوں گے ۔ ایسا نہ ہو کہ ہم کسی اور مسئلے میں پھنس جائیں"...... صفدر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے ۔ پھر ایسا ہے کہ دو دو کے گروپ کی صورت میں علیحدہ علیحدہ رہائش گاہ پر پہنچا جائے اور پھر وہاں سے اپنی کار لے کر دوبارہ ویسٹ روڈ پر پہنچا جائے"...... عمران نے کہا تو سب کے سر ہلانے پر تنویر کو بھی کال کر لیا گیا اور وہ سب ایک ایک کر کے چھوٹے پھاٹک سے باہر نکل گئے۔

"باس ۔ کیا آپ کو یقین نہیں ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ بلسن کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں"...... جیکب نے سوالیہ لہجے میں مارگن سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں ایک ہی کمرے میں موجود تھے۔

"مجھے یقین ہے ۔ لیکن نہ میں وہاں جانا چاہتا ہوں اور نہ ہی تمہیں وہاں بھیجنا چاہتا ہو"...... مارگن نے کہا۔

"کیوں باس ۔ جب وہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں تو پھر کس بات کا خطرہ ہے"...... جیکب نے کہا۔

"میری چھٹی حس مسلسل الارم بجا رہی ہے"...... مارگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو مطلب یہی ہے کہ آپ کو بلسن کی بات پر یقین نہیں ہے اور نہ ہی اس کے ملازم براسکی کی بات پر۔ لیکن کیوں"۔ جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بلسن بھی اپنے سپیشل پوائنٹ سے بات کر رہا تھا اور براسکی

بھی۔ میں نے کال کا ماخذ دونوں بار چیک کیا ہے اور میں ان دونوں کی آوازیں بھی بہت اچھی طرح پہچانتا ہوں لیکن اس کے باوجود نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل مطمئن نہیں ہو رہا"...... مارگن نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے کیونکہ اس وقت جبکہ رات کا تیسرا حصہ گزر چکا تھا کس کی کال ہو سکتی تھی۔ مارگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مارگن نے کہا۔

"ڈینس بول رہا ہوں باس ۔ مشین روم سے"...... دوسری طرف سے ڈینس کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ۔ کیا ہوا۔ کوئی خاص بات"۔ مارگن نے چونک کر کہا۔

"باس ۔ اچانک ٹیلی ویو ڈیٹکٹو کا رسیونگ سیٹ دوبارہ حرکت میں آگیا ہے اور اس کا رخ ویسٹ روڈ کی طرف ہے"...... ڈینس نے کہا تو مارگن بری طرح اچھل پڑا۔

"اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ ابھی زندہ ہیں"...... مارگن نے کہا۔

"باس ۔ یہ چیکنگ تو آپ نے کرنی ہے ۔ میں نے آپ کو اطلاع دی ہے"...... ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ لوگ اس وقت کہاں موجود ہیں"...... مارگن نے پوچھا۔

"وہ مختلف سڑکوں سے گزر کر اب ویسٹ روڈ کی طرف آنے والی

سڑک پر پہنچے ہیں تو میں نے آپ کو اطلاع دی ہے"...... ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں مسلسل چیک کرتے رہو اور سنو۔ ریڈ الرٹ تو قائم ہے ناں"...... مارگن نے کہا۔

"یس باس"...... ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ کوئی خاص بات ہو تو مجھے فوری رپورٹ کرنا"۔ مارگن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور کریڈل پر پٹخا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سپر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

"بلسن سے بات کراؤ۔ میں مارگن بول رہا ہوں"...... مارگن نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس اپنے سپیشل پوائنٹ پر گیا ہوا ہے۔ ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارگن کے چہرے پر حیرت اور الجھن کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے تیزی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے پہلے سے زیادہ تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔

"دیکھا میری چھٹی حس درست الارم بجا رہی تھی۔ وہاں کوئی

خاص گڑبڑ ہو چکی ہے"...... مارگن نے رسیور رکھتے ہوئے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو مارگن نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مارگن نے کہا۔

"باس۔ کاشن اب رائل بلڈنگ کے قریب رک چکا ہے"۔ دوسری طرف سے ڈینس نے کہا۔

"رائل بلڈنگ کے قریب۔ اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں کہیں نہ کہیں سے یہ اطلاع مل چکی ہے کہ لیبارٹری کا گیٹ رائل بلڈنگ میں ہے"...... مارگن نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن باس۔ اب تو یہ بند ہو چکا ہے"...... ڈینس نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن پہلے تو ادھر سے ہی راستہ تھا۔ بہرحال ہوشیار رہنا"...... مارگن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارگن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر پریشانی اور الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"باس۔ بلسن کے اس سپیشل پوائنٹ کے ساتھ راس فیلڈ کلب ہے۔ وہاں سے کسی کو بھیج کر چیک کرایا جا سکتا ہے"...... جیکب نے کہا۔

"اوہ وہاں۔ واقعی۔ مجھے تو خیال ہی نہیں رہا"...... مارگن نے کہا اور تیزی سے ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس

کرنے شروع کر دیئے۔

"راس فیلڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مہذب نسوانی آواز سنائی دی۔

"اسسٹنٹ مینجر رچرڈ موجود ہے۔ میں اس کا دوست مارگن بول رہا ہوں"...... مارگن نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔ رچرڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رچرڈ۔ میں مارگن بول رہا ہوں"...... مارگن نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیسے آج فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"رچرڈ۔ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے کلب کے قریب سپر کلب کے ماسٹر بلسن کا سپیشل پوائنٹ ہے"...... مارگن نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... رچرڈ نے چونک کر پوچھا۔

"وہاں بلسن خود گیا تھا اور اس کا آدمی براسکی بھی وہاں موجود تھا لیکن اب وہاں سے کوئی فون ہی اٹنڈ نہیں کر رہا۔ کچھ غیر ملکی ایجنٹوں کو بے ہوش کر کے بلسن کے آدمی وہاں لے گئے تھے۔ انکی تعداد چار یا پانچ ہے۔ مجھے بلسن نے بتایا اور ابھی میں نے براسکی سے بھی کنفرم کیا کہ ان ایجنٹوں کو سپیشل پوائنٹ پر گولی مار دی گئی ہے اور میں نے انکی لاشیں وہیں چھوڑ دینے کے لئے کہا لیکن اب وہاں سے کوئی فون ہی اٹنڈ نہیں کر رہا۔ کیا تم وہاں خود جا کر چیکنگ کر سکتے ہو۔ پلیز"۔ مارگن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اور اگر بلسن ناراض ہو گیا تو پھر میری جان تو خطرے میں پڑ جائے گی۔ بلسن اور اس کا گروپ تو انتہائی خطرناک ہے"...... رچرڈ نے کہا۔

"یہ میری ذمہ داری۔ تم وہاں کی صورت حال چیک کرو۔ پلیز"۔ مارگن نے کہا۔

"تمہارا فون نمبر کیا ہے"...... رچرڈ نے پوچھا تو مارگن نے اپنا فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ میں تمہاری خاطر وہاں چلا جاتا ہوں"۔ رچرڈ نے کہا تو مارگن نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔ اسکے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"ڈینس بول رہا ہوں"...... ڈینس کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے"...... مارگن نے کہا۔

"باس۔ رائل بلڈنگ کے پاس بدستور کاشن موجود ہے اور ساکت ہے۔ حرکت نہیں کر رہا"...... ڈینس نے کہا۔

"سپیشل وے کو بھی چیکنگ میں رکھنا"...... مارگن نے کہا۔

"یس باس۔ وہ مسلسل چیکنگ میں ہے"...... ڈینس نے جواب دیا تو مارگن نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"عجیب گورکھ دھندہ ہے۔ ایجنٹ ہلاک بھی کر دیئے گئے ہیں اور حرکت میں بھی ہیں۔ آخر اس کا کیا مطلب ہوا"...... مارگن نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا جبکہ جیکب خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے مارگن کی بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مارگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مارگن نے اپنی عادت کے مطابق کہا۔

"رچرڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے رچرڈ کی انتہائی متوحش سی آواز سنائی دی تو اس کا لہجہ سن کر ہی مارگن اور جیکب دونوں بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ لاؤڈر کا بٹن پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز جیکب کو بھی سنائی دے رہی تھی۔

"یس۔ مارگن بول رہا ہوں۔ کیا ہوا ہے"...... مارگن نے کہا۔

"مارگن یہاں تو قتل عام ہوا پڑا ہے۔ بلسن اور براسکی دونوں کی لاشیں کرسیوں پر رسیوں سے بندھی ہوئی پڑی ہیں اور تمہاری دوست لڑکی مارشیا کی لاش بھی یہاں موجود ہے۔ وہ بھی رسی کی مدد سے کرسی پر بندھی ہوئی ہے اور ان تینوں کے علاوہ یہاں اور کوئی لاش نہیں ہے"...... رچرڈ نے متوحش سے لہجے میں کہا تو مارگن بے اختیار اچھل پڑا۔ جیکب کا چہرہ بھی حیرت سے مسخ سا دکھائی دے رہا تھا۔

"بلسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ویری بیڈ۔ کیا تم مارشیا کو پہچانتے ہو"...... مارگن نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں اسے سینکڑوں بار تمہارے ساتھ دیکھ چکا ہوں۔ پھر بھی ں پہچانوں گا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ بہرحال میں جا رہا ہوں اور سنو۔ نے بلسن کے کلب اطلاع دیتے وقت میرا نام نہیں لینا ورنہ اس کا سسٹنٹ روگر میرے گلے پڑ جائے گا"...... رچرڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ تم بے فکر رہو البتہ وہاں اپنا نشان نہ چھوڑنا"...... مارگن نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارگن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ور رکھ دیا۔

"دیکھا میری چھٹی حس درست کہہ رہی تھی۔ ان ایجنٹوں نے الٹا اور براسکی کو ہی مار ڈالا ہے اور مارشیا کو بھی اغوا کر کے لے اور اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ کیوں رائل بلڈنگ آئے ہیں جب پہلے رائل بلڈنگ سے لیبارٹری کا راستہ تھا تو میں ایک رشیا کو ساتھ لے کر وہاں آیا تھا اور گو میں نے اسے وہیں رائل میں ہی چھوڑ دیا تھا آگے نہیں لے گیا تھا اس لئے اس نے رائل بلڈنگ کی نشاندہی کر دی ہو گی"...... مارگن نے تیز تیز یں کہا۔

"لیکن باس۔ آپ نے خود بلسن اور براسکی سے بات کی تھی۔ وہ ول رہا تھا"...... جیکب نے کہا۔

"لازمی بات ہے کہ ان ایجنٹوں میں کوئی دوسروں کی آواز اور

لہجے کی نقل کرنے کا ماہر ہو گا"...... مارگن نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ یہ تو واقعی انتہائی خطرناک لوگ
ہیں"...... جیکب نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال تھا کہ بلسن انہیں کور کر لے گا لیکن بلسن تو خود
گیا۔ کاش میں اسے کہہ دیتا کہ وہ اس کوٹھی کو ہی میزائلوں سے
دے"...... مارگن نے کہا۔

"آپ اسرائیل کے صدر کو اطلاع دے دیں باس"...... جیکب
نے کہا۔

"ارے نہیں۔ یہ کسی صورت بھی لیبارٹری تک نہیں پہنچ
تم بے فکر رہو۔ اب میں ان کے خاتمے کا کوئی فول پروف
بناتا ہوں۔ میں ان کی لاشیں اب اسرائیل کے صدر کے سامنے
چاہتا ہوں"...... مارگن نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید
بات ہوتی انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو مارگن نے
کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مارگن نے کہا۔

"ڈینس بول رہا ہوں باس۔ کاشن حرکت میں آگیا ہے۔
واپس جا رہے ہیں"...... ڈینس نے کہا۔

"کہاں۔ کس طرف"...... مارگن نے چونک کر پوچھا۔

"وہیں رہائش گاہ پر جہاں سے یہ لوگ روانہ ہوئے تھے"
نے کہا۔

"کیا یہ وہاں پہنچ گئے ہیں"...... مارگن نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ لیکن ان کا رخ اسی طرف ہے"...... ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم انہیں مسلسل چیکنگ میں رکھنا۔ جب یہ وہاں پہنچ جائیں تو مجھے اطلاع دینا"...... مارگن نے کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مارگن بول رہا ہوں لیبارٹری سے"...... مارگن نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیسے کال کی ہے"۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کچھ جانتے ہو رابرٹ"۔ مارگن نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ یہ کون سے ایجنٹ ہیں"...... رابرٹ نے چونک کر کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ"...... مارگن نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی۔ کیا وہ تمہاری لیبارٹری کے خلاف کام کر رہے ہیں"...... رابرٹ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہ باوجود مسلسل ٹکریں مارنے کے ابھی تک

لیبارٹری کو ٹریس نہیں کر سکے جبکہ میں نے ان کی رہائش گاہ کو ٹریس کر لیا ہے۔ کیا تم ان کے خلاف کام کر سکتے ہو"۔ مارگن نے کہا۔

"کیا کرنا ہے ان کے خلاف"...... رابرٹ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"انہیں یقینی طور پر ہلاک کرنا ہے اور کیا کرنا ہے"...... مارگن نے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں مارگن اور تم اس طرح کہہ رہے ہو کہ جیسے عام سے مجرموں کا خاتمہ کرنا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"میں نے پہلے بلسن کے ذمے یہ کام لگایا تھا۔ بلسن نے انہیں بے ہوش کر دیا اور پھر وہ انہیں سپیشل پوائنٹ پر لے گیا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ وہ خود اپنے آدمی براسکی سمیت ان کے ہاتھوں مارا گیا ہے اس لئے اب میں نے تمہیں کال کی ہے"...... مارگن نے کہا۔

"بلسن نے ہلاک ہونا ہی تھا۔ کہاں بلسن جیسا عام سا بدمعاش اور کہاں یہ دنیا کے سب سے خطرناک ایجنٹ"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اب تم بتاؤ تم نو دناپ ایجنٹ رہے ہو۔ کیا خیال ہے۔ کتنی رقم لو گے"...... مارگن نے کہا۔

"تمہیں ان کی رہائش گاہ کا علم ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"ہاں"...... مارگن نے جواب دیا۔

"ایسی صورت میں صرف چار لاکھ ڈالر کیونکہ کام آسانی سے ہو جائے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"میں تمہیں پانچ لاکھ ڈالر دوں گا لیکن شرط یہی ہے کہ کام یقینی ہونا چاہئے اور ان کی لاشیں بھی صحیح سلامت رہیں تاکہ میں انہیں اسرائیلی حکام کے سامنے پیش کر سکوں"...... مارگن نے کہا۔

"اوکے۔ مجھے منظور ہے۔ تم مجھے رہائش گاہ بتاؤ اور رقم تیار رکھو۔ لاشیں کہاں پہنچاؤں تمہاری لیبارٹری میں یا کسی اور جگہ پر"۔ رابرٹ نے کہا۔

"نہیں۔ نہ لیبارٹری میں اور نہ ہی کسی اور جگہ۔ تم نے انہیں اسی جگہ چھوڑ دینا ہے میں خود وہاں سے اٹھوا لوں گا۔ تم نے صرف مجھے فون پر اطلاع دینی ہے"...... مارگن نے کہا۔

"اوکے۔ رہائش گاہ کا پتہ بتا دو اور رقم کا کیا ہو گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"رقم تمہاری اطلاع ملنے کے بعد تمہیں خود بخود مل جائے گی۔ بے فکر رہو۔ یہ حکومتی کام ہے اس لئے اس میں کوئی گھپلا نہیں ہو سکتا"...... مارگن نے کہا۔

"اوکے"...... رابرٹ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو مارگن نے اسے پتہ بتا دیا جہاں کاشن جا کر رک گیا تھا اور جہاں سے بلسن نے انہیں اغوا کیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ رقم تیار کر لو۔ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے بعد تمہیں

فون کروں گا۔ فون نمبر بھی بتا دو"...... رابرٹ نے کہا تو مارگن نے اسے اپنا فون نمبر بتا دیا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو مارگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مارگن نے کہا۔

"ڈینس بول رہا ہوں باس۔ کاشن واپس اسی کوٹھی میں جا کر رک گیا ہے"...... ڈینس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم مسلسل اسے چیک کرتے رہو"...... مارگن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"باس۔ کیا رابرٹ ان کو کور کر لے گا"...... جیکب نے کہا۔

"ہاں۔ بلسن صرف بدمعاش اور قاتل تھا جبکہ رابرٹ منجھا ہوا ایجنٹ ہے اور ان لوگوں سے پہلے ٹکرا بھی چکا ہے اس لئے وہ زیادہ اچھے انداز میں کام کر لے گا"...... مارگن نے کہا۔

"لیکن باس۔ رابرٹ کی بات سے محسوس ہوتا تھا کہ وہ لیبارٹری کے بارے میں جانتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ الٹا اس سے لیبارٹری کے بارے میں ہی معلوم کر لیں"...... جیکب نے کہا تو مارگن بے اختیار ہنس پڑا۔

"اسے بھی لیبارٹری کے بارے میں وہی کچھ معلوم ہے جو مارشیا کو معلوم تھا اس لئے بے فکر رہو"...... مارگن نے ہنستے ہوئے کہا تو جیکب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"اب ایک ہی صورت رہ گئی ہے کہ اس مارگن کو کسی طرح
ی سے باہر نکالا جائے"...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے
ہا۔

"لیکن کیسے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ سب
یسٹ روڈ علاقے کا مکمل سروے کر کے اور خاص طور پر رائل
ڈنگ کی مکمل چیکنگ کرنے کے بعد واپس آئے تھے لیکن عمران
نے اس کوٹھی میں رہنے کی بجائے ساتھ والی خالی کوٹھی میں ڈیرہ جما
یا تھا جبکہ کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر تینوں اس کوٹھی کی نگرانی
ر رہے تھے جہاں ان کی کار موجود تھی۔ عمران کو دراصل خدشہ تھا
کہ جس طرح بلسن کو اس کوٹھی کی نشاندہی کی گئی تھی اسی طرح
ارگن کسی اور گروپ کو بھی بھیج سکتا ہے اور اب آخری صورت یہی
ہے کہ اس آنے والے گروپ کے لیڈر کے میک اپ میں مارگن کو

اس کے بل سے باہر نکالا جائے۔ چنانچہ یہ بات اس نے جولیا کو
دی تھی۔

"لیکن یہ مارگن بے حد محتاط اور ہوشیار آدمی لگ رہا ہے۔ یہ کس
صورت باہر نہیں آ رہا۔ پہلے بھی تم نے دیکھا کہ اس نے باہ
تمہاری کوشش کے باہر آنے سے انکار کر دیا تھا"...... جولیا نے

"میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آ رہی کہ آخر مارگن
لیبارٹری میں بیٹھے بیٹھے کیسے ہماری رہائش گاہ کا علم ہو گیا۔ باہ
ٹکریں مارنے کے میں اس کی کوئی وجہ نہیں سمجھ سکا"...... تم
نے کہا۔

"تم نے کار وہیں کوٹھی میں کیوں چھوڑ دی ہے۔ کیا تمہارا خی
ہے کہ اس کار کی وجہ سے وہ ہمیں ٹریس کر لیتے ہیں"...... جولیا
کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب تم واقعی سمجھ داری کی باتیں کر رہی ہو۔ گو میں نے کار
مکمل جائزہ لیا ہے لیکن کار پر کوئی ٹیلی ویو ڈیٹکٹو یا کسی قسم کی کو
ڈیوائس موجود نہیں ہے اس کے باوجود میری چھٹی حس کہہ رہی
کہ معاملہ اس کار سے ہی متعلق ہے اور میں اس بارے میں جا
چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی
لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ کوٹھی کی نگرانی شروع ہو گئی ہے"...... صفدر
نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ کون لوگ ہیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔
اس کے اٹھتے ہی جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"دو کاروں میں آٹھ افراد آئے ہیں اور وہ کوٹھی کے عقب میں اور
سائیڈوں میں پھیل گئے ہیں۔ لگتا ہے انہیں کسی کا انتظار ہے"۔
صفدر نے کہا۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے کمرے سے نکل کر وہ
سیڑھیاں چڑھتا ہوا دوسری منزل پر پہنچ گیا۔ کیپٹن شکیل وہاں پہلے
سے موجود تھا۔

"کہاں ہیں یہ لوگ"...... عمران نے کھڑکی پر موجود پردے کو
ذرا سا ہٹا کر ساتھ والی کوٹھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ سامنے درخت کے نیچے دو آدمی موجود ہیں جبکہ تین سائیڈ گلی
میں اور تین عقبی طرف گئے ہیں اور کاریں ذرا سا آگے پارکنگ میں
روک دی گئی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تنویر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ عقبی طرف ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کوٹھی کے فون کو کنکٹ کیا تھا تم نے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس میں زیرو ون لگا دیا گیا تھا اور یہ ہے اس کا رسیونگ
سیٹ"...... صفدر نے رسیونگ سیٹ جیب سے نکال کر عمران کی
طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے رسیونگ سیٹ لے کر جیب
میں ڈال لیا۔

"تم نیچے جاؤ اور تنویر کو بھی بتا دینا کہ وہ خیال رکھے۔ یہ لوگ لازماً پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں گے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بے ہوش ہو جائے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں واقعی۔ یہ خیال تو مجھے نہیں آیا تھا لیکن ان کا کرنا کیا ہے۔ کیا انہیں ختم کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"دیکھو۔ فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بہرحال تم نے کچھ نہیں کرنا۔ جو کچھ کروں گا میں ہی کروں گا"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"وہ۔ وہ بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر رہے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک آدمی عقبی طرف سے سائیڈ راہداری سے ہوتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ اس نے پھاٹک کھولا تو ایک ورزشی جسم کا آدمی جس نے براؤن رنگ کا سوٹ پہنچا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے چار مسلح افراد بھی اندر داخل ہوئے۔ عمران خاموش کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھریں تو اس نے تیزی سے جیب سے رسیونگ سیٹ نکال لیا۔

"یس"...... ایک آواز ابھری۔

"رابرٹ بول رہا ہوں مارگن"...... ایک دوسری آواز رسیونگ سیٹ سے سنائی دی۔

"اوہ یس۔ کیا ہوا"...... مارگن کی آواز سنائی دی۔

"کوٹھی تو خالی پڑی ہوئی ہے۔ یہاں کوئی آدمی نہیں ہے اور نہ وئی سامان ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا کوٹھی میں کار موجود ہے"۔ مارگن کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں۔ ایک کار پورچ میں موجود ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"اس میں چیک کرو ایون زیرو ٹیلی ویو ڈینکٹو کا رسیونگ سیٹ د ہے"...... مارگن نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار چونک

رسیونگ سیٹ۔ کیوں"...... رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے کہا۔

"اسی سے تو ہم نے اس کوٹھی کو پہلی بار ٹریس کیا تھا اور اب س کا کاشن ہمیں مسلسل مل رہا ہے لیکن یہ لوگ ہو سکتا ہے دیک کہیں گئے ہوں ورنہ وہ کار لازماً لے جاتے"...... مارگن کہا۔

"لیکن اب ہم کب تک یہاں کی نگرانی کریں گے۔ عمران تیز آدمی ہے۔ لازماً اسے کوئی شک پڑ گیا ہو گا اس لئے وہ کار چھوڑ کر کہیں اور شفٹ ہو گیا ہو گا اور انہوں نے لازماً میک ور لباس بھی تبدیل کر لئے ہوں گے"...... رابرٹ نے کہا۔

"تم کار چیک کر کے مجھے بتاؤ تو سہی"...... مارگن نے کہا۔

"اچھا۔ ہولڈ کرو"...... رابرٹ نے کہا اور پھر ایسی آواز سنائی دی

جیسے رسیور رکھا گیا ہو اور تھوڑی دیر بعد وہی براؤن سوٹ وا
برآمدے سے نکل کر پورچ کی طرف بڑھا جہاں کار موجود تھی
نے کار کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔ عمران کی نظریں اس پر
ہوئی تھیں۔ اس نے ڈیش بورڈ کھولا اور اندر ہاتھ ڈالا۔ دوسرے
اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ٹیلی ویو ڈیٹکٹو کا رسی
سیٹ موجود تھا۔ وہ کچھ دیر اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے
واپس رکھا اور ڈیش بورڈ بند کر دیا۔ کار سے اتر کر اس نے
دروازہ بند کیا اور پھر وہ اندرونی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو "...... چند لمحوں بعد رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا ہوا ہے "...... مارگن کی آواز سنائی دی۔

"رسیونگ سیٹ ڈیش بورڈ میں موجود ہے اور آف ہے۔ اس
باوجود تم کہہ رہے ہو کہ تم نے اس کے ذریعے اس کوٹھی کو
کیا ہے "...... رابرٹ نے کہا۔

" تم اسے نہ سمجھ سکو گے ۔ ہمارے پاس ایسی طاقتور
موجود ہے جو اس کے اندر موجود بیٹری سے لنکڈ کر دی گئی ہے
لئے یہ آف ہونے کے باوجود اس کا کاشن دے رہی ہے "......
نے کہا۔

"ہو گی ۔ لیکن اب کیا کرنا ہے "...... رابرٹ نے کہا۔

" تم واپس جاؤ ۔ میں اب انہیں دوبارہ ٹریس کرتا ہوں
تمہیں کال کروں گا "...... مارگن نے کہا۔

لیکن وہ رقم ۔ اس کا کیا ہو گا "...... رابرٹ نے کہا۔

رقم تمہیں مل جائے گی ۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں
...... مارگن نے جواب دیا۔

اوکے "...... رابرٹ نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا اور پھر
ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار سانس لیتے ہوئے رسیونگ
واپس جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب واپس جاتے
دیئے اور پھران کی کاریں بھی واپس چلی گئیں۔

یہ رسیونگ سیٹ تم نے پہلے ہی ٹیک کر رکھا تھا ۔ کیا تمہیں
تھا کہ یہ لوگ کال کریں گے "...... جولیا نے حیرت بھرے
یں کہا۔

ہاں ۔ ظاہر ہے جب ہم انہیں نہیں ملیں گے تو وہ مارگن کو
ٹ دیں گے اور میں مارگن کا رد عمل دیکھنا چاہتا تھا لیکن اس
نے ایک اور مسئلہ حل کر دیا ہے "...... عمران نے مسکراتے
کہا۔

کون سا مسئلہ "...... جولیا نے چونک کر کہا۔

چوہے کو بل سے نکالنے والا مسئلہ "...... عمران نے کہا۔

آؤ کیپٹن شکیل اب تم بھی نیچے آ جاؤ ۔ اب یہاں رہنے کی
ت نہیں رہی "...... عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ
نیچے آ گئے ۔ صفدر اور تنویر بھی وہاں آ گئے ۔

اس بار تو سمجھ نہیں آ رہی کہ کیسے آگے بڑھا جائے "۔ صفدر نے

انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" قدرت نے ایک راستہ بنا دیا ہے کیپٹن شکیل ۔ تم جا کر
کے ڈیش بورڈ سے وہ رسیونگ سیٹ لے آؤ " ...... عمران نے ک
کیپٹن شکیل سرہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی ط
بڑھ گیا۔

" کون سا رسیونگ سیٹ " ...... صفدر نے حیران ہو کر پو
عمران نے فون پر ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی ۔

" اوہ ۔ تو اس رسیونگ سیٹ کے ذریعے انہوں نے ہمیں
کیا تھا۔ حیرت ہے " ...... صفدر نے کہا۔

" ہاں ۔ میرے ذہن میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ ان کے پاس
قدر ایڈوانس اور طاقتور مشینری ہو گی کہ وہ بیٹری سے لنک ک
ہمیں چیک کر لیں گے ۔ بہرحال اب اس پوائنٹ کو میں ان
الٹا دینا چاہتا ہوں " ...... عمران نے کہا۔

" وہ کیسے " ...... صفدر نے چونک کر کہا۔

" اب ہم اس رسیونگ سیٹ کے ذریعے اس طاقتور مشی
چیک کریں گے اور اس طرح لیبارٹری کا محل وقوع خود بخود سا
جائے گا " ...... عمران نے کہا تو صفدر کے چہرے پر یکلخت مسرت
تاثرات ابھر آئے ۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل رسیونگ سیٹ
واپس آ گیا تو عمران نے اس کے ہاتھ سے رسیونگ سیٹ لیا ا
اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کی سکرین پر

روڈ علاقے کا تفصیلی نقشہ ابھر آیا۔ عمران نے ایک اور بٹن پریس کیا
تو نقشے پر ایک نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ عمران نے غور سے اس
نقشے کو دیکھنا شروع کر دیا۔

" اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ یہ لیبارٹری ہاسٹل کے نیچے بنی ہوئی
ہے " ...... عمران نے کہا۔

" ہاسٹل کے نیچے ۔ لیکن اس کا راستہ " ...... صفدر نے حیران ہو
کر کہا۔

" یہ جلنے بجھنے والا پوائنٹ بتا رہا ہے کہ حفاظتی مشینری ہاسٹل کے
انتہائی مغرب میں ہے اور ایسی مشینری ایسی جگہ نصب کی جاتی ہے
جہاں سے راستہ قریب ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ راستہ مغرب کی
طرف ہو گا اور اس پوائنٹ سے زیادہ سے زیادہ دو سو گز کے فاصلے پر
ہو گا اور جو سروے ہم نے کیا ہے اس کے مطابق ہاسٹل سے مغرب
کی طرف دو سو گز کے فاصلے پر چرچ ہے اس لئے لامحالہ یہ راستہ چرچ
میں سے ہی جاتا ہو گا " ...... عمران نے کہا۔

" لیکن چرچ میں راستہ کیسے محفوظ رہ سکتا ہے " ...... جولیا نے
کہا۔

" لیکن میرا خیال ہے کہ زیادہ محفوظ رہ سکتا ہے۔ وہاں فادر ہو گا
اور بس اور فادر ان کا اپنا آدمی بھی ہو سکتا ہے " ۔ عمران نے کہا۔

" لیکن اب اسے ٹریس کیسے کیا جائے گا " ...... صفدر نے کہا۔

" اب فکر نہ کرو ۔ اب مقام سامنے آ گیا ہے تو راستہ بھی مل

جائے گا۔ چلو اٹھو۔ کار باہر نکالو اور اسلحہ بھی نے لو۔ اب اس کیمو فلاج لیبارٹری کا خاتمہ کر ہی دیں"...... عمران نے کہا تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اس رسیونگ سیٹ کا کیا کریں گے۔ یہ تو انہیں کاشن دے رہا ہو گا"...... جولیا نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو۔ میں نے اس کی بیٹری آف کر دی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"واقعی اللہ تعالیٰ مدد کرنے والا ہے ورنہ ہم تو واقعی اس بار گھپ اندھیرے میں بھٹک رہے تھے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ان سب کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور ان سب نے چونک کر بے اختیار دروازے کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی ان سب نے اپنا اپنا سانس روک لیا۔ عمران نے تو پہلی بار ہی سانس روک لیا تھا لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ سیاہ رنگ کے دھوئیں سے بنی ہوئی کسی دلدل میں تیزی سے اترتا چلا جا رہا ہو۔ اس نے اپنے ذہن کو بلینک کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن چند لمحوں بعد ہی گھپ اندھیرے میں ڈوب کر رہ گیا۔

"راؤڈز اوکے ہیں باس"...... چند لمحوں بعد فرینک نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں یہیں ٹھہرو گے اور اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو میری طرف سے اجازت ہے کہ انہیں گولیوں سے اڑا دینا"۔ کرنل بگز نے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوکے سر"...... مسلح افراد نے کہا۔

"میں زیرو ہاؤس میک کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں تم جا کر اس سے میک اپ واشر لے آؤ"...... کرنل بگز نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے فرینک بھی کمرے سے باہر چلا گیا۔ اب کمرے میں دونوں مشین گنوں سے مسلح افراد موجود تھے۔

"کیا تم ہمیں پانی پلا سکتے ہو"...... عمران نے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش بیٹھے رہو۔ اب اگر تمہاری زبان چلی تو گولیوں سے اڑا دیں گے"...... ان میں سے ایک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یار پانی ہی مانگا ہے۔ کوئی گولی تو نہیں مار دی تمہیں۔ ہم تو ویسے بھی ڈبل راؤڈز میں جکڑے ہوئے بے بس ہیں۔ اس کے باوجود تم ہم سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ خاموش بیٹھے رہو"...... اس آدمی نے پہلے

پر مبنی ایک میزائل بھی تیار کر لیا تھا کہ دشمن فوجوں کے قریب جب یہ میزائل پھٹے تو دشمن فوجیں اسلحہ وغیرہ کا استعمال تو ایک طرف نقل و حرکت کرنے سے بھی معذور ہو جائیں اور دفاعی ہتھیار کے سلسلے میں اس نے ایک تحقیقاتی مضمون پڑھا تھا۔ اس میں ان جدید راسٹا ریز کی جو خصوصیات بیان کی گئی تھیں وہ اس قدر واضح تھیں کہ عمران کے ذہن میں ٹانگوں کی حرکت دیکھ کر خود بخود راسٹا ریز کا نام ابھر آیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ اسے یاد آگیا تھا کہ راسٹا ریز کا ویسے تو آج تک کوئی توڑ سامنے نہ آیا تھا لیکن اس تحقیقاتی مضمون میں ایک جگہ لکھا گیا تھا کہ ایک اتفاق سے یہ بات سامنے آگئی تھی کہ راسٹا ریز کا توڑ خون ہے۔ انسانی خون یا کسی بھی جانور یا پرندے کا خون اگر انسانی جسم میں داخل کر دیا جائے چاہے وہ کتنی ہی معمولی مقدار میں کیوں نہ ہو تو راسٹا ریز کا اثر یکلخت ختم ہو جاتا تھا۔ اس پر باقاعدہ تحقیقات کی گئی تھیں اور ان تحقیقات کے مطابق راسٹا ریز انسان کے اعصابی نظام کے مرکز میں ایک جھلی سی بنا دیتی تھی اور اس جھلی کی وجہ سے اعصاب کی جسم میں ہونے والی تحریک انتہائی حد تک سست ہو جاتی تھی لیکن خون کو اگر انسانی جسم میں انجیکٹ کیا جائے یا ویسے ہی حلق سے نیچے اتار دیا جائے تو اس کا اثر اس جھلی پر فوری پڑتا تھا اور جھلی فوراً ختم ہو جاتی تھی۔ اس طرح اعصاب کی تحریک دوبارہ اپنی پوری طاقت سے کام کرنا شروع کر دیتی تھی۔ اس سلسلے میں یہ

بھی تحقیقات کی گئی تھیں کہ راسٹا ریز کے شکار کا خون بھی دوبارہ اس کو انجیکٹ کر دیا جائے یا پلا دیا جائے تب بھی اس کے اثرات یہی ہوتے تھے۔ اس سلسلے میں بھی تحقیق کی گئی تھی اور یہ نتیجہ نکالا گیا تھا کہ خون چونکہ راسٹا ریز کے مخصوص سرکل سے علیحدہ ہو جاتا تھا اس لئے اس پر راسٹا ریز کے اثرات ختم ہو جاتے تھے اور پھر جب یہ خون دوبارہ جسم میں انجیکٹ کیا جاتا تھا تو وہ ایک لحاظ سے بیرونی خون بن جاتا تھا بغیر راسٹا ریز کے اثرات کے۔ یہ ساری باتیں چند لمحوں میں ہی عمران کے ذہن میں گھومتی چلی گئیں اور اس نے اپنا نیچے لٹکا ہوا بازو اوپر اٹھانے کی کوشش شروع کر دی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا بازو لاکھوں ٹن وزنی ہو گیا ہو لیکن وہ مسلسل اپنی کوشش میں لگا رہا لیکن بازو تھوڑا سا اوپر اٹھنے کے بعد ایک جھٹکے سے واپس گر گیا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک اور خیال آیا تو اس نے اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈز کو استعمال کرنے کا سوچا۔ اس نے آہستہ آہستہ انداز میں جھٹکے دے کر بلیڈوں کو ناخنوں سے باہر نکالا اور پھر اس نے اپنا دوسرا بازو کرسی کے اوپر سے گھما کر دوسری طرف لٹکا لیا۔ گو اس سارے عمل کے لئے اس سخت ترین جدوجہد کرنا پڑی لیکن بہرحال وہ اس مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ پھر اس نے بلیڈوں کی مدد سے اپنے دوسرے بازو کی کلائی پر زخم لگانے کی کوشش شروع کر دی لیکن معمولی سی خراشوں کے علاوہ او کچھ نہ ہو سکا اور پھر اچانک اس کے حلق سے ہلکی سی سسکاری سی نکل

گئی کیونکہ اس نے ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ جھٹکے سے واپس گر گیا اور اس جھٹکے کی وجہ سے بلیڈ نے خاصی گہرائی میں زخم لگا دیا تھا۔ زخم میں سے خون رسنے لگا لیکن عمران چونکہ ہاتھ نہ اٹھا سکتا تھا اس لئے اس نے آہستہ آہستہ اپنا سر نیچے جھکانا شروع کر دیا اور پھر نجانے کتنی دیر کی شدید جدوجہد کے بعد وہ اس قابل ہوا کہ اس کا سر نیچے جا کر اس بازو کے زخم تک پہنچ سکا۔ کچھ اس نے بازو کو بھی اوپر اٹھایا تھا اور پھر اس کے ہونٹ اس کے اپنے بازو پر موجود زخم پر جم سے گئے اور اس نے آہستہ آہستہ اپنا خون خود ہی چوسنا شروع کر دیا۔ خون خاصی مقدار میں نکل رہا تھا۔ پھر جیسے ہی خون اس کے حلق سے نیچے اترا اچانک اس کے جسم کو زور زور سے مسلسل جھٹکے لگنے شروع ہو گئے اور چند جھٹکوں کے بعد ہی عمران کے جسم میں موجود تمام سستی یکلخت غائب ہو گئی اور اس کی جگہ توانائی لہروں کی صورت میں اس کے جسم میں دوڑتی چلی گئی اور عمران کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔ اس نے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے بڑی آسانی سے رسی کی گانٹھ کھول لی۔ اب وہ پہلے کی طرح چست ہو چکا تھا۔ اس نے تیزی سے گردن گھمائی تو اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھی ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے تھے لیکن ظاہر ہے ان کی حرکات انتہائی سست تھیں۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ اس کا مخصوص مشین پسٹل اس کی جیب میں موجود تھا۔ شاید

انہوں نے صرف ان کی پشت پر موجود تھیلے علیحدہ کئے تھے لیکن ان کی تلاشی لینے کا خیال ہی نہ آیا تھا۔ عمران نے مشین پسٹل نکال کر اسے اپنے کوٹ کی آستین کے اندر اس طرح ڈال لیا کہ صرف ایک ہلکے سے جھٹکے سے نکل کر اس کے ہاتھ میں آسکتا تھا۔ ابھی وہ پسٹل کو ایڈجسٹ کر ہی رہا تھا کہ دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے یکلخت اپنے جسم کو انتہائی ڈھیلا چھوڑ دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور دو آدمی دو کرسیاں اٹھائے اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے دونوں کرسیاں ان کے سامنے رکھیں اور پھر مڑ کر وہ عقبی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے بعد ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا جس کی فراخ پیشانی اور آنکھوں میں موجود چمک اسے ذہین ظاہر کر رہی تھی اور عمران دونوں کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ ان میں سے ایک ڈاکٹر راسکن ہے اور دوسرا مارگن کیونکہ ڈاکٹر راسکن کا حلیہ وہ اس کی بیوی مارتھا سے معلوم کر چکا تھا اور مارگن کو وہ بہرحال کار میں پہلے دیکھ چکا تھا۔

" تو یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے ہمارے لئے ہر جگہ مسائل کھڑے کر دیئے تھے "...... ڈاکٹر راسکن نے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" یس ڈاکٹر راسکن ۔ یہی وہ لوگ ہیں ۔ مجھے صرف آپ کا انتظار

تھا ورنہ میں اب تک اسرائیلی حکام کو ان کے بارے میں اطلاع دے دیتا لیکن اچانک آپ کی کال آگئی کہ آپ واپس آ رہے ہیں اس لئے میں رک گیا"...... مارگن نے کہا۔

" یہ اس طرح ایزی انداز میں کیوں بندھے ہوئے ہیں ۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں ۔ مجھے تو صدر اسرائیل نے اس طرح ان کے بارے میں ڈرا دیا ہے جیسے یہ انسان ہی نہ ہوں"...... ڈاکٹر راسکن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران نے اپنے آپ کو دوبارہ اسی حال میں کر لیا تھا جیسے وہ پہلے تھا۔ گو اب وہ اداکاری کر رہا تھا لیکن دیکھنے والا یہی سمجھ سکتا تھا کہ اس کی حالت میں فرق نہیں آیا اور یہ تو عمران جانتا تھا کہ وہ ایسی اداکاری کس مشکل سے کر رہا تھا۔ اس کے زخم سے اب خون نہ بہہ رہا تھا کیونکہ خون جوسنے کی وجہ سے بند ہو گیا تھا۔

" جناب ۔ یہ سب کینچوؤں سے بھی زیادہ بدتر حالت میں ہیں ۔ یہ تو اپنی انگلی کو بھی تیزی سے حرکت نہیں دے سکتے ۔ یہ ہمارا کیا بگاڑ لیں گے "...... مارگن نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

" لیکن یہ ایکریمین ہیں ۔ تم نے ان کے میک اپ صاف کیوں نہیں کرائے "...... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

" کرائے ہیں لیکن نجانے انہوں نے کس انداز کا میک اپ کر رکھا ہے کہ واش ہی نہیں ہوتا اور مجھے اس کی پرواہ بھی نہیں ہے۔

اسرائیلی حکام خود ہی ان کا میک اپ واش کرتے پھریں گے"۔ مارگن نے کہا اور اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک اور نوجوان اندر داخل ہوا۔اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس تھا۔

"باس ۔ اسرائیل سے صدر صاحب کی براہ راست کال ہے"۔ آنے والے نے کہا۔

"اوہ ۔ مجھے دو"...... ڈاکٹر راسکن نے چونک کر کہا اور اس آنے والے نے فون پیس ڈاکٹر راسکن کی طرف بڑھا دیا۔چونکہ سیکورٹی کے تحت صدر نے خود طے کیا تھا کہ وہ لیبارٹری میں براہ راست فون کیا کریں گے تاکہ پاکیشیائی ایجنٹ اگر ان کی آواز میں فون کریں تو وہ لازماً پروٹوکول کے تحت پہلے ملٹری سیکرٹری کی آواز کی نقل کریں گے ۔اس طرح چیک ہو جائیں گے۔

"یس سر۔ میں ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر راسکن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر راسکن آپ بخیریت پہنچ گئے ہیں ناں۔ مجھے آپ کے بارے میں بے حد فکر تھی کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ بدستور قبرص میں موجود ہیں"...... پریذیڈنٹ نے کہا۔

"یس سر۔ میں صحیح سلامت پہنچ گیا ہوں اور سر جن پاکیشیائی ایجنٹوں کی بات آپ کر رہے ہیں وہ اس وقت یہاں میرے سامنے کینچوؤں سے بھی بدتر حالت میں موجود ہیں اور یہ کارنامہ چیف سیکورٹی آفیسر مارگن نے سرانجام دیا ہے"...... ڈاکٹر راسکن نے

بڑے فخریہ لہجے میں کہا تو مارگن کا چہرہ فرط مسرت سے بے اختیار جگمگا اٹھا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں۔ کن کی بات کر رہے ہیں آپ"۔ دوسری طرف سے صدر اسرائیل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ اپنے عہدے کا تمام وقار یکلخت فراموش کر بیٹھے تھے اور عمران دل ہی دل میں مسکرا دیا۔

"جناب ۔ وہی پاکیشیائی ایجنٹ ۔ جن کی آپ بات کر رہے ہیں جناب"...... ڈاکٹر راسکن نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ کیا زندہ ہیں وہ"...... دوسری طرف سے اس بار واقعی حلق پھاڑ کر پوچھا گیا۔

"یہ ۔ یہ ۔ یس سر۔ یس سر۔ مگر سر۔ ان کی حالت کینچوؤں سے بھی بدتر ہے جناب۔ وہ حرکت نہیں کر سکتے جناب"...... ڈاکٹر راسکن اب پوری طرح بوکھلا گیا تھا۔ مارگن کا چمکتا ہوا چہرہ بھی صدر کے اس طرح حلق پھاڑ کر چیخنے سے سیاہ پڑ گیا تھا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ انہیں خود لیبارٹری میں لے آئے ہیں۔ یہ تو عفریت ہیں عفریت ۔ فوراً انہیں ہلاک کر دیں۔ فوراً ۔ جلدی اور سنیں۔ ابھی اسی وقت ۔ فون آف نہ کریں۔ فوراً گولیاں چلائیں میں فون پر گولیاں چلنے کی آوازیں سننا چاہتا ہوں"...... صدر نے یکلخت پہلے سے بھی زیادہ اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ مارگن انہیں گولیوں سے اڑا دو"...... ڈاکٹر راسکن نے بھی بری طرح چیختے ہوئے کہا تو مارگن بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اپنے عقب میں موجود مشین گن بردار سے مشین گن لینے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران نے ہاتھ کو جھٹکا دیا اور پھر جیسے ہی مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں آیا اس نے یکلخت فائر کھول دیا۔ دوسرے لمحے ڈاکٹر راسکن، مارگن، فون پیس لے آنے والا نوجوان اور عقب میں موجود دونوں مشین گن بردار چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے جبکہ عمران نے اپنے جسم کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور دوسرے لمحے اس نے ڈاکٹر راسکن کے ہاتھ سے نیچے فرش پر گرنے والا فون پیس اٹھا لیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ڈاکٹر راسکن۔ تم کیوں چیخے تھے۔ ہیلو۔ ہیلو"۔ دوسری طرف سے اسرائیل کے صدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اس لئے جناب کہ سازشی یہودیوں کا انجام ہمیشہ اسی طرح کربناک چیخوں پر ہی ہوتا ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ عمران تم۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ۔ وہ ڈاکٹر راسکن تو کہہ رہا تھا کہ تم کینچوے بن چکے ہو"...... اسرائیل کے صدر نے عمران کی آواز سن کر اس قدر بوکھلا کر کہا کہ اس کے منہ سے درست فقرہ ہی نہ نکل رہا تھا۔

"مارگن نے ہم پر راسٹا ریز فائر کر کے واقعی ہمیں کینچوؤں میں

بدل دیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ بے حد رحیم و کریم ہے۔ یہودی چونکہ لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ان سازشوں کے بخیئے ادھیڑ کر رکھ دیتا ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

"تم۔ تم نجانے کیا ہو۔ کیا تم کسی طرح مر نہیں سکتے۔ یہودیوں کی جان چھوڑ نہیں سکتے۔ کیا تمہیں کسی طرح موت نہیں آ سکتی"...... دوسری طرف سے اسرائیل کے صدر نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا اور پھر فون کا رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے فون آف کیا اور اسے ایک طرف رکھ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈاکٹر راسکن، مارگن، فون لانے والا جیکب اور دونوں مسلح افراد ختم ہو چکے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاک کر دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اسرائیل کا صدر نجانے کیا اقدام کر گزرے اس لئے وہ جلد از جلد اپنے ساتھیوں کو درست کر کے اس لیبارٹری کا خاتمہ کر دینا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے اس بار اپنی کلائی پر خود ہی دانتوں سے گہرا زخم ڈالا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے کلائی کی رگ سے نکلنے والا خون باری باری اپنے سب ساتھیوں کے منہ میں ڈال دیا۔

"جلدی ٹھیک ہو جاؤ۔ جلدی۔ ہم انتہائی شدید خطرے میں ہیں"...... عمران نے باری باری ان کی رسیاں کھولتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ہی ان سب کے جسموں کو مسلسل جھٹکے لگنے شروع

ہو گئے اور پھر وہ اچھل کر کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور تقریباً سب نے ہی منہ میں موجود عمران کے خون کو تھوکنا شروع کر دیا۔

" ارے ۔ ارے ۔ اب اتنا بھی کڑوا نہیں ہے میرا خون ۔ یہ دوسری بات ہے کہ اماں بی بچپن سے ہی مجھے ہر گرمیوں میں نیم کا عرق پلایا کرتی تھیں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ یہ کیا ہو گیا ہے ۔ یہ تمہارے خون کی وجہ سے ہم ٹھیک ہو گئے ہیں"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اپنی مشین گن سنبھالو ۔ جلدی کرو ہم نے اپنا سامان تلاش کرنا ہے اور پھر یہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ کرنا ہے اور یہاں سے نکلنا بھی ہے۔ جلدی کرو۔ ہری اپ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے حرکت میں آ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ نہ صرف اپنا سامان تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئے تھے بلکہ انہوں نے مشین روم میں پہنچ کر وہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا اور تمام مشینری تباہ کر دی اور پھر آگے لیبارٹری کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ لیبارٹری میں آٹھ سائنس دان اور دس ان کے اسسٹنٹ تھے اور لیبارٹری کے بڑے ہال میں انتہائی جدید ترین مشینری بھی موجود تھی۔

" خبردار ۔ ہاتھ اٹھا لو"...... عمران نے ہال میں داخل ہوتے ہی کہا تو وہاں موجود تمام افراد بے اختیار اچھل پڑے ۔ یہ سب سائنس دان تھے ادھیڑ عمر ۔ البتہ ان میں سے ایک قدرے نوجوان تھا۔

" تم ۔ تم کون ہو"...... اس نوجوان نے رک رک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم سورج کی توانائی کے ذریعے جو آلہ بنا کر مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنے پر کام کر رہے ہو ہم تمہیں اس کی سزا دینے آئے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران نے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے ہال نہ صرف چیخوں سے گونج اٹھا جبکہ مشینری گولیاں لگنے سے دھماکوں سے تباہ ہوتی چلی گئی۔

" عمران صاحب ۔ اوپر نوجوان لڑکوں کا ہاسٹل ہے"۔ اچانک صفدر نے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ مجھے تو خیال ہی نہیں رہا تھا۔ تمہارے بیگ میں زیرو زیرو موجود ہے۔ وہ نکالو اور کسی بڑی مشین کے قریب نصب کر دو"...... عمران نے کہا تو صفدر تیزی سے حرکت میں آ گیا پھر وہ سب اس ہال کے دروازے سے باہر آ گئے تو عمران نے اس مخصوص بم کا ڈی چارجر آن کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی جیسے ہال میں کوئی خفیہ آتش فشاں سا پھٹ پڑا ہو۔ پورے ہال میں تیز سرخ رنگ کی آگ کے شعلے لپکتے ہوئے نظر آنے لگے ۔ عمران اور اس کے ساتھی دروازے پر کھڑے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے اور تھوڑی دیر بعد جب یہ آگ خود بخود بجھ گئی تو وہاں موجود تمام سائنس دانوں کی لاشیں تو جل کر راکھ بن چکی تھیں جبکہ

تمام مشینری اس طرح جل گئی تھی کہ وہ بس لوہے کا ایک بڑا سا ڈھیر نظر آنے لگ گئی تھی۔

"آؤ۔ اب دوسرا زیرو زیرو اس آفس میں لگا دو اور باہر چلو"۔ عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا اور پھر اس کی ہدایت پر عمل کر دیا گیا اور پھر اس بڑے آفس نما کمرے کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے پہلے مشین روم کا ہو چکا تھا۔ اس طرح عمران کو یقین ہو گیا کہ خفیہ سیفوں میں اگر فارمولے وغیرہ ہوں گے تو وہ بھی سب جل کر راکھ میں تبدیل ہو چکے ہوں گے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس راہداری سے گزر کر جہاں ان پر راستاریز کا فائر ہوا تھا باہر چرچ میں آ گئے۔ چرچ میں خاموشی تھی۔ شاید یہ مخصوص چرچ تھا۔ یہاں عام لوگ سرے سے آتے ہی نہیں تھے اور شاید ایسا دانستہ کیا گیا تھا تاکہ لیبارٹری کا راستہ خفیہ رہ سکے۔ چرچ کا گیٹ اسی طرح اندر سے بند تھا جس طرح صفدر اسے بند کر کے گیا تھا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب گیٹ سے باہر آ گئے اور اس طرح ٹہلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے جیسے یہاں تفریح کرنے آئے ہوں۔ ان سب کا رخ اس پارکنگ کی طرف تھا جہاں عمران نے کار پارک کی تھی۔ فٹ پاتھ پر لوگ پیدل چل رہے تھے۔ ان میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔ عمران اور اس کے ساتھی ان لوگوں کے ساتھ مل کر آگے بڑھ رہے تھے کہ اچانک انہیں اپنے عقب میں تیز سائرنوں کی آوازیں سنائی دیں اور ان آوازوں کو سن کر جیسے فٹ پاتھ پر بھگدڑ سی مچ گئی۔ لوگ جو آہستہ

آہستہ چل رہے تھے اب تیزی سے چلتے ہوئے اس طرح آگے بڑھے چلے جا رہے تھے جیسے ان کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں اور چند لمحوں بعد سائرن عین ان کے سروں پر پہنچ گئے اور پھر کئی گاڑیوں کے ٹائروں کی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا۔ عمران نے دیکھا کہ چار گاڑیاں چرچ کے گیٹ کے سامنے آ کر رکی تھیں اور ان میں سے نیلے رنگ کی یونیفارم پہنے مسلح افراد اتر کر چرچ کے اندر جا رہے تھے اور ابھی مزید سائرنوں کی آوازیں آ رہی تھیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے فٹ پاتھ جیسے خالی سے ہو کر رہ گئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی پارکنگ تک پہنچ گئے تھے۔ پارکنگ سے کاریں اس طرح تیزی سے نکل رہی تھیں جیسے یہاں بھی انہیں کوئی شدید خطرہ لاحق ہو۔

"کیا ہوا ہے۔ کیوں یہ لوگ دوڑ رہے ہیں"...... عمران نے پارکنگ بوائے سے پوچھا جس کے چہرے پر بھی پریشانی اور قدرے خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ۔ آپ اجنبی ہیں جناب۔ جلدی سے یہاں سے چلے جائیں۔ یہ سپیشل پولیس ہے۔ یہ لوگ بہت ظالم ہیں۔ جو ان کے قابو میں آ جائے اسے نہیں چھوڑتے"...... پارکنگ بوائے نے کہا تو عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکالا اور اس کے ہاتھ میں دیا اور دوسرے لمحے وہ سب کار میں سوار ہو کر پارکنگ سے نکلے اور واپس جانے کی بجائے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"بال بال بچے ہیں ورنہ یہ لوگ ہمیں گھیر لیتے"...... عمران نے

کہا۔

" تو کیا ہوتا۔ جہاں پہلے اتنے مرے ہیں وہاں یہ بھی ہلاک ہو جاتے "...... عقبی سیٹ پر بیٹھے تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ قبرص ہے ۔ پاکیشیا نہیں اور یقیناً اسرائیل کے صدر نے یہاں کے اعلیٰ حکام سے بات کی ہے تب ہی یہ لوگ یہاں آئے ہیں۔ بہرحال اب ہمیں یہ کار بھی چھوڑنا ہوگی اور حلیئے اور لباس بھی تبدیل کرنا ہوں گے کیونکہ پولیس کو جب اندر کوئی نہیں ملے گا تو پھر یہ باقاعدہ انکوائری کریں گے "...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے ۔ ویسے ان سب کے چہروں پر مسرت اور اطمینان کی جھلکیاں نمایاں تھیں کیونکہ وہ مشن مکمل کر چکے تھے ۔ ایسا مشن جو ایک لحاظ سے ان کے لئے نہ صرف چیلنج بلکہ بگ چیلنج بن چکا تھا۔

ختم شد

عمران سیریز کا ایک اور سنسنی خیز ناول
مکمل ناول
گنجا بھکاری
مصنف
مظہر کلیم ایم اے
بھکاریوں کی دنیا جہاں جرائم پرورش پاتے ہیں۔
گنجا بھکاری جس نے عمران کو بھی بھکاری بننے پر مجبور کر دیا۔
کیپٹن شکیل' صفدر' جولیا اور تنویر بھکاریوں کے روپ میں
عمران بھکاری بن کر سلیمان سے بھیک مانگنے جاتا ہے۔
قہقہے ہی قہقہے
وہ گنجا بھکاری جاسوس تھا' مجرم تھا یا صرف بھکاری؟
ایک حیرت انگیز' سنسنی خیز اور ایکشن سے بھرپور جاسوسی ناول
شائع ہوگیا ہے
آج ہی اپنے قریبی بک سٹال یا
براہ راست ہم سے طلب کریں
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان